چھ زبانوں (عربی، اردو، ہندی، گجراتی، انگلش اور بنگلہ) میں شائع ہونے والا کثیر الاشاعت میگزین

Faizan-e-Madina | Monthly Magazine | رنگین شمارہ

ماہنامہ

فیضانِ مدینہ

مئی 2022ء / شوّال المکرم 1443ھ

(دعوتِ اسلامی)

فرمانِ امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ

اگر ہم کفایت شعاری (یعنی بچت کرنا) سیکھ لیں تو اس کی برکت سے ہمارے کافی مسائل حل ہو جائیں۔

نیند نہ آنے کا روحانی علاج

اگر نیند نہ آتی ہو تو لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ 11 بار پڑھ کر اپنے اُوپر دم کر دیجئے، اِن شآءَ اللہ نیند آجائے گی۔ (بیمار عابد، ص26)

خوشحالی لانے والی سورت

حضرتِ سیّدُنا اَنس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: سورۂ واقعہ تونگری (یعنی خوشحالی) کی سورت ہے لہٰذا اسے پڑھو اور اپنی اولاد کو سکھاؤ۔
(مدنی پنج سورہ، ص103، روح المعانی، 27/183)

حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم گھر والوں کو دَم فرماتے

پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے گھر والوں میں سے کوئی بیمار ہوتا تو حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم مُعَوِّذات (یعنی سورۂ فلق اور سورۂ ناس) پڑھ کر اس پر دم فرماتے۔ (مسلم، ص929، حدیث:5714)

رشتے میں رکاوٹ کا روحانی علاج

لڑکی یا لڑکے کے رشتے میں رکاوٹ ہو یا اس میں بندش کا شبہ ہو تو روزانہ بعد نمازِ فجر باوضو ہر بار بسم اللہ شریف کے ساتھ سُوْرَۃُ التِّیْن 60 مرتبہ پڑھیے۔ اِن شآءَ اللہ چالیس دن کے اندر اندر کام ہو جائے گا۔ (مینڈک سوار بچھو، ص24)

پیشکش: مجلس ماہنامہ فیضانِ مدینہ

چھ زبانوں (عربی، اردو، ہندی، گجراتی، انگلش اور بنگلہ) میں شائع ہونے والا کثیر الاشاعت میگزین

رنگین شمارہ

ماہنامہ فیضانِ مدینہ

(دعوتِ اسلامی)

مئی 2022ء / شوّال المکرم 1443ھ

شمارہ: 05 جلد: 6

مَہ نامہ فیضانِ مدینہ دُھوم مچائے گھر گھر
یا ربّ جاکر عشقِ نبی کے جام پلائے گھر گھر
(از امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ)

بفیضانِ نظر: سراج الاُمّہ، کاشفُ الغُمّہ، امامِ اعظم، حضرت سیّدنا **امام ابو حنیفہ نعمان بن ثابت** رحمۃ اللہ علیہ

بفیضانِ کرم: اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سنّت، مجدّدِ دین و ملّت، شاہ **امام احمد رضا خان** رحمۃ اللہ علیہ

زیرِ سرپرستی: شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، حضرت **علامہ محمد الیاس عطار قادری** دامت برکاتہم العالیہ

آراء و تجاویز کے لئے

+9221111252692 Ext:2660

WhatsApp: +923012619734

Email: mahnama@dawateislami.net

Web: www.dawateislami.net

قیمت	رنگین شمارہ: 100 روپے	سادہ شمارہ: 50 روپے
ہر ماہ گھر پر حاصل کرنے کے سالانہ اخراجات	رنگین: 1800 روپے	سادہ شمارہ: 1200 روپے
ممبر شپ کارڈ (Member Ship Card)	رنگین: 1100 روپے	سادہ شمارہ: 550 روپے

بکنگ کی معلومات و شکایات کے لئے: Call/Sms/Whatsapp: +923131139278

Email:mahnama@maktabatulmadinah.com

ڈاک کا پتا: ماہنامہ فیضانِ مدینہ عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ پرانی سبزی منڈی محلہ سوداگران کراچی

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ؕ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

فرمانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم: اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذِکر ہو اور وہ مجھ پر دُرودِ پاک نہ پڑھے۔ (ترمذی، 5/320، حدیث: 3556)

مفتی محمد قاسم عطاری*

تربیتِ اولاد کا قرآنی مَنہَج

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿ وَ اِذْ قَالَ لُقْمٰنُ لِابْنِهٖ وَ هُوَ یَعِظُهٗ یٰبُنَیَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ ؕ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِیْمٌ ﴾ ترجمۂ کنزُ العرفان: اور یاد کرو جب لقمان نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: اے میرے بیٹے! کسی کو اللہ کا شریک نہ کرنا، بیشک شرک یقیناً بڑا ظلم ہے۔ (پ21، لقمٰن:13)

سورۂ لقمان میں اللہ تعالیٰ نے اپنے برگزیدہ بندے حضرت لقمان رضی اللہ عنہ کی اُن نصیحتوں کا بیان فرمایا ہے جو اُنہوں نے اپنے بیٹے کو سمجھاتے ہوئے بیان فرمائیں۔ اُن نصیحتوں کا خلاصہ کچھ اس طرح ہے کہ اے میرے بیٹے! کسی شے یا شخص کو اللہ کا شریک نہ قرار دینا، بے شک شرک یقیناً بڑا ظُلم ہے اور چھوٹی سے چھوٹی برائی سے بھی بچنا، کیونکہ برائی اگر رائی کے دانے جیسی چھوٹی سی بھی ہوگی اور وہ کسی چٹان، آسمان، زمین، غار میں کہیں بھی ہو، اُسے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ بندے کے سامنے لے آئے گا۔ اور نماز قائم رکھنا، اچھائی کا حکم دینا، برائی سے منع کرنا اور مصیبت پر صَبْر کرنا بیشک یہ بہت ہمّت والے کاموں میں سے ہیں۔ یونہی مغرورانہ اور متکبرانہ رویہ اختیار نہ کرنا، جیسے لوگوں سے ٹیڑھے منہ بات نہ کرنا، چیخ چلا کر بولنے کی بجائے مناسب آواز میں کلام کرنا، کیونکہ چیخنے کی آواز بُری آواز ہے اور سب سے بُری، گدھے کی آواز ہے، جو چیخ چیخ کر رینکتا ہے۔ نیز اپنے چلنے میں درمیانی چال سے چلنا، اکڑ کر نہ چلنا، کیونکہ اللہ تعالیٰ کو اکڑنے والا، تکبر کرنے والا بندہ پسند نہیں۔

حضرت لقمان رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے کو جو نصیحتیں فرمائیں، انہیں بہت غور سے پڑھیں کہ انہوں نے اولاد کو زندگی کے کن کاموں کے متعلق نصیحت فرمائی اور اُس کی روشنی میں ہمیں اپنی اولاد کی تربیت کیسے کرنی چاہئے۔ اوپر کے خلاصے سے معلوم ہوتا ہے کہ اولاد کی تربیت کے معاملے میں والدین کو بطورِ خاص درج ذیل چار اُمور کا لحاظ ضرور کرنا چاہئے۔

(1) اولاد کے عقائد کی تعلیم، اصلاح، پختگی اور اِستقامت پر توجہ دینی چاہیے۔ (2) اُن کے ظاہری اعمال و عبادات جیسے نماز وغیرہ کی طرف توجہ دیں، یعنی اُنہیں نماز سکھائیں اور اُسے پڑھنے کا عادی بنائیں، یونہی ظاہری باطنی آداب کے ساتھ نماز پڑھنے کی تعلیم و تربیت دیں۔ (3) اولاد کے باطن کی اصلاح اور دُرستی کی جانب توجہ کرنی چاہئے کہ جب یہ یقین دل میں بٹھا دیں گے کہ اللہ سمیع و بصیر، علیم و خبیر ہے، وہ بندے کا ہر عمل ہر وقت دیکھ رہا ہے، کوئی عمل اُس سے پوشیدہ نہیں اور ہر چھوٹے بڑے عمل کا قیامت میں حساب دینا ہے، تو باطنی اصلاح بہت آسان ہو جاتی ہے۔ (4) اولاد کی اَخلاقی تربیت کریں، آدابِ زندگی، مُعاشرتی اخلاقیات اور اسلامی کردار سکھائیں۔

یہ چاروں چیزیں دنیا اور آخرت، دونوں کے لئے نہایت اہم

* نگران مجلس تحقیقاتِ شرعیہ، دارالافتاء اہلِ سنّت، فیضانِ مدینہ کراچی
www.facebook.com/MuftiQasimAttari/

ہیں، **پہلے نمبر پر عقیدہ ہے:** عقائد کی دُرستی، ایمان کی پختگی اور خدا پر توکُّل و اعتماد، دنیا میں بلا و مصیبت کو برداشت کرنے اور ان سے نجات پانے کا ذریعہ ہے، جبکہ عقائد کا بگاڑ، آفتوں، مصیبتوں اور بلاؤں کے نازل ہونے، دلی بے قراری اور قلبی بے چینی کا ذریعہ ہے۔ یونہی عقائد کی درستی آخرت میں اللہ تعالیٰ کی رحمت، خوشنودی اور جنّت میں داخلے کا قوی سبب ہے، لیکن عقائد کی خرابی اور گمراہی کی حالت میں موت جہنم میں جانے کا مستحق بنا دیتی ہے اور جو کفر کی حالت میں مر گیا، وہ تو ضرور ہمیشہ کے لئے جہنم کی سزا پائے گا۔ **دوسرے نمبر پر عبادت ہے:** عبادت، دنیا میں نیک نامی اور آخرت میں جنت میں جانے کا وسیلہ ہے، عبادت کے ذریعے خدا سے تعلّق مضبوط، قُربِ الٰہی نصیب ہوتا اور مقصدِ تخلیق کی تکمیل ہوتی ہے، اِس کے برخلاف عبادت میں غفلت خدا سے دوری، شیطان کی مَعِیّت، دنیا میں ذِلّت و رُسوائی اور آخرت میں جہنم میں داخلے کا سبب ہے۔ **تیسرے نمبر پر باطنی اعمال ہیں** کہ خدا سے قلبی تعلّق مضبوط ہو۔ خدا کی صفات کا مُراقبہ کرنا، دل کی طہارت، نفس کی پاکیزگی، قَلْب کے نور، باطن کی روحانیت اور مُکاشَفہ و مُشاہدہ کے حصول کا قوی ترین سبب ہے۔ انبیاء و اولیاء کے مَراتب میں بہت زیادہ عمل دخل اِن ہی باطنی اعمال کا ہے۔ **چوتھے نمبر پر اچھے اخلاق ہیں:** اگر اَولاد کے اخلاق اچھے ہوں گے تو معاشرے میں قدر کی نگاہ سے دیکھا جائے گا اور لوگ اُن کی عزت کریں گے، جبکہ بُرے اخلاق کی صورت میں معاشرے میں جہاں ان کا وقار ختم ہوگا وہیں اُلٹا والدین کی بدنامی اور رسوائی بھی ہوگی۔ اچھے اخلاق آخرت میں اللہ تعالیٰ کی رضا کا باعث ہیں، جبکہ برے اخلاق غضبِ الٰہی اور لوگوں کی طرف سے خود پر بوجھ لادنے کا سامان ہیں۔

افسوس! ہمارے معاشرے میں والدین اپنے بچوں کی تربیت کے معاملے میں یہ تو دیکھتے ہیں کہ اُن کا بچہ دُنیوی تعلیم اور دنیا داری میں کتنا اچھا، چالاک اور ہوشیار ہے، لیکن اس طرف توجہ بہت ہی کم کرتے ہیں کہ اُس کے عقائد و نظریات کیا ہیں اور اُس کے ظاہری و باطنی اعمال کس رُخ پر جارہے ہیں۔ والدین کی یہ دلی خواہش تو ہوتی ہے کہ اُن کا بچہ دنیا کی زندگی میں کامیاب انسان بنے، اُس کے پاس عہدہ، منصب، عزت، دولت اور شہرت ہو، لیکن یہ تمنا نہ ہونے کے برابر ہوتی ہے کہ اُن کی اولاد، دین و آخرت کے اعتبار سے بھی کامیابی کی راہ پر چلے، مسلمان ماں باپ کی اولاد ہونے کے ناطے اپنے دین و مذہب اور اس کی تعلیمات سے اچھی طرح آشنا ہو، اُس کے عقائد و اعمال درست ہوں اور اُس کا طرزِ زندگی اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے حبیب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے بتائے ہوئے طریقے کے مطابق ہو۔ والدین کی یہ آرزو تو ہوتی ہے کہ ان کی اولاد دنیا میں خوب ترقی کرے تاکہ اولاد کے ساتھ ساتھ والدین کی دنیا بھی سنْوَر جائے اور انہیں بھی عیش و آرام نصیب ہو، لیکن اِس طرف توجہ نہیں کرتے کہ اُن کی اولاد قبر کی زندگی میں اُن کے چین کا باعث بنے اور آخرت میں ان کے لیے شفاعت و مغفرت کا ذریعہ بنے۔

بچوں کی تربیت کا طریقہ: بچوں کی تربیت کے لئے انہیں اپنا تھکا ہوا اور تھوڑا سا وقت نہیں، بلکہ تازہ اور بھرپور وقت دیں۔ اُن کے پاس بیٹھیں، باتیں کریں، مصروفیات پوچھیں، صحیح عقائد، اچھے اعمال پر گفتگو کریں، سیرتِ رسول صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم و سوانحِ صحابہ و اولیاء رضوان اللہ عنہم کی باتیں سنائیں، کتابیں لاکر دیں، مُطالَعہ کا شوق دلائیں، پڑھے ہوئے کے بارے میں سوالات کریں، اُن سے کتاب سنیں، حسنِ اخلاق اور اچھے کام پر حوصلہ افزائی کریں، بداخلاقی اور برے کام پر سمجھائیں اور اُس کے نقصان بتائیں۔ بچوں کو صحت و صفائی کی اہمیت بتائیں، متوازن اور صحت مند غذا بتائیں، اس کے کھانے کی عادت ڈالیں، صفائی کا معمول بنانے کی تربیت دیں۔ مفید اور فضول کاموں کا فرق بتائیں، جیسے مُطالَعہ و تلاوت و عبادت مفید ہے، یونہی سیر، ورزش اور جائز تفریح اچھی چیز ہے، جبکہ موبائل کی بہت زیادہ مشغولیت، انٹرنیٹ (Internet) کا کثیر استعمال برا ہے۔ محنت، ہمت اور چستی کامیابی کے ذرائع ہیں، جبکہ سستی، کاہلی اور کام چوری زندگی ناکام بنا دیتے ہیں۔ الغرض اولاد کو وقت اور توجہ دیں گے تو والدین کی زندگی آسان ہوگی اور بچوں کی زندگی بھی کامیاب، ورنہ خود بھی دُکھی ہوں گے اور اولاد بھی پریشان۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی اولاد کی ایسی تعلیم و تربیت کرنے کی توفیق عطا فرمائے جو اُن کے لیے دنیا و آخرت دونوں میں کامیابی کا ذریعہ بنے اور والدین کے دُنیوی سکون اور اُخروی نجات کا سامان ہو۔

اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

خوشیاں بانٹیں نیکیاں پائیں

مولانا سید سمر الہدیٰ عطاری یمنی*

اللہ پاک کے آخری نبی، مکی مدنی، محمدِ عربی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ”اِنَّ اَحَبَّ الْاَعْمَالِ اِلَی اللہِ بَعْدَ الْفَرَائِضِ اِدْخَالُ السُّرُوْرِ عَلَی الْمُسْلِمِ“ اللہ پاک کے نزدیک فرائض کی ادائیگی کے بعد سب سے افضل عمل مسلمان کا دل خوش کرنا ہے۔[1]

علامہ مناوی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کی شرح میں جو فرمایا اُس کا خلاصہ یہ ہے: فرضِ عین یعنی فرض نماز، روزے، زکوٰۃ اور حج وغیرہ کی ادائیگی کے بعد اللہ پاک کے نزدیک سب سے پسندیدہ عمل یہ ہے کہ مسلمان کو خوش کیا جائے۔ خواہ اسے کچھ دے کر یا اس سے غم و تکلیف کو دور کر کے یا مظلوم کی مدد کر کے یا اس کے علاوہ ہر وہ عمل جو خوش کرنے کا ذریعہ ہو۔

خوشی اس دلی لذت کو کہتے ہیں جو کسی نعمت کے حاصل ہونے یا اس کے ملنے کی امید پر محسوس کی جاتی ہے۔[2]

لوگوں میں خوشیاں بانٹنا اور غم دور کرنا قُربِ الٰہی کے حُصول کا بہترین ذریعہ ہے۔ اللہ کے بندوں کا غم ہلکا کرنے والے، انہیں خوشیاں دینے والے گھاٹے میں نہیں ہیں اور نہ ہی ان کا یہ عمل بے فائدہ ہے بلکہ یہ بہت بڑی نیکی ہے۔

ہمارے بزرگانِ دین رحمۃ اللہ علیہم نے بھی اس کی اہمیت ارشاد فرمائی ہے، چنانچہ جب کسی نے حضرت محمد بن منکدر رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا: وہ کیا چیز ہے جو آپ کے لَذّت و سُرور کو باقی رکھتی ہے؟ فرمایا: مسلمان بھائیوں سے ملاقات کرنا اور ان کے دلوں کو خوش کرنا۔[3]

خوشیاں بانٹنے کے دنیوی ثمرات

خوشیاں بانٹنے میں بے شمار حکمتیں اور فوائد ہیں، اس کے مفید اَثرات پورے معاشرے پر اثر انداز ہوتے ہیں، مثلاً: (1) مسلمان بھائی کی پریشانی دور ہوتی ہے (2) لوگوں کے دِلوں میں اس کے لئے عزّت و بلند مقام پیدا ہوتا ہے (3) دوسروں کو اس کی ترغیب ملتی ہے (4) مسلمانوں کی دعائیں ملتی ہیں۔

خوشیاں بانٹنے والوں کے لئے اخروی انعامات

(1) **مومن کو خوش کرنا اللہ پاک کی بارگاہ میں پسندیدہ عمل ہے:** رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے کسی نے پوچھا کہ اللہ پاک کے نزدیک زیادہ پسندیدہ بندہ اور پسندیدہ عمل کون سا ہے؟ فرمایا: اللہ پاک کے نزدیک زیادہ پسندیدہ بندہ وہ ہے جو لوگوں کو سب سے زیادہ نفع دینے والا ہے اور اللہ پاک کے ہاں پسندیدہ عمل مؤمن کو خوش کرنا ہے۔[4]

* شعبہ فیضانِ حدیث، المدینۃ العلمیہ (اسلامک ریسرچ سینٹر)، کراچی

2 اس کی مغفرت کر دی جاتی ہے: حُضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: تمہارا اپنے مسلمان بھائی کا دل خوش کرنا، اس کا پیٹ بھرنا اور اس کی تکلیف دُور کرنا مغفرت کو واجب کرنے والی چیزیں ہیں۔[5]

3 قبر کی وحشت و گھبراہٹ سے بچا لیا جاتا ہے: نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جو کسی مؤمن کا دل خوش کرتا ہے تو اللہ پاک اس سے ایک فرشتہ پیدا فرماتا ہے جو اُس کی عبادت میں مصروف رہتا ہے۔ جب وہ بندہ قبر میں چلا جاتا ہے تو وہی فرشتہ آکر کہتا ہے: تم مجھے نہیں پہچانتے؟ وہ کہتا ہے تم کون ہو؟ فرشتہ کہتا ہے: میں وہ خوشی ہوں جسے تم نے فُلاں کے دل میں داخل کیا تھا، میں آج وحشت میں تجھے اُنس پہنچاؤں گا، جوابات میں ثابت قدم رکھوں گا، رب کی بارگاہ میں تیری سفارش کروں گا اور تجھے جنّت میں تیرا ٹھکانا دکھاؤں گا۔[6]

4 دارُ الفَرَح میں داخل کیا جائے گا: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: بے شک جنّت میں ایک گھر ہے جسے دارُ الفَرَح کہا جاتا ہے۔ اس میں وہی لوگ داخل ہوں گے جو بچّوں کو خوش کرتے ہیں۔[7]

خوشیاں بانٹنے کی چند صورتیں

یاد رکھئے! بے شمار ایسے اعمال ہیں کہ جنہیں کرنے کے لئے نہ تو بھاری بھرکم سرمایہ خرچ کرنے کی ضرورت پڑتی ہے اور نہ ہی جسمانی مشقّت برداشت کرنی پڑتی ہے بلکہ ان میں صرف ہماری تھوڑی سی توجہ درکار ہوتی ہے اور پھر آپ خود دیکھیں گے کہ چلتے پھرتے ہم بہت سی نیکیاں کمائیں گے۔ اس کی مثالیں پیشِ خدمت ہیں:

1 اگر آپ نے کسی پیاسے کو پانی پلا دیا تو بظاہر یہ بہت بڑا عمل نہیں ہے لیکن اس سے سامنے والے کا دل خوش ہو گا اور اس پر بخشش کی خوش خبری بھی سنائی گئی ہے۔

2 اپنے تجربات کی روشنی میں آپ نے کسی کو مفید مشورہ دے دیا تو اس میں آپ کا کچھ خرچ تو نہ ہوا لیکن آپ کی وجہ سے کسی کی زندگی سنور سکتی ہے۔

3 ماتحت کی کسی کاوش پر حوصلہ افزا جملے کہہ دیئے تو آپ کے یہ جملے اس کی صلاحیتوں میں اضافے کا باعث بنیں گے اور وہ خوش ہو کر پہلے سے بھی زیادہ محنت سے کام کرے گا نیز اس کے دل میں آپ کا احترام بھی بڑھے گا۔

4 کسی کو دیکھا کہ بوجھ اٹھائے جا رہا ہے، آپ نے اس سے وہ بوجھ لے لیا اور چند قدم نہ چلے مگر آپ نے اس کے دل میں گھر کر لیا۔

5 آپ نے کسی سے ملاقات کی اور مسکرا کر حال اَحوال دریافت کیا، اسے اہمیت دیتے ہوئے کچھ وقت دے دیا تو وہ خوش ہو گا اور آپ کا یہ انداز یاد رکھے گا۔

6 آپ بہت مصروف تھے اس دوران کسی نے آکر کوئی ایسی بات شیئر کرنا چاہی جس میں آپ کو کوئی دلچسپی نہ تھی، اس کے باوجود آپ نے توجہ سے اس کی بات سُن لی اور پریشانی دور کر دی تو آپ کے ان چند لمحوں نے اس کا بہت بڑا بوجھ ہلکا کر دیا۔

ان مثالوں پر غور کریں تو محسوس کریں گے کہ محض معمولی سی توجہ کے سبب بغیر مَشقت بہت تھوڑے سے وقت میں لوگوں کا دل خوش کیا جاسکتا اور بہت سی نیکیاں کمائی جاسکتی ہیں، بظاہر چھوٹی نظر آنے والی ان نیکیوں کا پھل جب روزِ قیامت ظاہر ہو گا تو پھر خواہش کریں گے کہ کاش! ہم نے دنیا میں کوئی ایک نیکی بھی نہ چھوڑی ہوتی تو آج نامۂ اعمال نیکیوں سے بھرا ہوتا۔ لہٰذا اُس دن کی حسرت و یاس سے کہیں بہتر ہے کہ زندگی، صحت و فراغت کو غنیمت جانیئے اور جس قدر ممکن ہو لوگوں کو خوش کرتے جایئے اور نیکیاں کرتے جایئے۔

اللہ پاک ہمیں دوسروں کے لئے خوشیوں کا سبب بنائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

---

(1) معجم کبیر، 11/59، حدیث: 11079 (2) فیض القدیر، 1/216، تحت الحدیث: 200 مفہوماً (3) حلیۃ الاولیاء، 7/347، رقم: 10798 (4) معجم اوسط، 4/293، حدیث: 6026 (5) جمع الجوامع، 3/150، حدیث: 7936 (6) الترغیب والترہیب، 3/266، حدیث: 23 ملتقطاً (7) جامع صغیر، ص140، حدیث: 2321۔

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، حضرتِ علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ مدنی مذاکروں میں عقائد، عبادات اور معاملات کے متعلق کئے جانے والے سوالات کے جوابات عطا فرماتے ہیں، ان میں سے 9 سوالات و جوابات ضروری ترمیم کے ساتھ یہاں درج کئے جا رہے ہیں۔

1 کیا عید کی نماز تنہا پڑھ سکتے ہیں؟

سُوال: اگر کوئی مجبوری کی وجہ سے عید کی نماز باجماعت نہیں پڑھ سکا تو وہ تنہا نماز کیسے پڑھے گا؟

جواب: عید کی نماز اکیلے نہیں ہوسکتی۔(ھدایہ،1/85) جماعت اس کیلئے ضروری ہے اور پھر اس کی جماعت کی بھی شرائط ہیں مثلاً جو امام پانچ وقت کی نماز کی امامت کی شرائط پر پورا اُترتا ہو تب بھی وہ عید اور جمعہ نہیں پڑھا سکتا اس لئے کہ عید اور جمعہ کی امامت کیلئے مزید کچھ شرائط ہیں، بہر حال اگر کوتاہی کی وجہ سے کسی کی عید کی نماز رہ گئی اور پورے شہر میں کہیں بھی نہ ملی تو گناہ گار ہوگا لہٰذا توبہ کرے۔(مدنی مذاکرہ، 5 شوال المکرم 1440ھ)

2 بے وقوف میکا

سُوال: بے وقوف میکا کون سا ہوتا ہے؟

جواب: جو میکا شوہر اور سُسرال کے خلاف بھڑکائے اور چڑھائے کہ تو یہ سُن کر آگئی!! بڈھی چڑیل نے تیرے کو یہ بولا اور تیرے کو جواب نہیں آیا!! کیا تیرے منہ میں مونگ بھرے تھے تُو بھی یوں جواب دیتی!! تو جو میکا اس طرح لڑوا کر اپنی بیٹی کا یا بہن کا گھر تڑوائے وہ بیوقوف ہے۔ وہ بہو بہت بُری ہے جو سُسرال کی بُرائیاں اپنی ماں، بہنوں، بھائی اور باپ کے پاس جا کر کرے وہ بھی بے وقوف ہے، لیکن یاد رکھئے! ہر ماں بہن ایسی بے وقوف نہیں ہوتی کہ اگر بہن یا بیٹی لڑ کر آگئی تو وہ اس کا حوصلہ بڑھائے بلکہ بعض تو اچھا ذہن بناتی ہیں۔

(مدنی مذاکرہ، 5 شوال المکرم 1440ھ)

3 ڈکار سے وُضو و نماز نہیں ٹوٹتے

سُوال: اگر نماز کے دَوران سالن والی، مرچوں والی ڈکار آجائے تو کیا نماز و وُضو ٹوٹ جائیں گے؟

جواب: نماز کے دَوران سالن والی ڈکار سے نہ نماز ٹوٹے گی اور نہ وُضو ٹوٹے گا۔(مدنی مذاکرہ، 23 رجب المرجب 1440ھ)

4 والد کو "تُو" یا "تم" کہہ کر پکارنا کیسا؟

سُوال: اپنے والد کو "تُو" یا "تم" کہہ کر پکارنا کیسا ہے؟

جواب: جیسا عُرف ہوگا ویسا ہی حکم ہوگا مثلاً ہمارے یہاں ماں کو "تُو" کہہ کر مخاطب کرتے ہیں اور اسے بے ادبی بھی نہیں سمجھا جاتا تو اسی طرح اگر اُردو میں کہیں باپ کو "تُو" کہنے کا عُرف ہو تو حَرَج نہیں لیکن باپ کو "تُو" کہنے کا رَواج میری معلومات میں نہیں ہے اِس لئے اگر اُردو زبان میں والد کو "تُو"

کہہ کر مخاطب کیا جائے تو یہ بے ادبی کہلائے گی۔

(مدنی مذاکرہ، 13 رمضان المبارک 1440ھ)

5 ایک شعر کا مطلب

سُوال: اِس شعر کا مطلب بتا دیجئے:

ہم تو ہیں آپ دِل فگار غم میں ہنسی ہے ناگوار
چھیڑ کے گُل کو نو بہار خون ہمیں رُلائے کیوں

(حدائقِ بخشش، ص94)

جواب: یعنی ہمارا دِل پہلے ہی زخمی ہے اور اسے ہنسی اچھی نہیں لگ رہی کیونکہ جب کسی پر غم طاری ہوتا ہے اسے ہنسی اچھی نہیں لگتی بلکہ ناگوار گزرتی ہے۔ پس اے نئی نئی آنے والی بہار! تو پھول کو مت چھیڑ کیونکہ تو پھول کو چھیڑتی ہے تو وہ پھول مزید کھلتا ہے اور اس میں نکھار آ جاتا ہے چونکہ میں غم زدہ ہوں اور مجھے ہنسی ناگوار گزر رہی ہے تو کیوں پھول کو چھیڑ کر مجھے خون کے آنسو رُلا رہی ہے۔ غالباً یہ کلام سرکارِ اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ نے مدینۂ پاک سے جُدائی کے موقع پر لکھا ہے۔ (مدنی مذاکرہ، 29 شعبان المعظم 1440ھ)

6 دُکان پر یا رات میں ناخن کاٹنا کیسا؟

سُوال: کیا یہ دُرُست ہے کہ دُکان یا کاروباری جگہ پر ناخن کاٹنے سے نحوست ہوتی ہے؟ نیز کیا رات میں ناخن کاٹ سکتے ہیں؟

جواب: ناخن کاٹنا نحوست کا کام نہیں بلکہ اَدائے سُنّت اور حکمِ شریعت پر عمل کی نیت سے کاٹیں گے تو ثواب بھی ملے گا۔ اگر ناخن کاٹنے کے سبب دُکان میں نحوست آتی ہوتی تو پھر گھر میں بھی نہ کاٹے جائیں کہ وہاں بھی نحوست ہو گی۔ بہر حال ناخن کاٹنا نحوست کا سبب نہیں بلکہ 40 دن کے اندر ناخن کاٹنا ضروری ہے۔ اگر 40 دن سے زیادہ ہوگئے اور اب تک ناخن نہیں کاٹے تو بندہ گناہ گار ہو گا۔ نیز رات میں بھی ناخن کاٹنا جائز ہے۔ عوام میں یہ غَلَط مشہور ہے کہ رات میں ناخن کاٹنا منع ہے۔ (مدنی مذاکرہ، 22 شعبان المعظم 1440ھ)

7 مُرغی کے پوٹے کھانا کیسا؟

سُوال: مُرغی کے پوٹے کھانا صحیح ہے یا نہیں؟

جواب: پوٹوں کا چھلکا جو نجاست کے ساتھ ملا ہوا ہے اُسے اُتار کر جو گوشت بچے اُسے کھا سکتے ہیں۔

(مدنی مذاکرہ، 9 رجب المرجب 1440ھ)

8 شراب پینے والے کا نکاح

سُوال: اگر کسی شخص نے شراب پی لی اور 40 دِن ابھی نہیں گزرے تھے کہ اس کا نکاح کروا دیا گیا، کیا نکاح ہو جائے گا؟

جواب: شراب بڑی خراب ہے۔ اِس کا تو ایک قطرہ بھی پینا حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔ شراب پینے والا سخت گناہ گار ہے اور اِس پر فرض ہے کہ توبہ کرے اور آئندہ نہ پینے کا عہد کرے، البتہ نکاح کا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے لہٰذا شراب پینے والے کا نکاح ہو جائے گا۔

(مدنی مذاکرہ، 25 جمادی الاخریٰ 1440ھ)

9 کیا مَیِّت والے گھر چولہا جلانا منع ہے؟

سُوال: جس گھر میں مَیِّت ہو جاتی ہے تو کہتے ہیں کہ تین دِن تک چولہا نہیں جلا سکتے اور نہ گھر میں کوئی چیز پکا سکتے ہیں، کیا یہ بات دُرُست ہے؟

جواب: مَیِّت والے گھر میں چولہا جلانے میں کوئی حرج نہیں ہے، کھانا پکانا بھی جائز ہے۔ یہ عوام نے اپنے اوپر خود مشکلات ڈالی ہوئی ہیں (شریعت میں اِن باتوں کی کوئی حقیقت نہیں)۔[1] (مدنی مذاکرہ، 9 رجب المرجب 1440ھ)

---

(1) اعلیٰ حضرت، امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ کی بارگاہ میں اِسی طرح کا سُوال ہوا کہ "مَیِّت والے کے یہاں کیا روٹی پکانا منع ہے؟" تو آپ رحمۃُ اللہِ علیہ نے اس کے جواب میں اِرشاد فرمایا: موت کی پریشانی کے سبب وہ لوگ پکاتے نہیں ہیں، پکانا کوئی شرعاً منع نہیں، یہ سُنّت ہے کہ پہلے دن صرف گھر والوں کے لئے کھانا بھیجا جائے اور انہیں بااصرار کھلایا جائے، نہ دوسرے دن بھیجیں، نہ گھر سے زیادہ آدمیوں کے لئے بھیجیں۔

(فتاویٰ رضویہ، 9/90)

دَارُالْاِفْتَاء اَھلِسُنّت

مفتی فضیل رضا عطاری*

دارالافتاء اہلِ سنّت (دعوتِ اسلامی) مسلمانوں کی شرعی راہنمائی میں مصروفِ عمل ہے، تحریری، زبانی، فون اور دیگر ذرائع سے ملک و بیرونِ ملک سے ہزار ہا مسلمان شرعی مسائل دریافت کرتے ہیں، جن میں سے چار منتخب فتاویٰ ذیل میں درج کئے جارہے ہیں۔

1 نمازِ عید سے پہلے صدقۂ فطر ادا نہیں کیا تو کیا حکم ہو گا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس بارے میں کہ کسی شخص نے عید کے دن نمازِ عید سے پہلے صدقۂ فطر ادا نہیں کیا اور کئی دن گزر گئے تو کیا حکم ہے؟ نیز یہ بھی ارشاد فرمائیں کہ وہ اس تاخیر کی وجہ سے گنہگار ہو گا یا نہیں؟

سائلہ: بنتِ عبد الرحمٰن (نیو کراچی)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

عید کے دن صبحِ صادق ہوتے ہی مالکِ نصاب کے ذمے صدقۂ فطر واجب ہو جاتا ہے جو زندگی میں کبھی بھی ادا کیا جا سکتا ہے البتہ عید کے دن نمازِ عید سے پہلے ادا کرنا افضل اور سنت ہے۔ لہٰذا اگر کسی نے نمازِ عید سے پہلے صدقۂ فطر ادا نہیں کیا تو اس کے بعد کتنا ہی طویل عرصہ کیوں نہ گزر گیا ہو اس سے یہ صدقۂ فطر معاف نہیں ہو گا بلکہ یہی حکم ہے کہ وہ اپنا یہ واجب ادا کرے۔ اور زندگی میں جب بھی ادا کرے گا "ادا" ہی ہے، قضا نہیں ہے۔ نیز صدقۂ فطر کی ادائیگی میں تاخیر کرنے کی وجہ سے شرعی طور پر اگرچہ گنہگار نہیں تاہم یہ تاخیر مکروہِ تنزیہی ہے یعنی شریعت کو پسند نہیں ہے لہٰذا اس سے بچنا بہتر ہے۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

2 نمازِ جنازہ میں مقتدی کا تکبیرات کہنا لازم ہے یا نہیں؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ نمازِ جنازہ میں مقتدی کا تکبیرات کہنا لازم ہے یا نہیں؟ اگر مقتدی امام کی تکبیر پر اکتفاء کرتے ہوئے

تکبیر نہ کہے تو مقتدی کی نمازِ جنازہ کا کیا حکم ہوگا؟

سائل: عبد الرحمٰن (ریشم گلی، حیدر آباد)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

نمازِ جنازہ میں تکبیرات کہنا فرض ہیں، ان کے چھوڑنے سے نمازِ جنازہ باطل ہو جاتی ہے، لہٰذا صورتِ مسئولہ میں مقتدی کا بھی تکبیرات کہنا فرض ہے، اگر مقتدی امام صاحب کی تکبیرات پر اکتفاء کرتے ہوئے تکبیرات کو چھوڑ دے تو مقتدی کی نمازِ جنازہ باطل ہو جائے گی۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

3 قرضے کی رقم ڈالر کی موجودہ قیمت کے مطابق لینے کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ زید نے بکر سے چند سال قبل دو لاکھ پاکستانی روپے ادھار لئے تھے۔ ادھار دیتے وقت فریقین کے درمیان کچھ بھی طے نہیں ہوا تھا کہ قرض کی ادائیگی کس ذریعے سے ہو گی۔ اب جب رقم واپس کرنے کا وقت آیا تو بکر کا کہنا ہے کہ اب چونکہ ڈالر کے ریٹ بڑھ گئے ہیں تو میں ڈالر کے حساب سے رقم لوں گا۔ معلوم یہ کرنا ہے کہ کیا بکر کا یہ کہنا شرعاً درست ہے اور کیا زید کو اب رقم کی ادائیگی ڈالر کو مدِّ نظر رکھ کر کرنا ہو گی؟ سائل: عبد الواحد (گلستان جوہر، کراچی)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

شرعی اصول یہ ہے کہ صرف مثلی (یعنی وہ اشیاء کہ جن کی مثل بازار میں دستیاب ہوتی ہے) اشیاء کو قرض دیا جاسکتا ہے اور قرض واپس کرتے ہوئے لی گئی چیز کا مثل ہی ادا کیا جائے گا اس کی قیمت کے بڑھنے یا کم ہونے کا کوئی اعتبار نہیں لہٰذا پوچھی گئی صورت میں چونکہ بکر نے زید کو دو لاکھ پاکستانی روپے قرض دیے تھے جو مثلی اشیاء میں سے تھے اس لیے زید پر فقط دو لاکھ پاکستانی روپے ہی ادا کرنا لازم ہیں اور بکر کا ڈالر کے ذریعے یا ڈالر کی قیمت کے مطابق ادائیگی کا مطالبہ شرعاً جائز نہیں۔

بالفرض وہ یوں طے کر بھی لیتے کہ دو لاکھ پاکستانی روپے قرض کی واپسی ڈالر یا ڈالر کی قیمت کے ذریعے سے ہو گی، تو بھی یہ جائز نہ ہوتا اور یہ شرط باطل ہوتی اور قرض لینے والے پر فقط دو لاکھ پاکستانی روپے ہی واپس ادا کرنا لازم ہوتے۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

4 شادی بیاہ و دیگر تقریبات کے لئے کرایہ پر سامان مہیا کرنے کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ میں شادی بیاہ اور دیگر تقریبات کے موقع پر بجلی کا سامان یعنی پنکھے، اے سی، جنریٹر، کلر لائٹ وغیرہ کرائے پر مہیا کرتا ہوں، بعض شادیوں میں مہندی وغیرہ کے موقع پر مرد و عورت کا اختلاط، ناچ گانے اور نیم برہنہ کپڑوں میں خواتین بھی ہوتی ہیں تو میرا شادیوں کے لیے مذکورہ سامان کرائے پر دینا اور اس کی اجرت لینا درست ہے؟ کہیں میں حرام تو نہیں کھا رہا؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

پوچھی گئی صورت میں آپ کا پنکھے، AC، جنریٹر، کلر لائٹ وغیرہ شادی وغیرہ تقریبات کے لیے کرائے پر دینا اور اس کی اجرت لینا جائز و حلال ہے کہ اجارہ مذکورہ سامان کا ہے اور اس میں کوئی گناہ نہیں۔ باقی شادی میں اگر ناچ، گانا وغیرہ ناجائز کام ہوں تو یہ ان کا فعل ہے اور اس گناہ کے ذمہ دار کرنے والے خود ہوں گے، آپ نہیں، ہاں ان کے گناہ میں معاونت کی نیت کی تو اپنی اس بری نیت کی وجہ سے آپ بھی گناہ گار ہوں گے لہٰذا گناہ میں مدد کی نیت سے بچنا آپ کے لئے لازم و ضروری ہے۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے نگران مولانا محمد عمران عطاری

دین کو ترجیح دیجئے

حضرت سیّدُنا ابوالحسن سَری سَقطی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک مرتبہ 60 دینار کے بادام خریدے اور پھر انہیں بیچنے کے لئے ان کی قیمت 63 دینار رکھی، ایک تاجر نے ان سے سارے بادام خریدنے کے لئے قیمت پوچھی تو آپ نے فرمایا: 63 دینار۔ دوسروں کا بھلا چاہنے والے اس تاجر نے کہا: حضور! باداموں کا ریٹ بڑھ چکا ہے، لہٰذا آپ 90 دینار میں یہ بادام مجھے بیچ دیں۔ آپ نے فرمایا: میں نے اپنے ربِّ کریم سے وعدہ کیا ہوا ہے کہ تین دینار سے زیادہ نفع نہیں لوں گا۔ جب اس تاجر نے یہ بات سنی تو کہنے لگا: میں نے بھی اپنے پاک پروردگار سے یہ عہد کر رکھا ہے کہ کبھی بھی کسی مسلمان بھائی کے ساتھ دھوکا نہیں کروں گا۔ لہٰذا میں تو آپ سے یہ بادام 90 دینار میں ہی خریدوں گا۔ چنانچہ نہ تو آپ رحمۃ اللہ علیہ تین دینار سے زیادہ نفع لینے پر راضی ہوئے اور نہ وہ تاجر 90 دینار سے کم میں خریدنے پر تیار ہوا۔[1]

اے عاشقانِ رسول! دیکھا آپ نے کہ ہمارے بزرگانِ دین رحمۃ اللہ علیہم کا اندازِ تجارت کیسا اعلیٰ اور شاندار ہوا کرتا تھا، وہ واقعی اپنی قبر و آخرت کی فکر کرنے والے، مسلمانوں کا بھلا چاہنے والے، اپنے دین کو دنیا پر ترجیح دینے والے تھے، ان کے نزدیک دین کے مقابلے میں دنیا کے مال واسباب کی کوئی اہمیت نہیں ہوا کرتی تھی، ان کی تجارت بھی اپنے رب کو راضی

نوٹ: یہ مضمون نگرانِ شوریٰ کی گفتگو وغیرہ کی مدد سے تیار کر کے پیش کیا گیا ہے۔
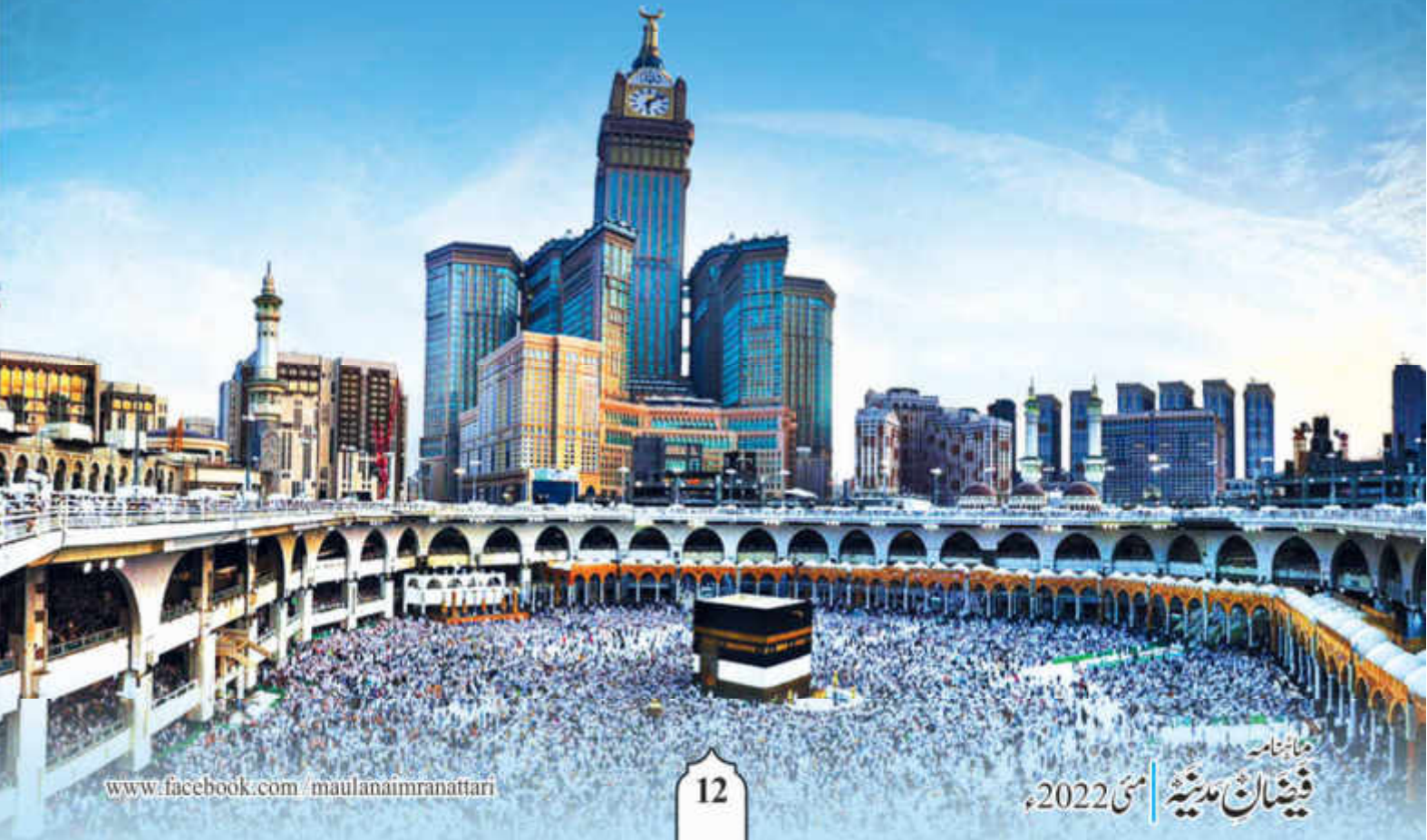
کرنے کا ذریعہ ہوتی تھی مگر افسوس! آج مسلمانوں کی ایک بھاری تعداد نے دنیا ہی کو اپنا سب کچھ سمجھ رکھا ہے، مَرنے، اندھیری قبر میں اُترنے اور قیامت کے دن ربِّ قہّار و جبّار کی بارگاہ میں حساب و کتاب کے لئے پیش ہونے کو شاید ایک تعداد بالکل بھول ہی چکی ہے، ان کی تجارت میں جھوٹ، بد دیانتی، دھوکا اور سود و رِشوت خوری جیسی کئی طرح کی لعنتیں شامل ہو چکی ہیں، ہو سکتا ہے کہ ان ہی طرح کی چیزوں اور تجارت کی مزید خرابیوں کو دیکھتے ہوئے حضرت سیّدُنا مالک بن دینار رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہو: "اَلسُّوْقُ مُكْثِرَةٌ لِلْمَالِ مُذْهِبَةٌ لِلدِّيْنِ یعنی بازار مال کو تو بڑھاتا ہے مگر دین لے کر چلا جاتا ہے۔"[2] آج دنیا کی ذلیل دولت کمانے کی خاطر اور دین پر دنیا کو ترجیح دیتے ہوئے ایک مسلمان دوسرے مسلمان کو لوٹ رہا ہے، فانی دنیا کے چند سکّوں کی خاطر اپنے دین کو نقصان پہنچا رہا ہے بلکہ کچھ بدنصیب تو مَعاذَ اللہ اس حد تک جا پہنچے کہ انہوں نے فانی دنیا کے لئے اپنے سچے دین کو بھی چھوڑ دیا اور جہنّم کی آگ میں ہمیشہ رہنے کو ترجیح دی، اس کے نظارے ماضی قریب و بعید میں دیکھے اور سنے جا چکے ہیں۔ حالانکہ جس آخری نبی محمدِ عربی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا ہم کلمہ پڑھتے ہیں ان کی تعلیمات اور خود ان کی ساری حیاتِ طیّبہ تو دنیا پر دین کی ترجیح کو ثابت کرتی اور ہمیں اس پیارے دین پر مضبوطی سے قائم رہنے کا درس دیتی ہے، پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کثرت سے یہ دعا فرمایا کرتے تھے: "يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِیْ عَلٰی دِيْنِكَ" اے دلوں کو بدلنے والے میرے دل کو اپنے دین پر قائم رکھ۔[3] نیز آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا ارشادِ عبرت بنیاد ہے: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ کہنا بندوں سے اللہ پاک کے غضب کو ہمیشہ دور کرتا رہے گا، یہاں تک کہ لوگ جب اس حالت کو پہنچیں گے کہ ان کی دنیا سلامت ہو گی اور انہیں اپنے دینی نقصان کی کوئی پرواہ نہ ہو گی پھر وہ یہ کلمہ کہیں گے تو اللہ پاک ارشاد فرمائے گا کہ "تم جھوٹے ہو۔"[4]

تابعی بزرگ حضرت سیّدُنا حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اے ابنِ آدم! اپنے دین کی خوب حفاظت کر کیونکہ تیرا دین ہی تیرا گوشت اور تیرا خون ہے۔ اگر تیرا دین سلامت رہے گا تو تیرا گوشت اور خون بھی سلامت رہے گا لیکن اگر معاملہ اس کے برعکس ہوا یعنی تیرا دین سلامت نہ رہا تو پھر ہم (جہنّم کی) نہ بجھنے والی آگ، نہ بھرنے والے زخم اور نہ ختم ہونے والے عذاب سے اللہ پاک کی پناہ مانگتے ہیں۔[5] یقیناً مسلمان کا زندگی کے تمام معاملات میں اپنے دین پر عمل کرنا اور اسے دنیا پر ترجیح دینا مٹی پر سونے کو اور جہنّم پر جنّت ہی کو ترجیح اور اسے ہی اہمیت دینا ہے، حضرت سیّدُنا احمد بن حرب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: (گرمیوں میں) لوگ سورج (کی تپش سے بچنے کے لئے دھوپ) پر سائے کو تو ترجیح دیتے ہیں مگر جہنّم پر جنّت کو ترجیح نہیں دیتے۔[6]

میری تمام عاشقانِ رسول سے فریاد ہے! دنیا نے ایک دن فنا اور ختم ہو ہی جانا ہے، اپنے معمولاتِ زندگی میں دین اور شریعت ہی کو اہمیت دینا ہمیں قبر و آخرت میں نجات دلوا سکتا ہے۔ لہٰذا بہتری اسی میں ہے کہ ہم اپنے دین کو دنیا پر ترجیح دیں، ہر وہ بات جو آپ بولنا اور ہر وہ کام جو آپ کرنا چاہتے ہیں، اس میں غور کیجئے کہ آپ کا دین اس حوالے سے آپ کی کیا راہنمائی کرتا ہے؟ آپ کا خالق و مالک و رزّاق ربِّ کریم اس بارے میں کیا حکم فرماتا ہے؟ اس کے پیارے اور آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی اس حوالے سے کیا تعلیمات ہیں؟ وارثینِ انبیا یعنی علمائے اہلِ سنّت اس بارے میں آپ کو دین و شریعت کا کیا مسئلہ بتاتے ہیں۔ اور پھر دین و شریعت کی معلومات ملنے کے بعد اللہ پاک مجھے اور آپ سب کو اپنے دین کو ترجیح اور اہمیت دیتے ہوئے اس راہنمائی کے مطابق خود کو چلانے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

---

(1) عیون الحکایات، ص164 ملخصاً (2) حلیۃ الاولیاء، 2/436 (3) ترمذی، 4/55، حدیث: 2147 (4) نوادر الاصول، 2/784، حدیث: 1091 (5) حلیۃ الاولیاء، 2/167 (6) مکاشفۃ القلوب، ص151۔

(قسط:04) درجات بلند کروانے والی نیکیاں

مولانا محمد نواز عطاری مدنی*

اے عاشقانِ رسول! درجات بلند کروانے والے کچھ اعمال تو گزشتہ 3 قسطوں میں بیان کئے گئے ہیں مزید درجات کی بلندی کے متعلق 5 فرامینِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ملاحظہ کیجئے:

1 تلاوتِ قراٰن اور درجات کی بلندی: (قیامت کے دن) صاحبِ قراٰن سے کہا جائے گا کہ پڑھ اور چڑھ اور اسی طرح ترتیل کے ساتھ پڑھ جس طرح دنیا میں ترتیل کے ساتھ پڑھتا تھا، آخری آیت جو تو پڑھے گا، وہاں تیری منزل ہے۔[1] اعلیٰ حضرت امامِ اہلِ سنّت شاہ امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: ہر آیت پر ایک ایک درجہ اس کا جنت میں بلند کرتے جائیں گے جس کے پاس جس قدر آیتیں ہوں گی اسی قدر درجے اسے ملیں گے۔[2] مذکورہ حدیثِ پاک کے تحت "صاحبِ قراٰن" کی وضاحت کرتے ہوئے حکیمُ الامت مفتی احمد یار خان رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: اس سے مراد وہ مسلمان ہے جو ہمیشہ تلاوت کرتا ہو اور اس پر عامل ہو، وہ شخص نہیں جو قراٰن پڑھتا ہو اور قراٰن اس پر لعنت کرتا ہو کہ یہ تلاوت تو عذابِ الٰہی کا باعث ہے، بعض غیر مسلم بھی قراٰنِ پاک پر اعتراضات کرنے کیلئے قراٰنِ پاک پڑھتے بلکہ حفظ تک کر لیتے ہیں، لہٰذا یہاں "صاحبِ قراٰن" سے وہ لوگ مراد نہیں۔ مزید فرماتے ہیں: جنّت کے درجات اُوپر تلے ہیں جس قدر درجے کی بلندی اسی قدر بہتر اِن شآءَ اللہ، اس دن تلاوتِ قراٰن مؤمن کے لیے پَروں کا کام دے گی یا اس سے مَراتبِ قُربِ الٰہی میں ترقی کرنا مراد ہے، یعنی تلاوت کرتا جا اور مجھ سے قریب تر ہوتا جا۔ انسان جنت میں اسی قدر تلاوت کرسکے گا جس قدر تلاوت دنیا میں کرتا تھا اور جس طرح آہستہ یا جلدی یہاں تلاوت کرتا تھا اسی طرح وہاں کرے گا۔ مزید لکھتے ہیں: جنت میں کوئی عبادت نہ ہوگی سوائے تلاوتِ قراٰن کے، مگر یہ تلاوت لذت اور ترقی درجات کے لئے ہوگی جیسے فرشتوں کی تسبیح۔ نیز دنیا میں تلاوتِ قراٰنِ کریم کا عادی بعدِ موت اِن شآءَ اللہ حافظِ قراٰن ہو جائے گا ورنہ یہ شخص وہاں بغیر قراٰن دیکھے سارا قراٰن کیسے پڑھتا۔[3]

2 1000 درجات بلند کروانے والا عمل: اے عورتو! جب تم بلال کو اذان اور اقامت کہتے سنو تو جس طرح وہ کہتا ہے تم بھی کہو کہ اللہ پاک تمہارے لئے ہر کلمے کے بدلے ایک لاکھ نیکیاں لکھے گا اور ایک ہزار درجات بلند فرمائے گا اور ایک ہزار گناہ مٹائے گا۔ عورتوں نے یہ سن کر عرض کی: یہ تو ہم عورتوں کیلئے ہے تو مَردوں کے لئے کیا ہے؟ فرمایا: مَردوں کے لئے دُگنا۔[4]

3 عاجزی کے سبب درجہ بلند: جو اللہ پاک کے لئے ایک درجہ عاجزی کرتا ہے اللہ پاک اسے ایک درجہ بلندی عطا فرماتا ہے یہاں تک کہ اسے اعلیٰ علیین میں کر دیتا ہے۔[5]

4 کسی کو اپنا بھائی بنانے کے سبب درجہ بلند: جو آدمی کسی شخص کو اللہ پاک کے لئے اپنا بھائی بناتا ہے اللہ پاک جنّت میں اس کا ایک درجہ بلند کرتا ہے۔[6]

5 حسنِ اخلاق کے سبب درجے بلند: بے شک بندہ اپنے اچھے اخلاق کے سبب آخرت کے عظیم درجوں اور بلند منزلوں تک پہنچ جاتا ہے حالانکہ وہ عبادت میں کمزور ہوتا ہے اور بندہ اپنے بُرے اخلاق کے سبب جہنم کے سب سے نچلے درجے تک پہنچ جاتا ہے۔[7]

اللہ پاک ہمیں اچھی نیتوں کے ساتھ مذکورہ اعمال بجالانے اور اپنے درجے بلند کروانے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

بقیہ اگلے ماہ کے شمارے میں

(1) ابوداؤد، 2/104، حدیث:1464 (2) فتاویٰ رضویہ، 23/643 (3) مراٰۃ المناجیح، 3/236 ملخصاً (4) تاریخ ابن عساکر، 55/75، کنزالعمال، 7/287، حدیث:21005 (5) صحیح ابن حبان، 7/475، حدیث:5649 (6) جامع صغیر، ص477، حدیث:7789 (7) معجم کبیر، 1/260، حدیث:754۔

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ماہنامہ فیضان مدینہ کراچی

قوموں کا ضمیر بدل جاتا ہے غلامی میں

مفتی محمد قاسم عطاری*

قرآنِ مجید خدا کا وہ روشن کلام ہے جس کی آیات کے انوار ہر زمانے میں چمکتے آرہے ہیں اور جس کی بے مثل تعلیمات کا اِطلاق و انطباق ہر زمانے پر شان دار انداز میں ہوتا رہتا ہے۔ عقل خدا کی عظیم نعمت ہے جس سے دین و دنیا کا نظام چلتا ہے لیکن یہ لامحدود نہیں بلکہ اس کے اِدراکات کی انتہا ہے، جیسے آنکھ، کان کے اِدراکات کی ایک انتہا ہے، جیسے آنکھ دیوار تک دیکھ سکتی ہے، اُس سے پار نہیں، کان ایک خاص فاصلے تک سن سکتے ہیں، اس سے آگے نہیں، یہی معاملہ عقل کا ہے۔ آنکھ اور کان کی عمومی صلاحیت سے آگے استعمال کے لئے کیمرا، ہیڈ فون وغیرہ استعمال کرنا ضروری ہے، اسی طرح عقل کی نعمت سے محدودات میں فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے لیکن اس سے آگے کے لئے یا جہاں عقل فیصلہ نہ کرسکے اس سے زائد کے لئے نعمتِ عقل سے استفادہ کے لئے اِسے عطا کرنے والا خالق و مالک کی رہنمائی ضروری ہے۔ جہاں مالکُ الملک کی ہدایت کے خلاف یہ عقل استعمال کریں گے، وہیں سے خرابی شروع ہوجائے گی۔ حضرت ابراہیم علیہ السّلام کے مقابلے میں نمرود نے اپنی عقلِ کوتاہ اندیش ہی کا مظاہرہ کیا تھا کہ بے گناہ کو قتل کرکے اور سزائے موت کے مستحق کو چھوڑ کر کہنے لگا، دیکھو میں بھی زندگی اور موت دیتا ہوں۔ فرعون نے حضرت موسیٰ علیہ السّلام کے جھٹلانے پر آمادہ کرنے کے لئے اپنی عقلِ عیّار ہی استعمال کرکے اپنی قوم کو بیوقوف بنایا تھا، قرآن میں فرمایا: تو فرعون نے اپنی قوم کو بیوقوف بنالیا تو وہ اس کے کہنے پر چل پڑے بیشک وہ نافرمان لوگ تھے۔ (پ25، الزخرف:54) اور قارون نے زکوٰۃ دینے سے انکار کے لئے بھی خدائی حکم کے مقابلے میں اپنے علم و فہم اور عقل و دانش ہی کو استعمال کیا، چنانچہ اس نے کہا: یہ تو مجھے ایک علم کی بنا پر ملا ہے جو میرے پاس ہے۔ (پ20، القصص:78)

اسی سلسلے کا ایک اور واقعہ قرآنِ مجید میں حضرت شعیب علیہ السّلام کی قوم کے متعلق بیان کیا گیا ہے۔ واقعہ یوں ہے کہ حضرت شعیب علیہ السّلام نے اپنی قوم یعنی اہلِ مدین کو دو باتوں کا حکم دیا تھا: ایک یہ کہ اللہ تعالیٰ کو تنہا معبود تسلیم کریں اور کسی دوسرے کو خدا نہ مانیں۔ دوسرا حکم یہ تھا کہ ناپ تول میں کمی نہ کریں۔ قوم نے ان دونوں باتوں کا جواب یوں دیا: اے شعیب! کیا تمہاری نماز تمہیں یہ حکم دیتی ہے کہ ہم اپنے باپ دادا کے خداؤں کو چھوڑ دیں یا اپنے مال میں اپنی مرضی کے مطابق عمل نہ کریں۔ واہ بھئی! تم تو بڑے عقلمند، نیک چلن ہو۔ (پ12، ھود:87)

گویا پہلی بات یعنی عبادتِ خداوندی کے مقابلے میں انہوں نے جواب دیا، ”کیا ہم ان خداؤں کی عبادت کرنا چھوڑ دیں جن کی ہمارے باپ دادا عبادت کرتے رہے ہیں۔“ اِس جواب سے اُن کی یہ مَت (سمجھ) ظاہر ہوئی کہ ان کے پاس بت پرستی پر دلیل

* نگران مجلس تحقیقات شرعیہ، دارالافتاء اہلِ سنّت، فیضانِ مدینہ کراچی

اپنے آباء و اَجداد کی اندھی تقلید تھی، اسی لئے انہیں بہت عجیب لگا کہ بتوں کی پوجا کا جو طریقہ ہمارے پہلے لوگوں نے اپنایا ہے اسے چھوڑ دیں۔ دوسری بات یعنی ناپ تول میں کمی بیشی نہ کرنے کا قوم نے یہ جواب دیا کہ ”کیا ہم اپنے مال میں اپنی مرضی کے مطابق عمل نہ کریں۔“ ان کی اس بات کا مطلب یہ تھا کہ ہم اپنے مال میں پورا اختیار رکھتے ہیں، چاہے کم ناپیں یا کم تولیں۔ گویا عقل استعمال کرنے میں بھی بے عقلی ہے۔ اسی کے متعلق کہا گیا:

عقل عیار ہے سو بھیس بدل لیتی ہے

اہلِ مدین کے جواب میں ایک اور خوفناک پہلو یہ ہے کہ مدین والے اپنے گمان میں حضرت شعیب علیہ السّلام کو بے وقوف اور جاہل سمجھتے تھے اس لئے طنز کے طور پر انہوں نے حضرت شعیب علیہ السّلام سے کہا کہ تم تو بڑے عقلمند اور نیک چلن ہو۔ (پ12، ھود: 87) یہ جملہ ایسے ہی ہے جیسے کنجوس آدمی کو آتے دیکھ کر کوئی کہے، جناب حاتم طائی تشریف لارہے ہیں۔ اہل مدین کے نزدیک خدائی احکام مَعاذَ اللہ بے وقوفی اور جہالت تھے اور یہ ایسے ہی ہے جیسے آج کل دین پر عمل کو لبرل، دین بیزار لوگ دقیانوسیت، قبائلی زندگی کہہ کر قومِ مدین سے مشابہت اختیار کرتے ہیں۔

دین کے احکام اور اس پر عمل کا مذاق اڑانا، عمل کرنے والوں پر تمسخر کرنا، انہیں کم عقل، ناسمجھ اور پرانے زمانے کے لوگ قرار دینا یا ان پر طنزیہ جملے کسنا ہمیشہ سے دین دشمنوں کا وطیرہ رہا ہے، ایک اور مثال ملاحظہ کریں۔ حضرت لوط علیہ السّلام نے اپنی قوم میں پائی جانے والی گندی عادت پر انہیں سمجھاتے ہوئے جب یہ فرمایا کہ تم خدا کا پیدا کردہ فطری طریقہ چھوڑ کر غیر فطری انداز میں جنسی تسکین کی طرف جاتے ہو، یہ تمہاری جہالت ہے اور تم جاہل لوگ ہو۔ (پ19، النمل: 55) تو قوم نے ایسی پاکیزہ تعلیم قبول کرنے کی بجائے یہ جواب دیا ہے کہ ان لوگوں کو اپنی بستی سے نکال دو۔ (پ19، النمل: 56) پھر کردار کی پاکیزگی اور خدائی ہدایت پر عمل ہی کو مذاق بناتے ہوئے کہنے لگے: ”یہ لوگ تو بڑی پاکیزگی چاہتے ہیں۔“ (پ19، النمل: 56) گویا پاکیزگی ان کیلئے باعثِ استہزا بن گئی اور اس قوم کا ذوق اتنا خراب ہو گیا تھا کہ انہوں نے اس صفتِ مدح کو عیب قرار دیا۔

اس سے معلوم ہوا کہ دین دشمنی اور شرعی احکام سے بیزاری کے نتیجے میں عقل اوندھی ہو جاتی ہے، اسے اچھی چیزیں بری اور بری چیزیں اچھی نظر آنا شروع ہو جاتی ہیں۔ ہمارے معاشرے میں بھی آزادی کے نام پر لوگوں کی ایک تعداد ایسی ہے جن میں یہ وبا عام ہے اور یہ لوگ جب کسی کو دین کے احکام پر عمل کرتا دیکھتے ہیں تو ان کی طبیعت خراب ہو جاتی ہے اور اس خرابی کے باعث داڑھی رکھنا برا اور نہ رکھنا اچھا سمجھتے ہیں، داڑھی والے کو حقارت کی نظر سے لیکن داڑھی منڈے کو نگاہِ تحسین سے دیکھتے ہیں۔ داڑھی والے کے ساتھ رشتہ کرنا باعثِ عار جبکہ داڑھی منڈے سے رشتہ کرنا قابلِ فخر تصور کرتے ہیں۔ نماز روزے کی پابندی اور سنتوں پر عمل کرنے والے انہیں اپنی نگاہوں میں عجیب اور اجنبی لگتے ہیں لیکن گانے باجوں، فلموں ڈراموں میں مشغول لوگ، اپنے اپنے محسوس ہوتے ہیں۔ عورتوں کا پردہ کرنا فرسودہ عمل جبکہ بے پردہ ہونا جدید دور کا تقاضا سمجھتے ہیں۔ صرف اپنی بیوی سے باوفا رہنے کو تنگ ذہنی اور اِدھر اُدھر منہ مارنے کو روشن خیالی کہتے ہیں۔ اپنی عورتوں کے غیر محرموں سے دور رہنے کو ندامت جبکہ ان کے غیر مردوں سے ملنے اور قریب جانے کو معاشرتی عزت تصور کرتے ہیں۔ حرام کمائی کو اپنا حق جبکہ حلال کمائی کو صرف وقت گزاری قرار دیتے ہیں۔ امانت و دیانت داری اور سچائی کو بھولپن جبکہ خیانت، جھوٹ، دھوکہ اور فریب کاری کو چالاکی اور مہارت سمجھتے ہیں۔ سرِدست یہ چند مثالیں پیش کی ہیں ورنہ تھوڑا سا غور کریں تو اچھے کام کو برا اور برے کام کو اچھا سمجھنے کی سینکڑوں مثالیں سامنے آجائیں گی۔ دین کے مقابلے میں عقل کے ایسے غلط اور بے جا استعمال کی حقیقت کُشائی کے لئے قرآنِ مجید کی اس آیت کو مشعلِ راہ بنائیں۔ فرمایا: تو کیا وہ شخص جس کیلئے اس کا برا عمل خوبصورت بنا دیا گیا تو وہ اسے اچھا (ہی) سمجھتا ہے (کیا وہ ہدایت یافتہ آدمی جیسا ہو سکتا ہے؟) (پ22، فاطر: 08) مراد یہ کہ یہ شیطان کی کارستانی ہے جو برے عمل کو اچھا بنا کر پیش کرتا ہے۔

تھا جو ناخوب بتدریج وہی خوب ہوا
کہ غلامی میں بدل جاتا ہے قوموں کا ضمیر
اپنے بھی خفا مجھ سے ہیں، بیگانے بھی ناخوش
میں زہرِ ہلاہل کو کبھی کہہ نہ سکا قند

رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا اعزاز و اِکرام

گزشتہ سے پیوستہ

مولانا ابو الحسن عطّاری مدنی*

(25) اَنَا اَكْرَمُ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ عَلَى اللهِ وَلَا فَخْرَ ترجمہ: میں ہی اگلوں اور پچھلوں میں سے سب سے زیادہ اللہ پاک کے ہاں عزت والا ہوں اور فخر نہیں ہے۔[1]

(26) اَنَا اَكْرَمُ وَلَدِ آدَمَ عَلٰى رَبِّيْ وَلَا فَخْرَ ترجمہ: میں ہی ساری اولادِ آدم میں سے اپنے رب کے ہاں سب سے زیادہ عزت والا ہوں اور فخر نہیں کرتا۔[2]

(27) اَنَا اَكْرَمُ وَلَدِ آدَمَ عَلٰى رَبِّيْ، يَطُوْفُ عَلَيَّ اَلْفُ خَادِمٍ كَاَنَّهُمْ بَيْضٌ مَكْنُوْنٌ، اَوْ لُؤْلُؤٌ مَنْثُوْرٌ ترجمہ: میں ہی ساری اولادِ آدم میں سے اپنے رب کے ہاں سب سے زیادہ عزت والا ہوں میرے اِرد گرد ایک ہزار خُدّام (خدمت کے لئے) گھومیں گے گویا کہ وہ چھپا کر رکھے ہوئے انڈے ہیں یا بکھرے ہوئے موتی۔[3]

مذکورہ تین روایات اللہ کریم کی بارگاہ میں رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے اعزاز و اکرام کو بیان کرتی ہیں، رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اللہ ربُّ العزّت کی بارگاہ میں نہ صرف معزّز بلکہ ساری اولادِ آدم یعنی ہر ہر انسان سے بڑھ کر معزّز ہیں، نہ صرف ہر ہر انسان بلکہ تمام اوّلین و آخرین سے بڑھ کر معزّز ہیں، لیکن قربان جائیے شانِ بے نیازی پر کہ ساری کائنات کے رب کے ہاں ساری مخلوقات سے بڑھ کر معزّز ہونے کے باوجود کمال عاجزی کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ "وَلَا فَخْرَ" یعنی اس پر فخر نہیں کرتا۔

کسی کے نزدیک جب کوئی فرد معزّز ہوتا ہے تو یقیناً وہ اس کے ساتھ احسان و بھلائی کا معاملہ کرتا اور اسے عزت و اختیارات دیتا ہے، اس کی عزّت و حرمت کی حفاظت کرتا ہے۔ ربِّ کریم کی بارگاہ میں جو مقام و مرتبہ، عزت و عظمت اور اعزاز و اکرام محمد عربی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا ہے اس کا اندازہ لگانا ہمارے بس میں نہیں، البتہ قرآن و حدیث کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ رَبُّ العزّت نے کس کس طرح اپنے حبیب کو عالَمِ ارواح، عالَمِ دنیا، عالَمِ برزخ، قیامِ قیامت، میدانِ حشر، پُل صراط، دخولِ جنت اور پھر جنت کے اندر بھی اعزاز و اکرام سے نوازا ہے۔ آیئے ان اعزازات کی چند جھلکیاں ہم ملاحظہ کرتے ہیں،

عالَمِ ارواح میں اعزاز و اکرام

ابھی دنیا میں جلوہ گری بھی نہ ہوئی تھی کہ حبیبِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مبارک روح کے سامنے سب روحوں سے عہد و پیمان لیا اور سب انبیاء و مرسلین کو پابند فرمایا کہ اگر یہ محبوب تمہارے درمیان آئیں تو انہی پر ایمان لانا ہوگا، انہی کی اطاعت ہوگی، انہی کا حکم چلے گا، انہی کی دعوت پر لبیک کہا جائے گا چنانچہ قرآن کریم میں ہے: ﴿وَ اِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِیْثَاقَ النَّبِیّٖنَ لَمَاۤ اٰتَیْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّ حِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَ لَتَنْصُرُنَّهٗؕ-قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَ اَخَذْتُمْ عَلٰى ذٰلِكُمْ اِصْرِیْؕ-قَالُوْۤا اَقْرَرْنَاؕ-قَالَ فَاشْهَدُوْا وَ اَنَا مَعَكُمْ

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ماہنامہ فیضانِ مدینہ کراچی

﴿مِنَ الشّٰهِدِیْنَ۝﴾

ترجمۂ کنزُالایمان: اور یاد کرو جب اللہ نے پیغمبروں سے ان کا عہد لیا جو میں تم کو کتاب اور حکمت دوں پھر تشریف لائے تمہارے پاس وہ رسول کہ تمہاری کتابوں کی تصدیق فرمائے تو تم ضرور ضرور اس پر ایمان لانا اور ضرور ضرور اس کی مدد کرنا فرمایا کیوں تم نے اقرار کیا اور اس پر میرا بھاری ذمہ لیا سب نے عرض کی ہم نے اقرار کیا فرمایا تو ایک دوسرے پر گواہ ہو جاؤ اور میں آپ تمہارے ساتھ گواہوں میں ہوں[4]

عالَمِ دنیا میں اعزاز و اکرام

ساری انسانیت کو اپنا کردار، گفتار، انداز، رہن سہن سنوارنے اور زندگی کا ہر ہر قدم اٹھانے کیلئے اپنے حبیب کی زندگانی کو نمونہ قرار دیا اور "لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ"[5] کے ذریعے واضح فرمادیا کہ زندگی کا بہترین راستہ اور طریقہ وہی ہے جو اس کے پیارے حبیب کا ہے۔

بندوں کو واضح فرمادیا کہ اللہ سے محبت کرتے ہو تو حبیبِ اکرم کی اتباع ہی واحد راستہ ہے اور جب اس راہ پر چلوگے تو رَبُّ العزّت خود تم سے محبت فرمائے گا۔[6]

محبوب کی اطاعت کو اپنی اطاعت فرمایا۔[7] محبوب کا فعل اپنی جانب منسوب فرمایا۔[8] محبوب کی خواہش پر قبلہ تبدیل کر دیا۔[9] محبوب کے فیصلوں پر سرِ تسلیم خم کرنا ایمان کی بنیاد قرار دیا۔[10] آپ کے وجودِ مسعود کے دنیا میں موجود ہونے کے سبب عذاب کو روک دیا۔[11]

ان کے علاوہ بھی اَن گنت اعزازات ہیں کہ جن کی حد و شمار سمجھنے کے لئے علامہ یافعی کا یہ فرمان ہی کافی ہے: رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے اوصاف و مناقب اس قدر ہیں کہ اگر ساری مخلوق جمع ہو کر انہیں شمار کرے تو وہ جو شمار کریں گے وہ ان کے اوصاف کے سمندر کا ایک قطرہ ہوگا۔[12]

عالَمِ دنیا میں جان و عزّت کی حفاظت کا اعزاز

ربِّ کریم کی بارگاہ میں اس کے پیارے حبیب کا ایک اعزاز یہ بھی ہے کہ ربِّ کریم نے ان کی عزّت کی حفاظت فرمائی، محبوب کی عزّت و ناموس پر کوئی حرف نہ آئے اس کا اہتمام فرمایا۔

ایک لفظ کہ محبین محبت میں بولیں لیکن مخالفین ناقص معنیٰ نکالیں، ربُّ العزّت کو اپنے حبیب کے اعزاز کے سبب یہ پسند نہ آیا اور محبین کو ایسا ذُومعنیٰ لفظ بولنے ہی سے منع فرمادیا۔[13]

ہوا کچھ یوں کہ جب پیارے مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم تعلیم و تلقین فرماتے تو صحابۂ کرام کبھی کبھی کسی بات کی مزید توضیح کے لئے "رَاعِنَا یَارسولَ اللہ" کہتے، یعنی یارسولَ اللہ! ہماری رعایت فرمائیے، یہودیوں نے اس لفظ کو بگاڑ کر "راعینا" کہنا شروع کر دیا اور وہ حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کیلئے بے ادبی والا معنیٰ مراد لیتے۔ اللہ کریم نے اہلِ ایمان کو "راعنا" کہنے ہی سے منع فرمادیا تاکہ غلط معنیٰ لینے کی بنیاد ہی باقی نہ رہے۔[14]

اپنے حبیب کو نام ہی ایسا دیا کہ کوئی نام لے کر مذمت کر ہی نہ سکے اور اگر کوئی کرے تو خود کو ہی جھوٹا بنائے۔ اہلِ قریش بغض و عناد کے سبب اس قدر حد سے بڑھ گئے تھے کہ جہاں موقع پاتے رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مذمت کی ناکام کوشش کرتے، لیکن برائی کرنے میں آپ کا اسمِ گرامی محمد (صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) نہ بولتے کیونکہ ان ہی میں سے کسی نے کہا تھا کہ ہم انہیں محمد (صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم یعنی تعریف کیا گیا) بھی کہتے ہیں اور مذمت بھی کرتے ہیں، آئندہ سے ہم مُذَمَّم کہہ کر مذمت کریں گے۔ بخاری شریف میں ہے کہ رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: کیا تم اس پر تعجب نہیں کرتے کہ اللہ نے کس طرح مجھ سے قریش کی گالیوں، ان کے لعن کو پھیر دیا وہ تو مذمم کو گالیاں دیتے ہیں اور مذمم پر لعن طعن کرتے ہیں ہم تو محمد (صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) ہیں۔[15]

(بقیہ اگلے ماہ کے شمارے میں)

---

(1) سنن دارمی، 1/39، حدیث: 47 (2) ترمذی، 5/352، حدیث: 3630 (3) سنن دارمی، 1/39، حدیث: 48 (4) پ3، اٰلِ عمرٰن: 81 (5) پ21، الاحزاب: 21 (6) پ3، اٰلِ عمرٰن: 31 (7) پ5، النسآء: 80 (8) پ9، الانفال: 17 (9) پ2، البقرۃ: 144 (10) پ5، النسآء: 65 (11) پ9، الانفال: 33 (12) مرآۃ الجنان، 1/21 (13) پ1، البقرۃ: 104 (14) بیضاوی، پ1، البقرۃ، تحت الآیۃ: 104، 1/375 ملخصاً (15) بخاری، 2/484، حدیث: 3533۔

کتابِ زندگی

ترقی کیوں ضروری ہے؟

(Why progress is necessary?)

مولانا ابو رجب محمد آصف عطاری مدنی*

ٹریننگ سیشن جاری تھا، ٹرینر نے ایک سادہ کاغذ دکھا کر حاضرین سے پوچھا کہ کیا اس کے بدلے بینک سے رقم نکلوائی جاسکتی ہے؟ جواب نفی میں ملا۔ پھر اس نے جیب سے ایک دستخط شدہ چیک نکالا اور پوچھا: کیا اسے دے کر بینک سے کچھ مل سکتا ہے؟ حاضرین کی طرف سے جواب ملا: بالکل۔ ٹرینر کا آخری سوال یہ تھا کہ ہمارے ملک میں نئے قانون کی فائل پر اگر صدر سائن کردے تو کیا رزلٹ ہوگا؟ جواب ملا: یہ قانون (Law) پورے ملک میں نافذ ہوجائے گا۔ ٹرینر نے کہا: آپ غور کیجئے کہ میں نے تینوں مرتبہ کاغذ کے بارے میں ہی پوچھا لیکن اس کی ویلیو میں فرق کی وجہ سے ہر مرتبہ جواب مختلف ملا، سادہ کاغذ کے بدلے کچھ نہ مل سکا، چیک پر جتنی رقم لکھی تھی وہ بینک نے ہمارے حوالے کردی، صدر کی منظوری کے بعد اس کاغذ میں اتنی طاقت آگئی کہ اس پر لکھا ہوا قانون پورے ملک میں نافذ ہوگیا، یہی معاملہ انسانوں کا ہوتا ہے کہ ان کی ویلیو میں فرق کی وجہ سے ان کی اہمیت میں فرق آجاتا ہے، جیسے جیسے ان کی صلاحیتیں اور مہارتیں (Skills) بڑھتی جاتی ہیں، انہیں ترقی ملتی جاتی ہے۔

یہاں دو باتیں اہم ہیں: (1) ترقی کی طرف سفر انسان کی ضرورت ہے لیکن سب سے پہلے خود سے پوچھ لیں کہ آپ ترقی کرنا چاہتے ہیں یا نہیں؟ کیونکہ کچھ لوگ وہ ہوتے ہیں جو جہاں ہیں وہیں رہنا پسند کرتے ہیں ترقی نہیں کرنا چاہتے، اس کی ایک وجہ یہ ہوتی ہے کہ وہ جس مقام یا منصب پر ہوتے ہیں خود کو اسی کمفرٹ زون (آرام دہ حصے) میں رکھتے ہیں، ان کی سوچ ہوتی ہے کہ کون ترقی کیلئے اتنی محنت اور کوشش کرے! لہٰذا ہمیں ترقی نہیں چاہئے۔ ایسوں کی خدمت میں گزارش ہے کہ گزرتے وقت کے ساتھ خود کو بہتر کرنا صرف ترقی کرنے کے لئے ضروری نہیں ہوتا بلکہ تنزلی (Demotion) سے بچنے کے لئے بھی ضروری ہوتا ہے کیونکہ کسی اچھے مقام کو پالینا مشکل ہے تو اس مقام تک پہنچنے کے بعد اس کو برقرار رکھنا مشکل ترین ہے۔ ترقی کے لئے کوشش کرنے کا کم سے کم یہ تو فائدہ ہوگا کہ اگر ترقی نہ بھی ملی تو زوال سے بچے رہیں گے۔ جبکہ کچھ لوگ وہ ہوتے ہیں جن کی ترقی کرنے کی خواہش تو ہوتی ہے لیکن وہ ترقی کر نہیں پاتے، اس کے ذمہ دار وہ خود بھی ہوتے ہیں، وہ یوں کہ انہیں ترقی کے راستوں کا علم نہیں ہوتا نہ وہ کسی سے پوچھتے ہیں، یا علم تو ہوتا ہے لیکن سستی اور غفلت کی وجہ سے ترقی کے راستوں پر چل نہیں پاتے (2) دوسری اہم بات یہ ہے کہ آپ کس اعتبار سے پراگریس چاہتے ہیں؟ بزنس، جاب، ایجوکیشن وغیرہ۔

ماہنامہ فیضانِ مدینہ کے قارئین!

ایجوکیشن، جاب یا بزنس کی ترقی کیلئے کیا کیا راہیں اختیار کی جاسکتی ہیں یہ سب اہم اور ضروری نکات ہیں جن کے بارے میں معلومات اور آگاہی (Awareness) بہت کم لوگوں کو ہوتی ہے۔

ترقی کی راہ پر چلنے کے لئے سب سے پہلے آپ کو جس شعبے میں پراگریس کرنی ہے اس کے معیار (Standard) سے آگاہی حاصل کریں، پھر اپنا جائزہ لیں کہ آپ اس معیار پر کتنا پورا اترتے ہیں؟

نیز ضرورت پڑے تو خود کو Reset کریں، جس طرح موبائل وغیرہ کو کیا جاتا ہے کہ ری سیٹ کرنے کے بعد کچھ ایپلی کیشنز خود بخود فریش ہوکر واپس آجاتی ہیں اور بقیہ کو اپنی مرضی سے انسٹال کیا جاسکتا ہے۔ خود کو ری سیٹ کرنے سے یہ فائدہ ہوگا کہ آپ Negative چیزوں سے چھٹکارا پاسکیں گے اور Positive چیزوں کو زیادہ سے زیادہ اپنا سکیں گے۔

اس کے بعد وہ راستے تلاش کریں جن پر چل کر آپ خود کو بہتر کرسکتے ہیں۔

(ان راستوں کا بیان اگلی قسط میں ہوگا۔ اِن شآءَ اللہ)

* اسلامک اسکالر، رکن مجلس المدینۃ العلمیہ (اسلامک ریسرچ سینٹر)، کراچی

(قسط:01)

وقت کیا ہے؟ وقت اللہ پاک کی نعمتوں میں سے ایک اہم نعمت ہے۔ وقت کئی طرح تقسیم ہوتا ہے، کبھی ہم اِسے گھنٹوں اور دنوں سے تعبیر کرتے ہیں، کبھی اسے دن اور رات کہتے ہیں، کبھی صبح اور شام سے پکارتے ہیں، کبھی اسی وقت کا نام ماضی، حال اور مستقبل رکھتے ہیں اور کبھی ”آج“ اور ”کل“ بولتے ہیں۔

قراٰنِ کریم میں مختلف طریقوں سے ان چیزوں کو بیان فرمایا گیا جن پر وقت / زمانہ مشتمل ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿وَ مِنْ اٰیٰتِهِ الَّیْلُ وَ النَّهَارُ وَ الشَّمْسُ وَ الْقَمَرُؕ﴾ ترجمۂ کنزُ الایمان: اور اس کی نشانیوں میں سے ہیں رات اور دن اور سورج اور چاند۔[1]

گزرتا وقت دو چیزوں پر مشتمل ہے ایک دن اور دوسری رات، ان کے متعلق حضرت عیسیٰ علیہ السّلام فرماتے ہیں: اِنَّ هٰذَا اللَّیْلَ وَ النَّهَارَ خِزَانَتَانِ فَانْظُرُوْا مَا تَصْنَعُوْنَ فِیْهِمَا ترجمہ: یہ دن اور رات دو خزانے ہیں تو دیکھتے رہو کہ تم ان خزانوں میں کیا ڈال رہے ہو۔[2]

مولانا محمد آصف اقبال عطّاری مدنی*

قراٰنِ کریم میں وقت کی قدر و قیمت کا بیان وقت کی اہمیت کو اس ارشادِ باری تعالیٰ سے سمجھیں: ﴿وَ الْعَصْرِۙ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍۙ اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَ تَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَ تَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ﴾ ترجمۂ کنزالایمان: اس زمانۂ محبوب کی قسم بے شک آدمی ضرور نقصان میں ہے مگر جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے اور ایک دوسرے کو حق کی تاکید کی اور ایک دوسرے کو صبر کی وصیت کی۔[3]

انسان کا نقصان یہ ہے کہ اس کی عمر جو اس کا اصل سرمایہ اور دولت ہے مسلسل ختم ہو رہی ہے۔ لہٰذا اِس سرمائے کو اچھے کاموں میں صَرف کرے اور نہ صرف خود کو بلکہ دوسروں کو بھی فائدہ پہنچائے۔ سورۂ عصر کی تفسیر کے تحت تفسیر کبیر میں ایک بزرگ کا فرمان ہے: میں نے سورۂ عصر کا مطلب ایک برف بیچنے والے سے سمجھا جو بازار میں بار بار صدا لگا رہا تھا کہ ”اُس شخص پر رحم کرو جس کا سرمایہ گھلتا جا رہا ہے۔“ یہ صدا سُن کر میں نے کہا: یہ ہے ﴿اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ﴾ کا مطلب

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، سینئر مترجم، شعبہ تراجم، المدینۃ العلمیہ کراچی

کہ جو زندگی انسان کو دی گئی ہے وہ برف کے گھلنے کی طرح تیزی سے گُزر رہی ہے، اِس کو اگر ضائع کیا جائے یا غلط کاموں میں صَرف کر دیا جائے تو اِنسان کا خسارہ ہی خسارہ ہے۔[4]

نگاہِ نبوت میں وقت کی قدر و قیمت اس میں تو کوئی دو رائے نہیں کہ ”زندگی بے حد مختصر ہے۔“ جو وقت مل گیا سو مل گیا، آئندہ وقت ملنے کی اُمید دھوکا ہے۔ کیا معلوم آئندہ لمحے ہم موت سے ہم آغوش ہو چکے ہوں۔ وقت کی قدر دان اور اہمیت سمجھانے والی سب سے عظیم ہستی حضور نبیِّ آخرُ الزّمان صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: اِغْتَنِمْ خَمْساً قَبْلَ خَمْسٍ: شَبَابَكَ قَبْلَ هَرَمِكَ وَصِحَّتَكَ قَبْلَ سَقَمِكَ وَغِنَاكَ قَبْلَ فَقْرِكَ وَفَرَاغَكَ قَبْلَ شُغْلِكَ وَحَيَاتَكَ قَبْلَ مَوْتِكَ ترجمہ: پانچ چیزوں کو پانچ چیزوں سے پہلے غنیمت جانو: 1 اپنی جوانی کو اپنے بڑھاپے سے پہلے 2 اپنی صحت کو اپنی بیماری سے پہلے 3 اپنی مالداری کو اپنی تنگدستی سے پہلے 4 اپنی فرصت کو اپنی مصروفیت سے پہلے اور 5 اپنی زندگی کو اپنی موت سے پہلے۔[5]

نیز حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: مَا مِنْ يَوْمٍ طَلَعَتْ شَمْسُهُ فِيْهِ اِلَّا يَقُوْلُ مَنِ اسْتَطَاعَ اَنْ يَّعْمَلَ فِيَّ خَيْرًا فَلْيَعْمَلْهُ فَاِنِّيْ غَيْرُ مُكَرَّرٍ عَلَيْكُمْ اَبَدًا ترجمہ: روزانہ جب سورج طلوع ہوتا ہے تو دن یہ اعلان کرتا ہے: جو کوئی مجھ میں اچھا کام کر سکتا ہے تو کر لے کیونکہ آج کے بعد میں کبھی پلٹ کر نہیں آؤں گا۔[6]

بزرگانِ دین اور وقت

وقت کے قدر دانوں کے اقوال بھی وقت کی اہمیت کو خوب اُجاگر کرتے ہیں کہ ان نیک لوگوں نے خود بھی اپنے وقت کی قدر پہچانی اور زمانے والوں کو بھی قدر بتائی، خود بھی فیض یاب ہوئے اور دوسروں کو بھی فائدہ پہنچایا اور اس حدیثِ پاک کی تفسیر بن گئے: خَيْرُ النَّاسِ مَنْ يَّنْفَعُ النَّاسَ یعنی لوگوں میں بہتر وہ ہے جو لوگوں کو فائدہ پہنچائے۔[7]

یہاں ان عظیم لوگوں میں سے 2 کے اقوال ملاحظہ فرمائیں:

1 حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: يَا ابْنَ آدَمَ اِنَّمَا اَنْتَ اَيَّامٌ فَكُلَّمَا ذَهَبَ يَوْمٌ ذَهَبَ بَعْضُكَ یعنی اے آدمی! تو ایام ہی کا مجموعہ ہے، جب ایک روز گزر جائے تو یوں سمجھ کہ تیری زندگی کا ایک حصّہ بھی گزر گیا۔[8]

2 ایک مرتبہ کسی نے حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کی: امیرُ المؤمنین یہ کام آپ کل کر لیجئے گا تو فرمایا: میں روزانہ کا کام ایک دن میں مشکل سے پورا کر پاتا ہوں، اگر آج کا کام کل پر چھوڑ دوں گا تو پھر دو دن کا کام ایک دن میں کیسے کر سکوں گا؟[9]

اللہ کریم ہمیں وقت کی قدر و قیمت سمجھنے اور اپنے وقت کو اچھے استعمال میں لانے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

بقیہ اگلے ماہ کے شمارے میں

(1) پ24، حٰمٓ السجدۃ:37 (2) تاریخ ابن عساکر، 47/435 (3) پ30، العصر: 1تا3 (4) تفسیر کبیر، 11/278 (5) مستدرک، 5/435، حدیث:7916 (6) شعب الایمان، 3/386، حدیث:3840 (7) کنز العمال، جز16، 8/54، حدیث:44147 (8) شعب الایمان، 7/381، رقم:10663 (9) سیرۃ و مناقب عمر بن عبد العزیز، المعروف سیرت ابن جوزی، ص225 ملخصاً۔

جواب دیجئے

ماہنامہ فیضانِ مدینہ مارچ 2022ء کے سلسلہ ”جواب دیجئے“ میں بذریعہ قرعہ اندازی ان تین خوش نصیبوں کے نام نکلے: (1) غلام نبی (حیدر آباد) (2) محمد باسل رضا (لاہور) (3) اُمِّ حمنہ (رحیم یار خان)۔ انہیں مدنی چیک روانہ کر دیئے گئے ہیں۔ **درست جوابات:** (1) زکوٰۃ دو ہجری میں روزوں سے قبل فرض ہوئی (2) آپ کی روایت کردہ احادیث کی تعداد 1630 ہے۔ **درست جوابات بھیجنے والوں کے منتخب نام:** ● بنتِ محمد اسلم عطاری (کراچی) ● بنتِ گل رحمان (اٹک) ● بنتِ ارشد محمود (سرگودھا) ● بنتِ مبشر علی (فیصل آباد) ● محمد رمضان (بلوچستان) ● علی منصور عطاری (گوجرہ) ● اویس نعیم عطاری (راولپنڈی) ● سید علی مرتضی ہاشمی (حیدر آباد) ● طیب (ٹوبہ ٹیک سنگھ) ● بنتِ علی احمد (قصور) ● اشفاق احمد (کراچی) ● رحیم بخش (ٹھٹھ) ● بنتِ محمد عباس (نواب شاہ)۔

بُزُرگانِ دین کے مبارک فرامین

The Blessed quotes of the pious predecessors

مولانا ابو نوید عطّاری مدنی*

باتوں سے خوشبو آئے

عورت کو اس کے چمن میں رہنے دو!

عورت گھر میں ایسی ہے جیسے چمن میں پھول اور پھول چمن میں ہی ہرا بھرا رہتا ہے اگر توڑ کر باہر لایا گیا تو مرجھا جائے گا۔ اسی طرح عورت کا چمن اس کا گھر اور اس کے بال بچے ہیں اس کو بلاوجہ باہر نہ لاؤ ورنہ مرجھا جائے گی۔

(ارشاد حکیمُ الْاُمّت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ)

(اسلامی زندگی، ص106)

عبادت کی روح

تمام عبادتوں کی روح محبتِ الٰہی ہے جس شخص میں محبتِ الٰہی جتنی زیادہ ہوتی جائے گی اتنا ہی وہ عبادت و ریاضت زیادہ کرنے لگے گا۔ (ارشاد خواجہ شمس الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ)

(فیضانِ شمسُ العارفین، ص70)

وقت کا اچھا استعمال

میں اپنوں سے اُلجھ کر وقت ضائع نہیں کرنا چاہتا اتنا وقت میں تبلیغِ دین اور بدمذہبوں کی تردید میں صرف کروں گا۔

(ارشاد محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ) (تذکرہ محدث اعظم پاکستان، 2/439)

احمد رضا کا تازہ گلستاں ہے آج بھی

ساٹھ سال کی نماز ضائع

جو رُکوع و سجود میں تعدیل (یعنی انہیں ٹھہر ٹھہر کر ادا) نہ کرے ساٹھ برس تک اِسی طرح نماز پڑھے اُس کی نمازیں قبول نہ ہوں گی۔ (ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص63)

نماز روزے کا انکار

نماز سے منکر (یعنی انکار کرنے والا) کافر ہے، روزہ سے منکر کافر ہے، جو نماز پڑھنے کو برا کہے، نمازی پر نماز پڑھنے کی وجہ سے طعن و تشنیع کرے کافر ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، 14/356)

معجزاتِ انبیاء اور ہمارا عقیدہ

جو شخص معجزاتِ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کو غلط بتائے کافر مرتد ہے، مستحقِ لعنت ابد ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، 14/323)

عطّار کا چمن کتنا پیارا چمن!

گناہوں پر رونا

گناہ کرنا نہیں چاہئے اور (گناہوں پر) رونا چھوڑنا بھی نہیں چاہئے۔ (مدنی مذاکرہ، 3 رمضان 1442ھ رات)

روح کی غذا

”رُوح“ کی غذا اللہ پاک کا ذکر ہے۔

(مدنی مذاکرہ، 16 رمضان المبارک 1442ھ بعد عصر)

پُراثر شخصیت

سب سے بڑا متاثر کُن شخص وہی ہے جو گناہوں سے بچتا ہو اور اُس کا ہر قدم سنتوں کے راستے پر پڑتا ہے۔

(مدنی مذاکرہ، 25 رمضان المبارک 1442ھ رات)

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ماہنامہ فیضان مدینہ کراچی

نصیحت اور اُس کے تقاضے

مولانا سید نعمان عطاری مدنی*

جیسے جسمانی طبیعت خراب ہونے کی صورت میں بروقت دوالیناضروری ہے یونہی معاشرتی صحت خراب ہو تو بروقت نصیحت کرنا اور اُسے قبول کرنا ضروری ہے یہی وجہ ہے کہ اسلام نے "نصیحت کرنے" کا حکم دیا ہے چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿اُدْعُ اِلٰى سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَ الْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ﴾ ترجمۂ کنزالایمان: اپنے رب کی راہ کی طرف بلاؤ پکی تدبیر اور اچھی نصیحت سے۔[1]

جس نصیحت کے ساتھ ربّ کے راستے کی طرف بلانے کا حکم ہے اُس کا "حسنہ" ہوناضروری ہے۔ انبیائے کرام علیہم السّلام نے اللہ پاک کے دین کی دعوت لوگوں تک پہنچانے کا جو اندازِ نصیحت اختیار فرمایا وہ بلاشبہ "حسنہ" کا معیار بن کر ہمارے سامنے آتا ہے۔ اللہ پاک کے آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے حسنِ اخلاق اور سمجھانے کے خوب صورت انداز کا نتیجہ تھا کہ جہالت، قتل وغارت گری کا خاتمہ ہوا، امن قائم ہوا اور اقوامِ عالم کے لئے اسلام قبول کرنا آسان ہوا۔ باعمل مسلمان اسی نبوی طریقۂ کار کو اختیار کرتے ہوئے آگے بڑھے اور معاشرے میں پیدا ہونے والے ہر طرح کے بگاڑ کو سدھارنے کے لئے عملی کوششوں کے ساتھ پُراثر نصیحت کے ذریعے بھی دعوتِ دین کا سلسلہ جاری رکھے۔ نصیحت کو مسلمان کا حق قرار دیتے ہوئے نبیِّ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جب تم سے (کوئی مسلمان) نصیحت طلب کرے تو اسے نصیحت کرو۔[2] نصیحت کے کئی فوائد ہیں مثلاً غیر مسلم کسی کی نصیحت سُن کر مسلمان ہوتے ہیں تو گناہ گار نصیحت سُن کر گناہوں سے توبہ کرتے ہیں۔ کسی کو نیک کام کرنے کا جذبہ ملتا ہے تو کسی کو دوسرے سے ہمدردی پیدا ہوتی ہے، کسی کے ایمان کو تازگی ملتی ہے کسی کی روح کو سکون ملتا ہے۔

پُراثر نصیحت کیسے کریں؟ نصیحت کو مؤثر بنانے کے چند آداب ملاحظہ کیجئے:

1 مشہور ہے کہ گفتگو لوگوں کی ذہنی سطح کے مطابق کرنی چاہئے۔ اس کے مطابق نصیحت کرنے کے لئے سامنے والے کی نفسیات کا خیال رکھنا بہت ضروری ہے کہ یہ دل و دماغ میں جلد اثر انداز ہوتی ہے، ایک فرضی حکایت ملاحظہ کیجئے: ایک بزرگ چند شاگردوں کے ساتھ دریا کے کنارے کنارے جارہے تھے، ایک مقام پر کھڑے ہوگئے، کافی دیر

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، شعبہ فیضانِ حدیث، المدینۃ العلمیہ (اسلامک ریسرچ سینٹر)، کراچی

گزرنے کے بعد شاگردوں نے پوچھا: ہم یہاں کیوں کھڑے ہیں؟ بزرگ نے کہا: اس انتظار میں کہ سارا دریا بہہ جائے تو دوسری طرف جائیں، یہ سُن کر شاگردوں نے کہا: یہ کیسے ممکن ہے! نہ تو سارا دریا بہے گا اور نہ ہم کبھی اُس پار جاسکیں گے؟ تو بزرگ نے نصیحت بھرے انداز میں کہا: بیٹا! یہی بات میں آپ لوگوں کو سمجھانا چاہتا ہوں کہ ہم لوگ ہمیشہ یہ کہتے رہتے ہیں کہ ایک بار گھر کی ذمہ داریاں پوری ہو جائیں تو پھر نماز پڑھیں گے، حج کریں گے، فلاں نیک کام کریں گے اور فلاں نیک کام کریں گے۔ یاد رکھو! جیسے دریا پار کرنے کے لئے پانی ختم ہونے کا انتظار نہیں کرنا چاہئے ایسے ہی نیکیاں کرنے کے لئے دنیا کی ذمہ داریاں ختم ہونے کا بھی انتظار نہیں کرنا چاہئے۔ شاگردوں کے چہرے بتا رہے تھے کہ بزرگ کی یہ نصیحت اُن کے دل و دماغ میں اُتر چکی ہے۔

2 نصیحت کرتے ہوئے لوگوں کی طبعی کیفیات کا خیال رکھنا بھی ضروری ہے۔ مالی نقصان کی وجہ سے پریشان ہونے والے کو تسلی دینے کے بجائے اسی کی غلطیاں بتانے لگ جانا، یونہی بیمار کو دعائیں دینے کے بجائے اسی کی بدپرہیزیاں بتانے لگ جانا درست نہیں کہ اس طرح لوگ آپ سے بدظن ہو سکتے ہیں یا پھر نوبت لڑائی جھگڑے تک بھی پہنچ سکتی ہے۔

3 نصیحت غلطی کا احساس دِلانے اور آئندہ اس سے بچنے کے لئے کی جاتی ہے لہٰذا اس میں الفاظ اور لہجے کی نرمی کو بہت زیادہ اہمیت حاصل ہے۔ اللہ پاک نے حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون علیہما السّلام کو فرعون کی جانب جانے کا حکم فرمایا تو ساتھ ہی اس سے نرم بات کہنے کا حکم بھی فرمایا۔[3] جب منکرِ خدا کو نرمی سے نصیحت کرنے کی تاکید ہے تو اللہ پاک پر ایمان لانے والے نرمی کے زیادہ حق دار ہیں، لہٰذا نصیحت کرتے ہوئے نرمی نرمی اور نرمی کیجئے کہ آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: جو نرمی سے محروم ہوا وہ خیر سے محروم ہوا۔[4] ایک موقع پر یہ بھی ارشاد فرمایا: نرمی کو لازم کرلو اور سختی و فحش سے بچو! جس چیز میں نرمی ہوتی ہے، اس کو زینت دیتی ہے اور جس چیز سے جدا کرلی جاتی ہے، اُسے عیب دار کر دیتی ہے۔[5]

درست موقع پر نصیحت کے لئے خراب اور سخت لب ولہجہ اختیار کرنے کے اُلٹے نتائج نکلتے ہیں جیسا کہ ایک مرتبہ مسجد میں جماعت کے دوران ایک نوجوان کا فون بجنے لگا، نماز ختم ہوئی تو لوگوں نے پیار و محبّت سے نصیحت کرنے کے بجائے اسے بے عزت کرنا شروع کر دیا جس پر اس نے فیصلہ کیا کہ (معاذ اللہ) وہ اب مسجد نہیں آئے گا۔

4 نصیحت کرنے کے لئے موقع اور جگہ کا خیال رکھنا بہت ضروری ہے کہ ہر جگہ نصیحتیں کرتے پھرنے سے لوگ آپ سے بیزار ہو جائیں گے اور اگرچہ سامنے کچھ نہ کہیں مگر دِل میں تکلیف محسوس کریں گے۔

5 سب کے سامنے نصیحت کرنے کے بجائے اکیلے میں کرنا زیادہ بہتر ہے کہ حضرت اُمِّ درداء رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: جس نے اپنے بھائی کو سب کے سامنے نصیحت کی اس نے اس کو ذلیل کر دیا اور جس نے تنہائی میں نصیحت کی اس نے اس کو مُزَیَّن (آراستہ) کر دیا۔[6]

دورِ حاضر میں امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری کا اندازِ نصیحت اپنے بہترین نتائج اور دور رَس اثرات کے ساتھ ہمارے سامنے ہے، آپ کے شب و روز ہم پر نصیحت کی ضرورت و اہمیت واضح کرتے ہیں لہٰذا اگر ہم اسلامی تعلیمات کے مطابق اصولِ نصیحت کو عملی طور پر سیکھنا چاہتے ہیں تو آپ کے مَدَنی مذاکرے دیکھنے کا معمول بنائیں اور دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ رہیں ایسا کرنے سے اپنی اور ساری دنیا کی اصلاح کی کوشش کرنے کا جذبہ ملے گا اور یہی جذبہ نصیحت کو کار آمد بنانے میں مدد فراہم کرے گا۔

---

(1) پ14، النحل:125 (2) مسلم، ص919، حدیث:5651 (3) پ16، طٰہٰ:44 (4) مسلم، ص1073، حدیث:6602 (5) بخاری، 4/108، حدیث:6030 (6) شعب الایمان، 6/112، حدیث:7641۔

احکامِ تجارت

مفتی ابو محمد علی اصغر عطّاری مدنی*

پنشن کا کیا حکم ہے اور یہ کس کی ملکیت ہے؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ پنشن کے بارے میں کیا حکم ہے؟ کیا اس کا لینا جائز ہے یا ناجائز؟ نیز ملازم کے انتقال کے بعد بیوہ کو ملنے والی پنشن کا مالک کون ہو گا؟ کیا یہ وُرثاء میں تقسیم ہو گی یا بیوہ کی ملکیت ہو گی؟

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جواب: ملازم کی ریٹائرمنٹ کے بعد حکومت کی طرف سے ملازم کو جو پنشن دی جاتی ہے وہ حکومت کی طرف سے ملازم کو ملنے والا ایک انعام اور تحفہ ہوتا ہے، اس کا لینا بالکل جائز ہے اور اس کا مالک ملازم ہی ہو گا۔

ملازم کے انتقال کے بعد جس کے لئے دی جائے گی وہی اس کا مالک کہلائے گا۔ شوہر کی پنشن اگر اس کے انتقال کے بعد بیوی کو دی جاتی ہے تو وہی تنہا اس کی مالک کہلائے گی لہٰذا اس صورت میں بیوہ کو ملنے والی پنشن کی رقم ورثاء میں تقسیم نہیں ہو گی بلکہ یہ بیوہ کی ملکیت ہو گی۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

جی پی فنڈ کا شرعی حکم اور اس پر زکوٰۃ کا مسئلہ

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ جی پی فنڈ کی رقم کا کیا حکم ہے کیا یہ ہماری ملکیت ہے؟ نیز اس کا لینا جائز ہے اور اس کی زکوٰۃ کس پر لازم ہے؟

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جواب: جی پی فنڈ میں ملازم کی تنخواہ سے ایک مقررہ رقم ہر ماہ کاٹی جاتی ہے اور اس رقم کے برابر رقم ادارہ اپنی طرف سے ملاتے ہوئے دونوں طرح کی رقم بینک میں رکھوا دیتا ہے اور اس پر حاصل ہونے والا نفع بھی ملازم کو دیا جاتا ہے، اس تفصیل کے بعد اس کا حکم یہ ہے کہ جو اصل رقم ملازم کی تنخواہ سے کاٹی جاتی ہے اور اس کٹوتی والی رقم کے برابر جو رقم ادارے کی طرف سے ملائی جاتی ہے یہ دونوں طرح کی رقم ملازم کی ہی ملکیت ہے اور اس کے لئے حلال ہے۔ ایسا نہیں ہے کہ وہ کوئی اجنبی رقم ہے ہاں ایک سسٹم کے تحت اسے الگ کر کے رکھا گیا ہے لیکن بہر حال وہ رقم ملازم ہی کی ملکیت ہے اسی کے کھاتے میں اسے شمار کیا جارہا ہوتا ہے، سود لینا ہے یا نہیں لینا اس کا فارم وغیرہ ملازم کو بھرنا ہوتا ہے، لہٰذا اس رقم پر شرائطِ زکوٰۃ پائے جانے کی صورت میں زکوٰۃ بھی لازم ہو گی اور باقی معاملات میں بھی اس حیثیت یعنی مالک ہونے کو سامنے رکھنا پڑے گا۔ ہاں زکوٰۃ میں یہ رخصت ہے کہ جب تک وہ رقم مکمل یا کم از کم نصاب کے پانچویں حصے کے برابر وصول نہ ہو جائے اس

* محقق اہل سنت، دار الافتاء اہل سنت نور العرفان، کھارادر کراچی

وقت تک اس کی ادائیگی واجب نہیں ہوگی لیکن جب وصول ہوگی تو گزشتہ تمام سالوں کی زکوۃ ادا کرنی ہوگی اس لئے بہتر ہے کہ اگر کوئی شخص ایسا ہے جس پر دیگر اموال کی زکوۃ نکالنا فرض ہے تو وہ ہر سال اس رقم کی بھی زکوۃ نکالتا رہے جو جی پی فنڈ میں جمع ہوتی رہی ہے تاکہ بعد میں ایک ساتھ نکالنے کی دشواری نہ ہو۔

لیکن جو سودی اضافہ ہے اس پر زکوۃ نہیں کہ زکوۃ پاک مال پر ہوتی ہے۔

واضح رہے کہ ادارے کی طرف سے یہ رقم بینک وغیرہ میں رکھوا کر اس پر جو نفع دیا جاتا ہے وہ نفع سود ہے کیونکہ بینک میں اس رقم کو رکھوانا قرض ہے اور قرض پر ملنے والا نفع سود ہوتا ہے۔ لہٰذا اس سود کی رقم کا حکم یہ ہے کہ ملازم کو جب کُل رقم ملے تو سودی رقم بلانیت ثواب شرعی فقیر کو دے دی جائے۔ اور اگر کمپنی یا ادارہ یہ آپشن دیتا ہے کہ آپ کہہ سکتے ہیں کہ میری رقم پر سود کا اضافہ نہ کیا جائے تو ایسا کرنا ضروری ہوگا۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

لانڈری والے سے کپڑے جَل جائیں یا پھٹ جائیں تو؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ لانڈری والے سے کپڑے خراب ہوجائیں پھٹ جائیں یا جل جائیں تو اس کا تاوان کس پر ہے؟

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جواب: اعلیٰ حضرت علیہ الرَّحمہ نے فتاویٰ رضویہ شریف میں ایک رسالہ لکھا ہے جس کا نام ہے "المنی والدرر لمن عمد منی آرڈر" جب منی آرڈر ایجاد ہوا تو اس کے ضمن میں یہ سوال پیدا ہوا کہ یہ جائز ہے یا نہیں تو امام اہلسنت علیہ الرَّحمہ نے اسے دیگر لوگوں کی طرح سود کی دکان قرار نہیں دیا بلکہ آپ نے فرمایا کہ یہ ایک سروس پرووائڈر ادارہ ہے جو پیسے بھیجتا ہے۔ پھر سوال کھڑا ہوا کہ پیسے تو اس کے پاس امانت ہوتے ہیں اور امانت ضائع ہوجائے تو اس پر تاوان نہیں ہوتا لیکن منی آرڈر میں تو ایسا نہیں ہوتا بلکہ رقم ضائع ہونے پر وہ ادا کرنے کا پابند ہوتا ہے اس اشکال کے جواب میں امام اہلسنت نے علم و فن کے وہ جوہر دکھائے ہیں کہ جدید دور کے درپیش مسائل میں ایسے عمدہ کام کی مثال نہیں ملتی۔ آپ نے ثابت کیا کہ فقہِ حنفی میں رہتے ہوئے اس طریقے سے رخصت دی جاسکتی ہے۔

آپ نے وہاں تفصیل بیان کی ہے کہ اگر اجیرِ مشترک اور آجر کے درمیان یہ طے ہوجاتا ہے کہ نقصان پر ضمان دینا ہوگا تو ٹھیک ہے پھر تاوان لیا جاسکتا ہے۔ لہٰذا یہاں بھی اگر دونوں کے درمیان پہلے سے طے ہو تو پھر نقصان کا تاوان اجیر پر لازم ہوگا اور دھوبی کو تاوان دینا ہوگا۔

اعلیٰ حضرت امام اہلسنت مولانا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں: "اگر پہلے سے شرط ہوجائے جب تو بالاجماع اس پر ضمان لازم۔ جامع الفتاویٰ والنوازل والاشباہ والنظائر وغیرہا میں اسی پر جزم فرمایا۔ (فتاویٰ رضویہ، 19/571)

مزید ایک مقام پر فرماتے ہیں: "ڈاک خانہ اجیرِ مشترک کی دکان ہے اور اس کی وضع ہی اجیر بننے کے لئے جو فیس دی جاتی ہے یقیناً اجرت ہے اور اقرار ذمہ داری اور ان اقوالِ مفتی بہا کی بنا پر حکم شرعی و صحیح و مقبول ہی لزومِ ضمان کے لئے کافی ووافی۔"

(فتاویٰ رضویہ، 19/575)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

کرپٹو کرنسی کے لین دین کا شرعی حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ کرپٹو کرنسی کے لین دین کا شرعی حکم کیا ہے؟

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جواب: دارالافتاء اہلسنّت کی مجلس تحقیقاتِ شرعیہ میں متفقہ طور پر یہ طے ہوچکا ہے کہ کرپٹو کرنسی کا لین دین ناجائز ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ اس میں دھوکے اور غرر کا عنصر واضح ہے۔ ہمیں ڈیجیٹل سروسز کی اہمیت سے انکار نہیں بلکہ بہت سی ڈیجیٹل سروسز ہیں جنہیں ہم روز مرّہ کی بنیاد پر استعمال کرتے ہیں جیسے ویب سائٹ کے لئے سَرور لیا جاتا ہے اور اس کی فیس دی جاتی ہے، ای میل ڈومین کی فیس دی جاتی ہے، ان ڈیجیٹل سروسز کی اپنی ایک اہمیت ہے، ان کا رواج اور عرف ہے اور ان میں کوئی غرر کا پہلو نہیں ہے لیکن کرپٹو کرنسی میں غرر اور دھوکے کا پہلو واضح ہے۔ لہٰذا اس کی خرید و فروخت ناجائز ہے، مسلمانوں پر لازم ہے کہ اس سے دور رہیں۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

حضرت عَمْرو بن جَمُوح رضی اللہ عنہ

مولانا عدنان احمد عطاری مدنی*

مدینہ اسلام کی نورانی کِرنوں سے منور ہو چکا تھا، یہاں کی پاکیزہ فضائیں ایمان کی خوشبو دار ہوا سے معطر ہو چکی تھیں ایسے میں رحمتِ عالم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے قبیلۂ بنو سلمہ سے پوچھا: تمہارا سردار کون ہے؟ انہوں نے عرض کی: جد بن قیس، مگر ہم اسے بخیل پاتے ہیں، سرکارِ دوجہاں صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: کون سی بیماری بخل سے بڑھ کر ہے، بلکہ تمہارے سردار تو صاحبِ خیر صاحبِ عزت عَمْرو بن جَمُوح ہیں۔[1]

زبانِ رسالت سے صاحبِ عزت و صاحبِ خیر کا لقب پانے والے، بارگاہِ رسالت میں اونچا مقام پانے والے صحابیِ رسول حضرت عَمْرو بن جَمُوح کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ آپ انصار میں سب سے آخر میں اسلام لائے تھے۔[2] اللہ پاک کی رحمت سے جب آپ نے اسلام قبول کرلیا اور ربِّ کریم کی معرفت پالی تو گمراہی کے گڑھے سے خود کو بچائے جانے پر اللہ پاک کا شکر بجالاتے ہوئے چند اشعار بھی کہے تھے۔[3]

حلیہ و عادات: آپ طویلُ القامت تھے،[4] اپنی داڑھی کو زرد خِضاب سے رنگتے تھے،[5] آپ کی ٹانگ میں شدید لنگ تھا،[6]

فضائل و مناقب: حضرت عمرو بن جموح رضی اللہ عنہ کا شمار بنو سلمہ کے معززین اور سرداروں میں ہوتا ہے[7] آپ بہت مالدار صحابی تھے۔[8] ایک مرتبہ آپ رضی اللہ عنہ نے بارگاہِ رسالت صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم میں حاضر ہو کر سوال کیا: میرا مال بہت زیادہ ہے، میں کیا چیز صدقہ کروں اور کس پر صدقہ کروں؟ سوال کے جواب میں سورۂ بَقَرہ کی آیت 215 نازل ہوئی، تَرجَمۂ کنز الایمان: تم سے پوچھتے ہیں کیا خرچ کریں تم فرماؤ جو کچھ مال نیکی میں خرچ کرو تو وہ ماں باپ اور قریب کے رشتہ داروں اور یتیموں اور محتاجوں اور راہ گیر کے لیے ہے اور جو بھلائی کرو بے شک اللہ اسے جانتا ہے۔[9][10]

2 فرامینِ مصطفےٰ: (1) قسم اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! تم میں وہ لوگ بھی ہیں جو کسی بات پر اللہ کی قسم کھالیں تو اللہ کریم اس قسم کو ضرور پورا کردے، ان میں عمرو بن جموح بھی ہیں۔[11] (2) عمرو بن جموح کیا خوب مَرد ہیں۔[12]

شوقِ جہاد: آپ رضی اللہ عنہ کے شیر جیسے چار بہادر بیٹے تھے جو نبیِّ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی ہمراہی میں شرفِ جہاد سے فیض یاب ہوئے[13] جب 2ہجری میں غزوۂ بدر کے لئے اعلان ہوا تو آپ نے جذبۂ جہاد سے سرشار ہو کر مجاہدین میں شامل ہونا چاہا لیکن آپ کی معذوری آڑے آگئی اور آپ کے بیٹوں نے رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے حکم سے آپ کو جہاد میں شریک ہونے سے روک دیا۔ پھر جب 3 ہجری میں معرکۂ احد کے لئے روانگی ہونے لگی تو آپ نے اپنے بیٹوں سے فرمایا: تم مجھے میدانِ اُحد میں جانے سے مت روکو۔ بیٹوں نے کہا: بارگاہِ الٰہی میں آپ کا عذر مقبول ہے، یہ سُن کر آپ نے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کی: یارسولَ اللہ! میرے بیٹے مجھے آپ کے ساتھ جہاد میں نکلنے سے روک رہے ہیں، اللہ کی قسم! مجھے امید ہے کہ اپنے اس لنگڑے پَن کے ساتھ جنّت میں چلوں گا۔ مصطفےٰ کریم

* سینیئر استاذ مرکزی جامعۃ المدینہ فیضانِ مدینہ، کراچی

صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ لطیف ہوا: اللہ رحیم نے تمہارے عذر کو قبول کیا، تم پر جہاد نہیں، پھر آپ کے بیٹوں سے فرمایا: انہیں جہاد سے روکنا تم پر لازم نہیں ہے، شاید اللہ کریم انہیں شہادت عطا فرمادے۔[14] ایک روایت میں ہے کہ یوں عرض کی: یارسولَ اللہ! آپ کیا فرماتے ہیں کہ اگر میں راہِ خدا میں لڑوں یہاں تک کہ شہید ہو جاؤں تو کیا آپ ملاحظہ فرمائیں گے کہ میں جنّت میں اسی ٹانگ کے ساتھ چل رہا ہوں؟ ارشادِ محبوب ہوا: ہاں![15]

میدانِ جنگ: حضرت سیّدُنا ابوطلحہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میدانِ اُحد میں مسلمان منتشر ہونے کے بعد واپس آئے تو پہلے آنے والوں میں حضرت عمرو بن جموح بھی تھے، میں ان کی ٹانگ کے لنگ کی طرف دیکھ رہا تھا اور وہ یہ کہہ رہے تھے: اللہ کی قسم! میں جنّت کا مشتاق (خواہش مند) ہوں، پھر مجھے ان کے بیٹے حضرت خلاد اپنے والد کے پیچھے دوڑتے نظر آئے یہاں تک کہ دونوں نے شہادت کا بلند مرتبہ پالیا۔ اس جنگ میں آپ کی زوجہ کے بھائی حضرت عبداللہ بن عمرو بھی شہید ہوئے تھے۔[16] غزوۂ اُحد 3 ہجری 15 شوّالُ المکرم بروز ہفتہ کو پیش آیا تھا۔[17]

دعا قبول ہوئی: اونٹ پر تینوں مقدس لاشیں رکھے جانے کے بعد حضرت عمرو بن جموح کی زوجہ حضرت ہند رضی اللہ عنہا نے اونٹ کو مدینے کی طرف ہانکا تو وہ بیٹھ گیا، اُمُّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: جو بوجھ اس پر ہے اس کی وجہ سے ایسا ہوا ہے، زوجہ محترمہ حضرت ہند رضی اللہ عنہا نے عرض کی: بعض اوقات اس پر دو اونٹ کا بوجھ لادا گیا تو اس نے ایسا نہیں کیا، مجھے کچھ اور بات لگتی ہے، زوجہ محترمہ نے دوبارہ اونٹ کو ہانکا تو وہ کھڑا ہو کر بیٹھ گیا، پھر میدانِ احد کی جانب چلایا تو وہ تیزی سے چلنے لگا۔ زوجہ محترمہ حضرت ہند بارگاہِ رسالت میں عرض گزار ہوئیں تو ارشادِ مصطفےٰ ہوا: بے شک! اونٹ حکم کا پابند ہے، کیا انہوں نے کچھ کہا تھا؟ عرض کی: جب عمرو بن جموح احد کی طرف جانے لگے تھے تو قبلہ رُو ہو کر یہ دعا کی تھی: اے اللہ! مجھے میرے اہل کی طرف واپس نہ لوٹانا اور مجھے شہادت سے سرفراز فرمانا، ارشاد فرمایا: اسی وجہ سے اونٹ آگے نہیں بڑھ رہا۔[18]

جو مانگنے کا طریقہ ہے اس طرح مانگو
درِ کریم سے بندے کو کیا نہیں ملتا

تدفین: خدا کی شانِ کریمی دیکھئے کہ حضرت عمرو بن جموح رضی اللہ عنہ کی نہ صرف جہاد کی خواہش بلکہ تاجِ شہادت سر پر سجالینے کی تمنا بھی پوری فرمائی اور ساتھ ہی بڑی شان و عظمت والے میدانِ اُحد کو ان کی آخری آرام گاہ بھی بنادیا۔ چنانچہ حبیبِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی جانب سے فرمانِ ذیشان ہوا: شہیدوں کو ان کی شہادت گاہ پر واپس لے جاؤ۔[19] پھر بارگاہِ رسالت سے حضرت عمرو بن جموح اور حضرت عبد اللہ بن عمرو کو ایک قبر میں دفنانے کا حکم جاری ہوا۔[20]

قبر کھولی گئی تو! 46 سال بعد میدانِ اُحد میں بعض شہدا کی قبروں میں نمی آگئی، جب ان دونوں مقدس ہستیوں کی قبر کشائی ہوئی تو ان دونوں معزز ہستیوں پر دو چادریں تھیں جس سے ان کے منہ ڈھکے ہوئے تھے اور قدموں پر کچھ گھاس رکھی تھی اور ان دونوں مبارک ہستیوں کے جسم مبارک میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی تھی یوں معلوم ہو رہا تھا کہ کل وفات پائی ہے ایک قول کے مطابق حضرت عمرو بن جموح رضی اللہ عنہ کا ہاتھ زخم سے ہٹایا گیا تو ہاتھ زخم پر اسی طرح لوٹ آیا جیسے پہلے تھا۔ اور وہاں شہدا کی قبروں سے مشک کی خوشبو کی مثل لپٹیں آرہی تھیں۔[21]

---

(1) شعب الایمان، 7 / 431 (2) اسد الغابہ، 4 / 221 (3) روض الانف، 2 / 278، دلائل النبوۃ لابی نعیم، ص185 ملخصاً (4) طبقات ابن سعد، 3 / 424 (5) شعب الایمان، 5 / 214 (6) سیرت حلبیہ، 2 / 328 (7) دلائل النبوۃ لابی نعیم، ص185 (8) تفسیر نسفی، پ2، البقرۃ، تحت الآیۃ: 214، ص111 (9) پ2، البقرۃ: 215 (10) الجامع لاحکام القرآن للقرطبی، 2 / 29، پ2، البقرۃ، تحت الآیۃ: 215 (11) سبل الھدیٰ والرشاد، 4 / 214 (12) مصنف ابن ابی شیبہ، 17 / 37، رقم: 32607 (13) سیرت حلبیہ، 2 / 328، سیر السلف الصالحین، ص263 (14) سیر السلف الصالحین، ص263، اسد الغابہ، 4 / 221 ملخصاً (15) سیر السلف الصالحین، ص264 (16) مغازی للواقدی، ص264، 265 (17) سیرت ابن ہشام، ص340 (18) سبل الھدیٰ والرشاد، 4 / 214، مغازی للواقدی، ص265 ملخصاً (19) ترمذی، 3 / 276، حدیث: 1723 (20) مغازی للواقدی، ص266 ملخصاً (21) سیرت حلبیہ، 2 / 339، 340، فتح الباری، 4 / 188، تحت الحدیث: 1351 ملخصاً۔

اپنے بزرگوں کو یاد رکھئے

مولانا ابوماجد محمد شاہد عطاری مدنی*

شَوّالُ المکرم اسلامی سال کا دسواں مہینا ہے۔ اس میں جن صحابۂ کرام، اَولیائے عظام اور علمائے اسلام کا وِصال یا عُرس ہے، ان میں سے 73 کا مختصر ذکر "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" شوّالُ المکرم 1438ھ تا 1442ھ کے شماروں میں کیا جاچکا ہے۔ مزید 12 کا تعارف ملاحظہ فرمائیے:

صحابۂ کرام علیہم الرضوان:

1 سفیرِ اسلام حضرت مُصعب بن عمیر قرشی عَبْدَری رضی اللہ عنہ دولت مند خاندان کے چشم وچراغ، حسین وجمیل نوجوان، خوبصورت زلفوں والے اور خوش لباس تھے، ابتدائے اسلام میں مسلمان ہوئے، حبشہ ہجرت کی، بیعتِ عقبہ کے بعد مبلغِ اسلام بن کر مدینہ شریف ہجرت کرگئے، آپ کی تبلیغِ دین سے اَوس وخزرج کے کئی سردار و معززین مثلاً حضرت سعد بن معاذ اور حضرت اُسید بن حُضیر وغیرہ ایمان لائے، غزوۂ بدر و اُحد میں مسلمانوں کے عَلَم بردار تھے، غزوۂ اُحد (15 شوّال 3ھ) میں بے جگری سے لڑتے ہوئے جامِ شہادت نوش فرمایا۔[1] 2 حضرت یزید بن زمعہ اسدی قرشی رضی اللہ عنہ قبیلۂ قریش کے وجیہ و معزز شخص اور اہلِ رائے میں سے تھے، آپ اُمُّ المؤمنین حضرت اُمِّ سلمہ رضی اللہ عنہا کے بھانجے اور قدیمُ الاسلام صحابی تھے، پہلے حبشہ اور پھر مدینہ شریف ہجرت فرمائی، 10 شوّال 8ھ کو غزوۂ حنین یا غزوۂ طائف میں درجۂ شہادت پر فائز ہوئے۔[2]

اولیائے کرام رحمہم اللہ السلام:

3 راہنمائے ملت حضرت سیّد علی بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت بغداد میں ہوئی، والدِ گرامی حضرت سیّد محی الدین ابو نصر اور دیگر علمائے بغداد رحمۃ اللہ علیہم سے علم و عرفان حاصل کیا، والدِ محترم سے خرقۂ خلافت حاصل ہوا، آپ کا وصال 23 شوّال 739ھ کو بغداد میں ہوا، یہیں تدفین ہوئی۔[3]

4 حضرت خواجہ ابو المظفر مودود رکن الدّین کان شکر رحمۃ اللہ علیہ خاندانِ فریدی میں پیدا ہوئے اور 22 شوّال 811ھ کو وصال فرمایا، مزار پیران پٹن (گجرات، ہند) میں ہے، آپ خواجہ زاہد چشتی کے مرید و خلیفہ، گجرات ہند کے مشہور شیخِ طریقت، سلطانِ وقت کے مرشد اور کثیرُ الفیض بزرگ تھے۔[4]

5 صاحبزادہ شمسُ العارفین حضرت خواجہ محمد شجاع الدّین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش تقریباً 1264ھ کو ہوئی اور وصال 2 شوّال 1322ھ کو فرمایا، تدفین سیال شریف میں ہوئی۔ آپ حافظِ قرآن، اسلامی علوم سے مالامال، خواجہ شمسُ العارفین کے مرید و خلیفہ اور لطیف مزاج کے مالک تھے، 85 سال کے بعد سیلاب کی وجہ سے قبر کھلی تو بدن سلامت تھا۔[5] 6 ولی کامل حضرت سیّد عبد اللہ شاہ قادری رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت عراق کے قصبے میں 1202ھ میں ہوئی اور 4 شوّال 1322ھ کو خضدار بلوچستان میں وصال فرمایا، مزار شریف فیروز آباد (خضدار) میں ہے۔ آپ سلسلہ قادریہ کے شیخِ طریقت، کثیرُ السیاحت، جذبۂ تبلیغ و اصلاح سے سرشار، عربی سمیت 6 سے زیادہ زبانوں پر عبور رکھنے والے اور حاجی صاحب کے نام سے معروف ہیں۔[6]

مزار حضرت مولانا قاضی احمد الدّین نگوی رحمۃ اللہ علیہ

* رکن شوریٰ و نگران مجلس المدینۃ العلمیہ (اسلامک ریسرچ سینٹر)، کراچی

7 حضرت علامہ عبد الرسول عثمانی گجراتی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت کبرونج میں ہوئی مگر آپ نے احمد آباد (صوبہ گجرات ہند) میں پرورش پائی، آپ عالمِ باعمل، محدثِ کبیر، مفتیِ اسلام، صاحبِ تصنیف، عارف باللہ علامہ عبد الماجد علوی گجراتی کے مرید تھے، آپ شمالی ہند کے کئی مقامات پر قاضیُ القضاۃ بھی رہے، الشمائل المحمدیہ آپ کی مشہور تصنیف ہے آپ کی وفات 19 شوال 1130ھ کو احمد آباد گجرات میں ہوئی۔[7]

8 استاذ العلماء حضرت مولانا قاضی احمد الدین بگوی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت بگہ (تحصیل پنڈ داد نخان، ضلع جہلم) کے ایک علمی گھرانے میں 1223ھ کو ہوئی اور 13 شوال 1286ھ کو وصال فرمایا، تدفین بگویہ جامع مسجد بھیرہ (ضلع سرگودھا) کے جنوبی احاطے میں ہوئی۔ آپ حافظِ قراٰن، جید عالمِ دین، حضرت شاہ غلام علی مجددی دہلوی کے مرید، بگہ، لاہور اور بھیرہ میں تدریس، فتاویٰ نویسی، تالیف و تصانیف اور حواشی کتب کی سعادت پائی۔ جامع مسجد بگویہ بھیرہ کی نشأۃ ثانیہ اور یہاں مدرسے کا قیام آپ کا زریں کارنامہ ہے۔[8] 9 حضرت امام شیخ محمد سعید قاسمی گیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت خاندانِ غوث الاعظم کی شامی شاخ آلِ قاسمی میں 1259ھ کو ہوئی اور وصال 22 شوال 1317ھ کو دمشق شام میں ہوا، نمازِ جنازہ جامع سنانیہ میں ہوا اور تدفین اپنے والد کے مزار کے ساتھ بابِ صغیر قبرستان میں ہوئی۔ آپ جید عالمِ دین، مُصنّفِ کُتب، صاحبِ دیوان شاعر، کثیر المطالعہ اور صاحبِ وجاہت تھے۔ بَدائعُ الغُرَف فی الصِّنَاعَات وَالحِرَف آپ کی تصنیف ہے۔[9] 10 استاذ العلماء حضرت مولانا قاضی محمد فاروق عباسی چریاکوٹی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 1254ھ کو چریاکوٹ (ضلع مئو یوپی) ہند میں ہوئی اور 13 شوال 1327ھ کو وصال فرمایا، تدفین خانقاہ دھاوا شریف (نزد غازی پور، یوپی، ہند) میں ہوئی۔ آپ چریاکوٹ کے علمی قاضی گھرانے کے چشم و چراغ، علومِ عقلیہ و نقلیہ کے ماہر، صاحبِ تصانیف،

مزار حضرت مولانا قاضی محمد فاروق عباسی چریاکوٹی رحمۃ اللہ علیہ

مزار حضرت مولانا سیّد عبد الحمید شاہ چشتی رحمۃ اللہ علیہ

معروف مدرس، عربی، فارسی اور اردو کے ماہر ادیب و شاعر تھے، مشہور کتاب انوارِ ساطعہ میں آپ کی تقریظ یادگار ہے۔[10]

11 مولی بابا حضرت مولانا سیّد عبد الحمید شاہ چشتی رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش تقریباً 1252ھ کو ہوئی اور 18 شوال 1356ھ کو وصال فرمایا، تدفین قبرستان نرتوپہ (تحصیل حضرو ضلع اٹک) میں ہوئی۔ آپ جامعِ معقول و منقول اور مدرّس درس نظامی تھے۔[11]

12 قائدِ عوام و خواصِ اہلِ سنّت حضرت مولانا نورُ الحسن جماعتی رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش سیالکوٹ کے علمی گھرانے میں 1276ھ کو ہوئی اور یہیں 24 شوال 1374ھ کو وصال فرمایا، مزار قبرستان بابا شہیداں میں ہے۔ آپ فارغُ التحصیل عالمِ دین، مناظرِ اہلِ سنّت، جادو بیاں خطیب، مصنفِ کتب، خلیفۂ امیرِ ملت اور فعال شخصیت کے مالک تھے۔[12]

---

(1) طبقات ابن سعد، 3/85تا90 (2) الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب، 4/135، مصور غزوات النبی، ص56، 58 (3) شرح شجرۂ قادریہ رضویہ عطاریہ، ص93، تذکرہ مشائخ قادریہ رضویہ، ص271 (4) تذکرۃ الانساب، ص81 (5) فوز المقال فی خلفاء پیر سیال، 1/87تا90 (6) انسائیکلوپیڈیا اولیائے کرام، 1/446 (7) الشمائل المحمدیہ لعبد الرسول، ص22، 23 (8) تذکرہ علمائے اہل سنت وجماعت لاہور، ص152 (9) اتحاف الاکابر، ص426 (10) ممتاز علمائے فرنگی محل لکھنؤ، ص316، تین عظیم بیٹے، ص6، 68 (11) تذکرۂ علمائے اہل سنت ضلع اٹک، ص90 بتغیر قلیل (12) تذکرہ خلفائے امیر ملت، ص192تا197۔

تعزیت و عیادت

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، حضرتِ علّامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے Video اور Audio پیغامات کے ذریعے دکھیاروں اور غم زدوں سے تعزیت اور بیماروں سے عیادت فرماتے رہتے ہیں، ان میں سے منتخب پیغامات ضروری ترمیم کے بعد پیش کئے جارہے ہیں۔

حضرت سیّد غلام محمد القادری شاہ صاحب کے انتقال پر تعزیت

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن

موت کی شدت

مکتبۃُ المدینہ کی کتاب "احیاءُ العلوم (مترجم)"، جلد 5، صفحہ نمبر 515 پر ہے: حضرت سیّدُنا شدّاد بن اوس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مؤمن پر دنیا و آخرت میں موت سے بڑھ کر کوئی ہولناک چیز نہیں ہے کہ اس کی تکلیف آروں کے چیرنے سے، قینچیوں کے کاٹنے سے اور ہانڈیوں میں اُبالے جانے سے بھی بڑھ کر ہے، اگر کوئی مُردہ قبر سے نکل کر دنیا والوں کو موت کے بارے میں بتائے تو وہ لوگ زندگی سے کوئی نفع نہ اٹھا سکیں اور نیند میں انہیں کوئی سکون حاصل نہ ہو۔ (احیاء العلوم (عربی)، 5/209)

یااللہ پاک تیری پناہ!

بے وفا دنیا پہ مت کر اعتبار تو اچانک موت کا ہو گا شکار
ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے کرلے جو کرنا ہے آخر موت ہے

سگِ مدینہ محمد الیاس عطّار قادری رضوی عُفِیَ عَنْہُ کی جانب سے

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

مجھے یہ افسوسناک خبر ملی کہ شیخُ الحدیث حضرت مولانا حافظ سیّد محمد القادری شاہ صاحب، حضرت مولانا سیّد میر محمد القادری شاہ صاحب، حضرت مولانا سیّد سلطان محمد القادری شاہ صاحب اور حضرت مولانا پیرزادہ ڈاکٹر سیّد انوار محمد القادری شاہ صاحب کے ابو جان شیخُ القراٰن و الحدیث، حضرت ابوالحسن سیّد غلام محمد القادری شاہ صاحب المعروف باغ کنڈی بابا جی پہلی رجب شریف 1443 سنِ ہجری مطابق 3 فروری 2022ء کو 80 سال کی عمر میں خیبر پختون خواہ میں انتقال فرماگئے۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیْہِ رٰجِعُوْن!

میں تمام سوگواروں سے تعزیت کرتا ہوں اور صبر و ہمت سے کام لینے کی تلقین۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ط وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن

یاربَّ المصطفےٰ جَلَّ جَلَالُہٗ وَصَلَّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! حضرت ابوالحسن سیّد غلام محمد القادری شاہ صاحب کو غریقِ رحمت فرما، ربِّ کریم! انہیں اپنے جوارِ رحمت میں جگہ نصیب فرما، پروردگار! ان کی قبر جنّت کا باغ بنے، رحمت کے پھولوں سے ڈھکے، تاحدِ نظر وسیع ہوجائے، یااللہ پاک! ان کی قبر کی گھبراہٹ، وحشت، تنگی اور اندھیرا دور فرما، ربِّ کریم! نورِ مصطفےٰ کا صدقہ ان کی قبر تاحشر جگمگاتی رہے۔

روشن کر قبر بیکسوں کی اے شمعِ جمالِ مصطفائی
تاریکیِ گور سے بچانا اے شمعِ جمالِ مصطفائی

یااللہ پاک! مرحوم کی بے حساب مغفرت فرماکر انہیں جنّتُ الفردوس میں اپنے پیارے پیارے آخری نبی، مکی مدنی، محمدِ عربی صلَّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا پڑوسی بنا، مولائے کریم! تمام سوگواروں کو

صبرِ جمیل اور صبرِ جمیل پر اجرِ جزیل مرحمت فرما، اے اللہ پاک! میرے پاس جو کچھ ٹوٹے پھوٹے اعمال ہیں اپنے کرم کے شایانِ شان ان پر اجر عطا فرما، یہ سارا اجر و ثواب جنابِ رسالت مآب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو عطا فرما، بوسیلۂ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم یہ سارا ثواب مرحوم حضرت ابوالحسن سید غلام محمد القادری شاہ صاحب سمیت ساری امّت کو عنایت فرما۔

اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

تمام سوگوار صبر و ہمت سے کام لیں، اللہ پاک کی رضا پر راضی رہیں، سبھی نے دنیا سے جانا ہے، جی ہاں! اپنی بھی عنقریب باری آنی ہے، موت آنی ہی آنی ہے، جان جانی ہی جانی ہے، کوئی بھی یہاں ہمیشہ رہنے کے لئے نہیں آیا، جانے والے کے لئے خوب دعائے مغفرت کی جائے، ایصالِ ثواب کیا جائے، ہوسکے تو صدقۂ جاریہ کے کام کئے جائیں۔

ہمیں دنیا سے جانے والے سے اپنی موت کی یاد کا سامان کرنا چاہئے، فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: اَلسَّعِیْدُ مَنْ وُعِظَ بِغَیْرِہٖ یعنی سعادت مند وہ ہے جو دوسرے سے نصیحت حاصل کرے۔ (ابن ماجہ، 1/34، حدیث:46)

ہمیں اپنی آخرت کی تیاری بڑھا دینی چاہئے، روزانہ ہی تو لوگوں کی اموات ہو رہی ہیں، ڈیلی نہ جانے کتنے لوگ دنیا سے چلے جاتے ہیں، ایک دن ان فوت ہونے والوں کی لسٹ میں اپنا نام بھی آنے والا ہے، آج لوگ ہمیں جناب کہتے ہیں مگر کل مرحوم کہا کریں گے، آج کسی خاتون کو محترمہ کہا جاتا ہے تو کل مرحومہ کہہ کر پکارا جائے گا، ہاں! ہاں!

مرتے جاتے ہیں ہزاروں آدمی   عاقل و نادان آخر موت ہے

یعنی عقل مند بھی مر رہے ہیں، نادان / ناسمجھ بھی موت کے گھاٹ اتر رہے ہیں۔

بارہا علمی تجھے سمجھا چکے   مان یا مت مان آخر موت ہے

بے حساب مغفرت کی دعا کا ملتجی ہوں۔

مختلف پیغاماتِ عطّار

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ نے فروری 2022ء میں نجی پیغامات کے علاوہ المدینۃُ العلمیہ (اسلامک ریسرچ سینٹر) کے شعبہ ”پیغاماتِ عطّار“ کے ذریعے تقریباً 1869 پیغامات جاری فرمائے جن میں 402 تعزیت کے، 1259 عیادت کے جبکہ 208 دیگر پیغامات تھے، تعزیت والوں میں سے چند کے نام یہ ہیں:

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ نے (1) جانشینِ مناظرِ اسلام، خطیب جامع مسجد عبدالحکیم سیالکوٹ، حضرت مولانا حامد ضیاء قادری صاحب (سیالکوٹ)[1] (2) شہزادۂ مجاہدِ دوراں، حضرت سید ظفر مسعود اشرف شاہ صاحب اشرفی الجیلانی کچھوچھوی (دہلی، ہند)[2] (3) حضرت پیر سید نظر حسین قادری چشتی شاہ صاحب (گاؤں نور پور، پنجاب)[3] (4) حضرت مولانا قاری عزیز اللہ حقانی صاحب (گھوٹکی، سندھ)[4] (5) مولانا جمالُ الدّین اعوان صاحب (کشمیر)[5] سمیت 402 عاشقانِ رسول کے انتقال پر ان کے سوگواروں سے تعزیت کی اور مرحومین کیلئے دُعائے مغفرت کرتے ہوئے ایصالِ ثواب بھی کیا۔

حضرت شاہ صوفی غلام جیلانی قادری کیلئے دعائے صحت

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن

چار مدنی پھول

مکتبۃُ المدینہ کی کتاب ”شکر کے فضائل“ صفحہ نمبر 111 پر ہے: حضرت سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ چار خصلتیں (Qualities) ایسی ہیں اگر کسی میں پائی جائیں تو اللہ ربُّ العزت جنّت میں اس کے لئے ایک گھر بنا دے گا: (1) جو اپنے معاملے کی حفاظت کے وقت لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ کہے (2) جب مصیبت پہنچے تو اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیْہِ رٰجِعُوْن کہے (3) جب کچھ ملے تو اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہے یعنی شکر ادا کرے (4) جب کوئی گناہ کر بیٹھے تو اَسْتَغْفِرُ اللہ کہے یعنی توبہ کرے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن

یاربَّ المصطفےٰ جلَّ جلالہٗ و صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! پیرِ طریقت، حضرت الحاج شاہ صوفی غلام جیلانی قادری کو شفائے کاملہ، عاجلہ، نافعہ عطا فرما، یااللہ پاک! انہیں صحتوں، راحتوں، عافیتوں، عبادتوں، ریاضتوں اور دینی خدمتوں بھری طویل زندگی عطا فرما، یااللہ پاک! یہ بیماری، یہ تکلیف، یہ آزمائش ان کے لئے ترقی درجات

کا باعث، جنّتُ الفردوس میں بے حساب داخلے اور جنّتُ الفردوس میں تیرے پیارے حبیب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے پڑوس پانے کا ذریعہ بن جائے، یااللہ پاک! کربلا والوں کا صدقہ اِن کی جھولی میں ڈال دے، اے اللہ پاک! انہیں صبر عطا فرما، صبر پر ڈھیروں ڈھیر اجر عطا فرما، یااللہ پاک! ان پر کرم کی خاص نظر کردے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

لَا بَاْسَ طَهُوْرٌ اِنْ شَآءَ اللہ! لَا بَاْسَ طَهُوْرٌ اِنْ شَآءَ اللہ! لَا بَاْسَ طَهُوْرٌ اِنْ شَآءَ اللہ! (یعنی کوئی حرج کی بات نہیں اللہ پاک نے چاہا تو یہ مرض گناہوں سے پاک کرنے والا ہے۔)

بے حساب مغفرت کی دعا کا ملتجی ہوں۔

(1) تاریخِ وفات: 2 رجب شریف 1443ھ مطابق 4 فروری 2022ء
(2) تاریخِ وفات: 23 رجب شریف 1443ھ مطابق 25 فروری 2022ء
(3) تاریخِ وفات: 8 رجب شریف 1443ھ مطابق 10 فروری 2022ء
(4) تاریخِ وفات: 12 رجب شریف 1443ھ مطابق 14 فروری 2022ء
(5) تاریخِ وفات: 22 رجب شریف 1443ھ مطابق 24 فروری 2022ء

مَدَنی رسائل کے مُطالعہ کی دُھوم

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ محمد الیاس عطّار قادری دامت برکاتہم العالیہ نے جُمادَی الاُخریٰ اور رجبُ المرجب 1443ھ میں درج ذیل مَدَنی رسائل پڑھنے / سننے کی ترغیب دلائی اور پڑھنے / سننے والوں کو دُعاؤں سے نوازا: (1) یاربَّ المصطفےٰ! جو کوئی 17 صفحات کا رِسالہ "اَقوالِ صدّیقِ اکبر رضی اللہ عنہ" پڑھ یا سُن لے اُسے اور اُس کی نسلوں کو صحابہ و اہلِ بیت کی سچّی غلامی نصیب فرما اور عشقِ رسول کی لازوال دولت سے مالا مال فرما کر بے حساب بخش دے۔ اٰمین (2) یاربَّ المصطفےٰ! جو کوئی 17 صفحات کا رِسالہ "عرش کا سایہ" پڑھ یا سُن لے اُسے قیامت کی سخت گرمی میں عرش کا سایہ نصیب فرما کر اپنے راضی ہونے کی خوشخبری عنایت فرما۔ اٰمین (3) یاربَّ المصطفےٰ! جو کوئی 21 صفحات کا رِسالہ "فیضانِ امام جعفر صادق" پڑھ یا سُن لے اُسے تمام صحابہ و اہلِ بیت کا سچّا غلام بنا اور اسے امام جعفر صادق کے پیارے پیارے نانا جان (صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کی قیامت میں شفاعت نصیب فرما۔ اٰمین (4) جانشینِ امیرِ اہلِ سنّت حضرت مولانا عبید رضا عطاری مدنی دامت برکاتہم العالیہ نے رِسالہ "امیرِ اہلِ سنّت سے میاں بیوی کے بارے میں سوال جواب" پڑھنے / سننے والوں کو یہ دُعا دی: یااللہ پاک! جو کوئی 17 صفحات کا رِسالہ "امیرِ اہلِ سنّت سے میاں بیوی کے بارے میں سوال جواب" پڑھ یا سُن لے اُس کا گھر امن کا گہوارہ بنا اور اس کو اپنی ساری فیملی کے ساتھ مدینے کی بار بار حاضری نصیب فرما۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

رِسالہ	پڑھنے / سننے والے اسلامی بھائی	اسلامی بہنیں	کل تعداد
اَقوالِ صدّیقِ اکبر رضی اللہ عنہ	19 لاکھ 96 ہزار 290	8 لاکھ 91 ہزار 11	28 لاکھ 87 ہزار 301
عرش کا سایہ	15 لاکھ 40 ہزار 579	8 لاکھ 41 ہزار 265	23 لاکھ 81 ہزار 844
فیضانِ امام جعفر صادق	16 لاکھ 71 ہزار 985	9 لاکھ 97 ہزار 768	26 لاکھ 69 ہزار 753
امیرِ اہلِ سنّت سے میاں بیوی کے بارے میں سوال جواب	13 لاکھ 17 ہزار 401	8 لاکھ 21 ہزار 842	21 لاکھ 39 ہزار 243

مولانا عبدالحبیب عطاری*

یوکے کا سفر

(دوسری اور آخری قسط)

یکم نومبر 2021ء بروز پیر ہم اسٹاک آن ٹرینٹ (Stoke-on-Trent) نامی شہر میں لی گئی عمارت کے دورے کے لئے حاضر ہوئے تو عظیمُ الشان عمارت دیکھ کر دل خوش ہو گیا۔ اِن شآءَ اللہ اس عمارت میں دارُالمدینہ کے علاوہ مدرسۃُ المدینہ، جامعۃُ المدینہ اور دعوتِ اسلامی کے دیگر شعبہ جات کا بھی آغاز ہو گا۔ اس موقع پر ذمہ داران نے یہاں کے تاجر اسلامی بھائیوں کو جمع کر رکھا تھا جنہیں دعوتِ اسلامی کے دینی کاموں اور مستقبل کے منصوبوں کا تعارف پیش کیا گیا۔

سنتوں بھرا اجتماع: 2 نومبر بروز منگل لندن کے Bensham Hall میں سنتوں بھرے اجتماع میں حاضری ہوئی جہاں والدین کے ادب واحترام کے موضوع پر بیان کی سعادت ملی۔

لندن میں نئے مدنی مرکز کی تعمیر: اجتماع سے فارغ ہونے کے بعد ہم لندن میں ہی Croydon نامی علاقے میں اس عمارت کو دیکھنے گئے جہاں اِن شآءَ اللہ جلد ہی "فیضانِ غوثِ اعظم" نامی مدنی مرکز کا آغاز ہو گا۔ ماشآءَ اللہ یہ عمارت مین روڈ کے ساتھ بہت پیاری لوکیشن پر واقع ہے۔

قبرستان کی حاضری: 3 نومبر بروز بدھ نمازِ فجر کے بعد ہم لندن کے ایک مسلم قبرستان میں حاضر ہوئے۔ قبرستان دنیا میں جہاں بھی ہو، وہ عبرت کا مقام ہوتا ہے۔ یوکے میں عموماً دو قسم کے قبرستان ہوتے ہیں، بعض میں صرف مسلمانوں کی قبریں ہوتی ہیں جبکہ بعض میں ایک جانب مسلمانوں جبکہ دوسری طرف غیر مسلموں کی قبریں ہوتی ہیں۔ ہم سب کو چاہئے کہ وقتاً فوقتاً قبرستان میں حاضری دیتے رہیں کہ اس سے دل نرم ہوتا اور موت کی یاد آتی ہے۔ فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: زُوْرُوا الْقُبُوْرَ فَاِنَّهَا تُذَكِّرُكُمُ الْآخِرَةَ یعنی قبروں کی زیارت

نوٹ: یہ مضمون مولانا عبدُ الحبیب عطاری کے وِڈیو پروگرام وغیرہ کی مدد سے تیار کر کے پیش کیا گیا ہے۔

* رکن شوریٰ ونگران مجلس مدنی چینل
https://www.facebook.com/AbdulHabibAttari/

کیا کرو کیونکہ قبریں تمہیں آخرت کی یاد دلائیں گی۔ (ابن ماجہ، 2/251، حدیث:1569) قبرستان میں ہم نے فاتحہ پڑھی اور مسلمانوں کے لئے اجتماعی دعا کی۔

غیر مسلموں کی عبادت گاہ خریدنے کی کوششیں: 3 نومبر کو رات ہم لندن میں Chadwell Heath میں ایک مقام پر گئے جہاں دعوتِ اسلامی کے ذمہ داران نے غیر مسلموں کی ایک عبادت گاہ کو 12 لاکھ پاؤنڈ تقریباً 28 کروڑ پاکستانی روپے میں خریدنے کا معاہدہ کیا ہے اور یہ رقم جمع کرنے کے لئے کوششیں جاری ہیں۔ اللہ پاک نے چاہا تو عنقریب یہ عمارت دعوتِ اسلامی کے مدنی مرکز میں تبدیل ہو جائے گی جہاں نمازِ پنج گانہ کے علاوہ قراٰن و حدیث کی تعلیم اور دیگر دینی کاموں کا سلسلہ بھی ہو گا۔ اللہ کریم اس نیک مقصد کے لئے کوشش کرنے والے اسلامی بھائیوں کی غیب سے مدد فرمائے۔

ہفتہ وار اجتماع: 4 نومبر جمعرات کو ہم لندن میں Aylesbury میں ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں حاضر ہوئے جہاں مجھے سنتوں بھرا بیان کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔

اجتماع کے بعد ذمہ دار اسلامی بھائیوں کا مدنی مشورہ ہوا جس میں پہلے دینی کاموں کی موجودہ کارکردگی پیش کی گئی اور پھر مجھے اس حوالے سے کچھ مدنی پھول پیش کرنے کا موقع ملا۔ اس موقع پر نمایاں کارکردگی پیش کرنے والے ذمہ داران میں تحائف کی تقسیم کا سلسلہ بھی ہوا۔

غیر مسلم کا قبولِ اسلام: دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول کی برکت سے آئے روز غیر مسلموں کے قبولِ اسلام کی خبریں ملتی رہتی ہیں۔ آج اجتماع گاہ میں ایک ایسے شخص کو لایا گیا جس نے ایک اسلامی بھائی کے سامنے مسلمان ہونے کی خواہش ظاہر کی تو انہوں نے حکمِ شریعت کے مطابق فوراً انہیں کلمہ شریف پڑھا کر مسلمان کیا اور پھر انہیں میرے پاس لایا گیا تو میں نے تجدیدِ ایمان کرواتے ہوئے نو مسلم سمیت تمام حاضرین کو کلمہ پڑھوایا، ان کا اسلامی نام محمد بلال رکھا، انہیں دعوتِ اسلامی کے اجتماعات میں آتے رہنے کی ترغیب دلائی اور پھر ان کے لئے دعا کروائی گئی۔

نمازِ جمعہ سے پہلے بیان: 5 نومبر 2021ء بروز جمعۃ المبارک فیضانِ مدینہ Slough میں نمازِ جمعہ سے پہلے مجھے بیان کرنے کا موقع ملا۔ نمازِ جمعہ کے بعد صلوٰۃ و سلام اور پھر اسلامی بھائیوں سے ملاقات کرنے کے بعد ہم قبرستان حاضر ہوئے۔

پاکستان واپسی: تقریباً 8 سے 9 دن یوکے میں گزارنے کے بعد 5 نومبر بروز جمعہ ہم لندن کے Heathrow Airport سے پاکستان واپسی کے لئے روانہ ہوئے۔ ان تمام ذمہ داران اور دیگر اسلامی بھائیوں کا بہت بہت شکریہ جنہوں نے اس سفر کے دوران ہماری مہمان نوازی کی، پیار محبت سے نوازا اور دینی کاموں کے لئے بھاگ دوڑ میں ہمارے ساتھ وقت دیا۔

اللہ کریم دنیا بھر میں اور بالخصوص یوکے میں دعوتِ اسلامی کو مزید ترقیاں عطا فرمائے اور یہاں کے مختلف شہروں میں جن مدنی مراکز، مدارس و جامعات کا تعمیراتی کام جاری ہے اسے جلد سے جلد مکمل کرنے میں ہماری مدد فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

جملے تلاش کیجئے!

ماہنامہ فیضانِ مدینہ مارچ 2022ء کے سلسلہ "جملے تلاش کیجئے" میں بذریعہ قرعہ اندازی ان تین خوش نصیبوں کے نام نکلے: (1) علی سلطان (میانوالی) (2) بنت عبد الحمید (حیدرآباد) (3) بنت محمد اسلم (کامونکی)۔ انہیں مدنی چیک روانہ کر دیئے گئے ہیں۔ **درست جوابات:** (1) بچے زندہ ہو گئے، ص 54 (2) حروف ملایئے، ص 52 (3) آقا کے مہینے میں درود کی کثرت کیجئے، ص 51 (4) دو کوہان والا اونٹ، ص 56 (5) مال کا میل، ص 57۔ **درست جوابات بھیجنے والوں کے منتخب نام:** محمد صائم (ملتان) بنتِ قطب الدین (لیاقت پور) احمد (وہاڑی) بنتِ انور (کراچی) محمد نعمان (کوٹ اڈو) بنتِ نعیم احمد (میرپور خاص) کرم الٰہی (شاہ کوٹ) بنتِ ابو رجب آصف عطاری (کراچی) بنتِ سید فدا حسین (واہ کینٹ) حسنین اشرف (حافظ آباد) بنتِ ابدال (سیالکوٹ) بنتِ ساقی (اوکاڑہ)۔

جامعۃ المدینہ اور تربیت برائے مقالہ نگاری

(قسط:04)

مولانا ابوالنور راشد علی عطاری مدنی*

(2 نومبر 2021ء منگل کو بصیر پور شریف سے واپسی کا سفر)

ہمارا واپسی کا سفر لمبا تھا اس لئے مفتی محبُّ اللہ نوری صاحب دامت برکاتہم العالیہ سے اجازت چاہتے ہوئے دعائیں لیں، انہیں کراچی فیضانِ مدینہ تشریف لانے کی دعوت دی اور وہاں سے رخصت ہوئے۔

واپسی پر فقیہِ اعظم، خلیفۂ صدرُ الافاضل مفتی نورُ اللہ نعیمی رحمۃ اللہ علیہ کے مزارِ پاک پر حاضری کی سعادت نصیب ہوئی، فاتحہ کے بعد بارگاہِ ربُّ العزت میں صاحبِ مزار کا وسیلہ پیش کیا اور علمِ نافع کے اضافے کی دعا بھی کی۔

ارادہ تو یہی تھا کہ مغرب سے پہلے پہلے روانہ ہو جائیں لیکن پیر بھائیوں نے ایک نہ سُنی، کیونکہ وہ عشائیہ کا انتظام کیے بیٹھے تھے۔ تھوڑی بہت ضد دونوں جانب سے ہوئی لیکن جیت ان کی ہوئی اور ہمیں ہار ماننا پڑی۔ کچھ عجلت میں کھانا کھایا اور واپسی کا سفر شروع کیا، نمازِ مغرب اور عشاء سفر میں ہی ادا کیں۔

بصیر پور شریف سے واپس رات تقریباً 10 بجے شہر سمندری کے نواحی گاؤں گ ب 449 میں مولانا سیّد عمادُ الدّین شاہ صاحب کے گھر پہنچے اور رات وہیں قیام کیا۔

اگلے دن 3 نومبر بروز بدھ 2021ء کو جامعۃ المدینہ فیضانِ مدینہ جوہر ٹاؤن لاہور میں تربیتی سیشن اور مجلس رابطہ بالعلماء والمشائخ کے ذمہ داران کے ساتھ جدول تھا، لیکن گزشتہ روز کے لمبے سفر، تھکاوٹ اور ہائی بلڈ پریشر کے باعث نہ جاسکے البتہ قریبی شہر سمندری کا جدول بنالیا۔

سمندری میں دعوتِ اسلامی کے مدنی مرکز فیضانِ مدینہ میں حاضری ہوئی، جہاں فیصل آباد فیضانِ مدینہ کے پہلے بیچ کے فارغ التحصیل مولانا محمد افضل عطاری مدنی صاحب بطور ناظمِ جامعہ خدمات انجام دے رہے ہیں۔

استاذِ محترم مولانا افضل صاحب سے بہت سی یادیں وابستہ ہیں۔ سمندری آنے سے پہلے ایک عرصے تک آپ نے جامعۃُ المدینہ فیضانِ مدینہ جڑانوالہ میں تدریس اور نظامت کی خدمات انجام دی ہیں، آپ کی خوبی ہے کہ جہاں بھی نظام سنبھالتے ہیں ماشآءَ اللہ کام اور نظام دونوں کو ترقی کی جانب لے جاتے ہیں۔ آپ کی دعوتِ

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، نائب مدیر ماہنامہ فیضان مدینہ کراچی

اسلامی کے لئے خدمات اور دوڑ دھوپ کرنے کا انداز اَلْحَمْدُ لِلّٰہ فقیر نے 2009ء میں خود دیکھا ہے جب فقیر جڑانوالہ فیضانِ مدینہ میں زیرِ تعلیم تھا اور استاذِ محترم اس وقت ناظم جامعہ اور مدرس تھے۔ فقیر کو آپ سے جلالین شریف کا سبق پڑھنے کا شرف ملا ہے۔ یہاں سمندری میں بھی آپ بہت محنت اور لگن سے فیضانِ مدینہ کی تعمیرات کا کام جاری رکھے ہوئے ہیں۔ ہماری حاضری پر بہت خوشی کا اظہار فرمایا اور چائے ناشتہ کا انتظام کیا، اس کے بعد استاذ صاحب نے جامعۃُ المدینہ کے دیگر اساتذۂ کرام اور طلبۂ کرام کو ہال میں جمع فرمایا جہاں مطالعہ کی اہمیت، ماہنامہ فیضانِ مدینہ اور اس میں جاری تحریری مقابلے کا تعارف زیرِ گفتگو آیا۔

یہ دیکھ کر خوشی دوبالا ہوگئی کہ اس جامعۃُ المدینہ میں کئی طلبہ و اساتذہ نے ماہنامہ فیضانِ مدینہ کی سالانہ بکنگ کروا رکھی تھی۔

فیضانِ مدینہ میں مدرسۃُ المدینہ بھی قائم ہے، چنانچہ مدرسۃُ المدینہ کے ناظم صاحب اور قاری صاحبان سے بھی "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے بارے میں گفتگو ہوئی۔ چونکہ ماہنامہ فیضانِ مدینہ میں ہر ماہ دعوتِ اسلامی کے کسی ایک مدرسۃُ المدینہ کا تعارف بھی شائع ہوتا ہے اس لئے جنوری کے ماہنامہ فیضانِ مدینہ میں سمندری کے مدرسۃ المدینہ کا تعارف شامل کرنے کے لئے ناظم صاحب سے معلومات اپ ڈیٹ کیں۔

بیان وملاقات کے بعد ناظم واستاذِ محترم مولانا افضل عطاری مدنی صاحب نے فیضانِ مدینہ کے تعمیراتی کاموں کا وزٹ کروایا اور زیرِ تعمیر عالیشان مسجد کی بھی زیارت کروائی جسے دیکھ کر دل باغ باغ ہوگیا۔

دوپہر ہونے کو تھی اور گزشتہ دن کے سفر کی تھکان ابھی بھی باقی تھی اس لئے واپس گھر جانے اور کچھ آرام کرنے کا ذہن بنا چنانچہ استاذِ محترم سے اجازت لی اور سمندری سے بذریعہ موٹروے اپنے گھر کوٹ غلام رسول، ننکانہ کی جانب روانہ ہوگیا۔

گھر آیا تو آرام کی نیت سے تھا لیکن شاید قدرت کو امتحان منظور تھا، رات کو گھر کے صحن میں ٹھوکر لگنے سے دونوں گھٹنے زخمی ہوگئے، دایاں گھٹنا زیادہ زخمی تھا اور سوجن بھی تھی، بہرحال بڑے بھائی نے فوراً فرسٹ ایڈ کا اہتمام کیا، انجکشن لگوایا۔ رات کچھ نیند اور کچھ تکلیف میں گزری۔ 4 نومبر کی صبح تھی اور جامعۃ المدینہ فیضانِ مدینہ جوہر ٹاؤن لاہور کا جدول تھا۔ والدہ نے سفر سے منع کیا لیکن طلبۂ کرام اور طے شدہ جدول کا احساس کرتے ہوئے والدہ محترمہ سے اجازت لی اور صبح نمازِ فجر کے فوری بعد اسی طرح درد اور تکلیف کی ملی جلی کیفیت میں داتا نگر لاہور روانہ ہوگیا۔ گھٹنے کا درد اور زخم اسلام آباد تک اور پھر وہاں سے واپس کراچی تک ساتھ ہی رہا۔ اللہ کریم ہمیں ہر دکھ درد میں راضی برضائے الٰہی رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمین

لاہور میں دعوتِ اسلامی کا اوّلین مدنی مرکز اور مرکزی جامعۃ المدینہ کاہنہ نو میں تھا۔ تقریباً 2011ء میں فیضانِ مدینہ جوہر ٹاؤن کو مدنی مرکز قرار دے دیا گیا اور جامعۃ المدینہ کے منتہی درجات بھی یہیں منتقل کر دیئے گئے۔

الحمد للہ مجھے جوہر ٹاؤن فیضانِ مدینہ میں بھی پڑھنے کی سعادت ملی ہے، وہ یوں کہ میں 2009ء میں جامعۃُ المدینہ کاہنہ نو میں درجہ ثالثہ میں زیرِ تعلیم تھا، جامعۃ المدینہ جوہر ٹاؤن کا افتتاح ہوا تو ایک ہمارا درجہ اور ایک درجہ اولیٰ یہاں منتقل کر دیا گیا۔ شروع کے تقریباً 3 ماہ تک یہاں کچن کا انتظام نہیں تھا، کھانا وغیرہ قریبی جامعۃ المدینہ گلزارِ حبیب سے آتا تھا اور اس وقت بڑا درجہ ہمارا ہی تھا اس لئے ہمارے درجے کے ہی کوئی دو اسلامی بھائی کھانا لینے جاتے تھے۔ ایک دن صبح ناشتہ لانے کی ذمہ داری مجھے ملی، چنانچہ اپنے کلاس فیلو حق نواز عطاری کے ساتھ موٹر سائیکل پر روانہ ہوا، پنجاب یونیورسٹی کے سامنے کینال روڈ پر گزرتے ہوئے اچانک جمپ لگا اور میں سڑک پر لڑھک گیا، اس طرح کی پریکٹس پہلے کبھی نہ تھی اور اگر ہوتی بھی تو اس وقت وہ کسی کام نہ آتی، نتیجہ یہ نکلا کہ کہنیاں اور گھٹنے زخمی ہوئے، چوٹ تازہ تازہ تھی اس لئے تکلیف زیادہ محسوس نہ کی اور بہادر بنتے ہوئے فوراً برتن اٹھایا اور ناشتہ لینے روانہ ہوگئے۔ واپس آنے تک درد کافی بڑھ چکا تھا اس لئے مسجد کے خادم باباجی کے کمرے میں لیٹ گیا۔ بڑے ہی شفیق اور سادہ طبیعت استاذِ محترم مولانا محمد عامر عطاری مدنی کو معلوم ہوا تو فوراً تشریف لائے، عیادت کی، دعائیں دیں اور اگلے ہی دن جامعۃُ المدینہ جوہر ٹاؤن میں کچن کا آغاز کر دیا گیا۔

بقیہ اگلے ماہ کے شمارے میں۔

انٹرویو Interview

رکنِ شوریٰ حاجی ابوماجد محمد شاہد عطّاری مدنی

قسط:01

ماہنامہ فیضانِ مدینہ کے قارئین! آج ہم جس شخصیت کا انٹرویو لے رہے ہیں وہ دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے رکن، عظیم علمی و تحقیقی ادارے اسلامک ریسرچ سینٹر المدینۃ العلمیہ کے نگران مولانا حاجی ابوماجد محمد شاہد عطاری مدنی ہیں۔ آیئے!ان سے انٹرویو کا آغاز کرتے ہیں:

مہروز عطّاری: اپنے آبائی علاقے اور آباء و اجداد سے متعلق کچھ بتایئے۔

ابو ماجد شاہد عطّاری: ضلع جہلم، پنجاب کی تحصیل پنڈ دادن خان میں "پپلی" نام کا ایک گاؤں ہے، سالہا سال سے ہمارے آباء و اجداد یہاں رہتے تھے۔ کچھ عزیزوں کے بقول ہمارے آباء و اجداد منڈی بہاؤ الدّین کے قصبے "پھلّاں" سے یہاں آئے تھے۔

ہمارے گاؤں کی پچھلی جانب پہاڑ ہیں، ڈھلان پر یہ گاؤں واقع ہے اور اس کے آگے کھیت ہیں۔ میری پیدائش اسی گاؤں میں 19 جون 1974ء مطابق جُمادَی الاُخریٰ 1394ھ کو ہوئی لیکن تقریباً 5 سال کی عمر میں اپنے گھر والوں کے ساتھ لاہور آگیا۔

میرے مرحوم والد زمیندار گھرانے سے تعلق رکھتے تھے لیکن فطری طور پر ان میں دینی رجحان تھا۔ ہمارے قریبی علاقے جلالپور شریف میں سلسلۂ عالیہ چشتیہ کے ایک بزرگ حضرت خواجہ غریب نواز سیّد غلام حیدر علی شاہ جلالپوری رحمۃ اللہ علیہ گزرے ہیں، میرے مرحوم والد "حاجی محمد صادق چشتی" نے ان کے پوتے امیر حزب اللہ حضرت پیر سید محمد فضل شاہ جلالپوری سے بیعت کی اور ان کی صحبت میں بھی رہے۔

مہروز عطّاری: اپنے بچپن کے بارے میں کچھ بتایئے۔

ابوماجد شاہد عطّاری: ویسے میرے اوّلین رہبر اور مُربّی میرے والد صاحب ہیں، جب سے ہم نے آنکھیں کھولیں تو والد صاحب کو صَوم و صلوٰۃ اور نمازِ تہجد کا پابند دیکھا۔

ہمارے محلے کی مسجد میں محدثِ اعظم پاکستان مولانا سردار احمد صاحب اور غزالیِ زماں علّامہ احمد سعید کاظمی رحمۃ اللہ علیہما کے شاگرد مفتی محمد شفیع رضوی رحمۃ اللہ علیہ امام و خطیب تھے۔ میں نے ان سے قراٰنِ کریم پڑھا اور ان کی کافی صحبت پائی، میری تربیت میں ان کا نمایاں کردار رہا ہے۔

مہروز عطّاری: دینی ماحول سے وابستگی کس طرح ہوئی؟

ابوماجد شاہد عطّاری: میرے والدِ مرحوم سرکاری ملازم تھے، ان کی سرکاری طور پر تین سال کے لئے ڈیوٹی عرب شریف میں رہی، والد صاحب نے فیملی کو 4ماہ کے لئے وہیں بلالیا اور اسی دوران ہمیں حج کرنے اور مدینہ شریف حاضر ہونے کی سعادت بھی ملی، ایک پہلے ہی گھر سے دینی ماحول ملا، پھر بچپن ہی میں زیارتِ حرمین ملی۔ یوں کہیں کہ یہ میری زندگی کا ایک ٹرننگ پوائنٹ ثابت ہوا اور پھر آگے چل کر دعوتِ اسلامی کا دینی ماحول نصیب ہوگیا۔

میرے استاذ مفتی محمد شفیع رضوی صاحب اکثر اس طرح کی گفتگو کرتے تھے کہ نیکی کی دعوت عام ہونی چاہئے، اہلِ سنّت کا دینی کام ہونا چاہئے، چنانچہ بچپن سے اس طرح کی سوچ بن گئی تھی۔ چھوٹی عمر

سے ہی میں ساتھ پڑھنے والے اسٹوڈنٹس کو نماز کی دعوت دیتا اور اپنے ساتھ مسجد لے کر جاتا تھا۔ علمائے اہلِ سنّت کے بیانات میں عشقِ رسول کے تقاضے سننے کو بھی ملتے تھے لہٰذا جب داڑھی آنا شروع ہوئی تو میں نے چہرے پر داڑھی شریف سجالی اور پھر ہمارے محلے کی جامع مسجد محمدی (نشاط کالونی، لاہور کینٹ) میں تین اسلامی بھائی حاجی محمد سہیل عطاری، حاجی محمد ارشد عطاری اور حاجی محمد راشد عطاری علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت دینے آئے۔ حاجی سہیل عطاری نے دعوت دی تو دینی ماحول سے وابستگی کا آغاز ہو گیا۔

مہروز عطاری: آپ نے دعوتِ اسلامی کا کون سا ایونٹ سب سے پہلے دیکھا؟

ابوماجد شاہد عطاری: ہمارے گھر ایک سنّی میگزین آتا تھا جو میں نے ہی لگوایا تھا، میں اسے پڑھتا تھا، اس میگزین میں ایک واقعہ پڑھا تھا جس میں ہند کے ایک مدنی قافلے کی مدنی بہار بیان کی گئی تھی، پہلا تعارف تو یہاں سے ہوا، پھر مینارِ پاکستان کے پاس ہونے والے دعوتِ اسلامی کے تین دن کے سالانہ اجتماع کے اشتہارات دیکھے۔ 1992ء میں جب میں میٹرک میں تھا تو حاجی سہیل عطاری کی دعوت پر ہفتہ وار اجتماع میں پہلی مرتبہ شرکت ہوئی۔ پہلے ہی اجتماع نے کافی متاثر کیا۔

مہروز عطاری: 1992ء میں دینی ماحول سے وابستگی کے بعد کون کون سی ذمہ داریاں نبھائیں؟

ابوماجد شاہد عطاری: میرے مہربان اسلامی بھائی سہیل عطاری صاحب لاہور کے علاقے صدر سے ہمارے یہاں نشاط کالونی تشریف لایا کرتے تھے، انہوں نے مجھے پانچ مساجد پر نگران بنادیا۔ ان دنوں ایک دن میں دو تین درس دینے کا موقع ملتا تھا، پھر جب چوک درس کا سلسلہ شروع ہوا تو میں چوک درس بھی دینے لگا۔ میں نے شروع میں اپنے علاقے میں اکیلے ہی دینی کام کا آغاز کیا، پھر عبدُاللہ عطاری بھائی ساتھ مل گئے اور آہستہ آہستہ ماحول بننے لگا۔

میرے محلے کی مسجد سے مجھے کوئی خاص رسپانس نہیں ملا لیکن بلال مسجد جو کچھ فاصلے پر تھی وہاں کی انتظامیہ اور نمازیوں نے بہت تعاون کیا یہاں تک کہ کئی لوگوں نے داڑھی شریف رکھ لی جس پر میں خود بھی حیران رہ گیا، پھر میرے جانے کے بعد اسی محلے کے اسلامی بھائی حاجی محمد خالد عطاری وہاں کے ذیلی نگران بنے۔

مہروز عطاری: پہلی بار امیرِ اہلِ سنّت کی زیارت کب ہوئی؟

ابوماجد شاہد عطاری: 1992ء میں ہی امیرِ اہلِ سنّت لاہور کے کسی علاقے میں تشریف لائے تو وہاں زیارت ہوئی تھی۔

مہروز عطاری: اسکول کی تعلیم کہاں تک حاصل کی اور پھر دینی تعلیم کی طرف کیسے بڑھے؟

ابوماجد شاہد عطاری: میں نے کالج میں فرسٹ ایئر تک کی تعلیم حاصل کی ہے لیکن وہاں دل نہیں لگتا تھا۔ والد صاحب نے اس بات کو محسوس کر لیا اور والدہ سے مشورہ کرنے کے بعد 1993ء میں مجھے ایک دارُالعلوم میں درسِ نظامی (یعنی عالم کورس) کرنے کیلئے داخل کروادیا۔

مہروز عطاری: دارُالعلوم میں داخلہ لینے سے آپ کے معمولات میں کیا تبدیلیاں آئیں؟

ابوماجد شاہد عطاری: اَلْحَمْدُ لِلّٰہ میں دارُالعلوم میں بھی دعوتِ اسلامی کے مدنی حلیے میں ہی ہوتا تھا اور وہاں بھی ہفتہ وار اجتماع میں حاضری اور دینی کام کرنے کا سلسلہ جاری رہا۔ دارُالعلوم دوسرے شہر میں تھا اس لئے ابتدا میں دارُالعلوم کے اندر ہی کچھ اسلامی بھائیوں کے ساتھ مل کر دینی کام کرتا تھا، پھر تقریباً ڈھائی سال کے بعد مجھے ہی شہر نگران بنادیا گیا۔

مہروز عطاری: عام طور پر اسٹوڈنٹس کا ذہن ہوتا ہے کہ دورِ طالبِ علمی میں صرف پڑھائی پر فوکس کرنا چاہئے، آپ اس بارے میں کیا فرماتے ہیں؟

ابوماجد شاہد عطاری: اعتدال اور میانہ روی تو ہر جگہ ہی ضروری ہے۔ اگر کوئی طالبِ علم اپنی پڑھائی کو مکمل وقت دینے کے ساتھ ساتھ دینی کام بھی کرتا ہے تو اِنْ شَآءَ اللہ اس کی تعلیم متاثر نہیں ہوگی بلکہ دینی کام کی برکت بھی شاملِ حال رہے گی۔

لاہور میں تو چونکہ اپنا گھر اور مکمل سپورٹ تھی اس لئے کوئی مسئلہ نہیں تھا، دارُالعلوم میں چونکہ ہاسٹل میں رہائش تھی اور گھر سے ملنے والے ماہانہ جیب خرچ 300 روپے میں ہی گزارہ کرنا ہوتا تھا اس لئے کچھ آزمائشوں کا سامنا ہوا، مدنی مشوروں کے لئے آنے

جانے کا کرایہ بھی اپنے پلّے سے دینا پڑتا تھا لیکن بہر حال، مشکل وقت آخر کار گزر ہی جاتا ہے۔

مہروز عطاری: اپنے اس مشکلات بھرے دور کا کوئی ایسا واقعہ سنائیں جو یادگار ہو؟

ابوماجد شاہد عطاری: 1995ء میں ہم نے بھیرہ شہر کی ایک مسجد مولوی رحیم بخش سرکلر روڈ میں اجتماعی تربیتی اعتکاف کروایا، اس شہر میں دعوتِ اسلامی کے تحت یہ پہلا اعتکاف تھا۔ اعتکاف کے بعد چاند رات کو میں تقریباً پوری رات کا ایک دشوار گزار سفر کرکے اپنے گھر لاہور پہنچا۔ تین دن بعد ہفتہ وار اجتماع تھا، نئے نئے اسلامی بھائی اعتکاف میں بیٹھے تھے اور اجتماع کی ذمہ داری بھی میری تھی، چنانچہ دو تین دن گھر میں گزارنے کے بعد میں واپس روانہ ہوا اور اجتماع میں شرکت کی۔ شہر میں عشا کے وقت بازار بند ہوجاتے تھے، میں اپنے گھر سے ناشتہ کرکے روانہ ہوا تھا، دوپہر اور رات کے کھانے کا ناغہ ہوا اور پھر اگلے دن چائے اور کیک کے ساتھ ناشتہ کیا۔ عید کے موقع پر مجھے گھر میں خط کے ذریعے ایک اسلامی بھائی کی بیماری کی خبر ملی تھی، اب ناشتہ کرنے کے بعد میں ان کی عیادت کیلئے روانہ ہوا اور سرگودھا سے پنڈی بھٹیاں، وہاں سے حافظ آباد اور پھر کالے کی منڈی سے آگے ان کے گاؤں پہنچا۔ یہ تقریباً پورے دن کا سفر تھا جس میں بارش بھی ہوگئی اور میرا عمامہ و کپڑے بھیگ گئے۔ تقریباً عصر کے وقت میں ان کے گاؤں پہنچا تو معلوم ہوا کہ وہ تو حافظ آباد گئے ہوئے ہیں۔ بہر حال کچھ دیر ان کے گھر میں قیام کیا، اس دوران ان کے بھائی اور ماموں کو امیرِ اہلِ سنّت علامہ محمد الیاس قادری صاحب سے مرید ہونے کی ترغیب دلائی۔ انہوں نے مجھ سے سوال کیا کہ کیا آپ نے امیرِ اہلِ سنّت سے ملاقات کی ہے، میں نے جواب دیا کہ اب تک ملاقات نہیں ہوئی۔ بہر حال ایک حسرت تھی۔ اس رات جب میں سویا تو خواب میں امیرِ اہلِ سنّت کی زیارت ہوئی۔ اس وقت میں تیسرے درجے میں پڑھتا تھا۔ امیرِ اہلِ سنّت نے خواب میں پوچھا کہ درسِ نظامی مکمل کرنے کے بعد کیا ارادہ ہے؟ میں نے عرض کیا کہ آپ کے پاس حاضر ہوجاؤں گا، پھر جیسے آپ حکم فرمائیں۔

مہروز عطاری: زمانۂ طالبِ علمی میں کوئی پریشانیاں بھی پیش آئیں؟

ابوماجد شاہد عطاری: درسِ نظامی کی تعلیم کے دوران ہی میری دادی جان کا انتقال ہوگیا۔ ان دنوں میرے امتحانات تھے اس لئے والد صاحب نے مجھے اطلاع نہیں دی تاکہ میری تعلیم کا حرج نہ ہو۔ جبکہ تعلیم مکمل ہونے سے دو ڈھائی سال پہلے والد صاحب کا بھی انتقال ہوگیا تھا۔ ان کے انتقال فرمانے کے بعد میرے بڑے بھائی حاجی زاہد نے مجھے بڑا حوصلہ دیا اور میرے اخراجات بھی وہی پورے کرتے تھے۔ میرے یہ بھائی اس دور میں مالی لحاظ سے اتنے مضبوط نہیں تھے، پھر بھی انہوں نے نہ صرف میری مالی کفالت کی بلکہ کبھی مجھ پر احسان بھی نہ جتایا کہ میں تمہارے خرچے اٹھا رہا ہوں۔ یوں سمجھ لیں کہ والد صاحب کے گزرنے کے بعد انہوں نے عملاً ایک والد کی طرح میری ذمہ داری اٹھائی۔

مہروز عطاری: آپ لوگ کتنے بہن بھائی ہیں؟

ابوماجد شاہد عطاری: ہم چار بھائی اور ایک ہمشیرہ ہیں۔ سب سے بڑے حاجی زاہد بھائی ہیں، دوسرا نمبر میرا ہے، تیسرے نمبر پر حاجی احمد رضا بھائی ہیں جبکہ سب سے چھوٹے بھائی حاجی حافظ محمد نوید رضا مدنی ہیں۔ میں نے اور حافظ نوید بھائی نے درسِ نظامی مکمل کیا ہے جبکہ احمد رضا بھائی نے پانچ درجے پڑھے ہیں۔

مولانا حاجی نوید رضا مدنی ماشآءَ اللہ تقریباً 10 سال لاہور ڈیفنس کے جامعۃُ المدینہ فیضانِ عطار میں استاذ و ناظمِ جامعہ اور لاہور ڈویژن کے رکنِ مجلس جامعاتُ المدینہ رہے ہیں جبکہ ابھی غالباً دو سال سے لاہور ڈویژن کے جامعاتُ المدینہ کے نگران ہیں۔

مہروز عطاری: ماشآءَ اللہ، آپ کے کتنے بچے ہیں اور کیا وہ بھی دینی تعلیم حاصل کر رہے ہیں؟

ابوماجد شاہد عطاری: میرے 3 بیٹے ہیں، بڑے بیٹے ماجد رضا عطاری نے قراٰنِ کریم کے 15 پارے حفظ کئے ہیں، میٹرک بھی کیا ہے اور آج کل درسِ نظامی کے پہلے سال کے امتحانات دے رہے ہیں۔ دوسرے بیٹے حامد رضا عطاری ہیں جو جامعۃُ المدینہ میں درجہ متوسطہ میں پڑھ رہے ہیں جبکہ چھوٹے بیٹے شعبان رضا عطاری دارُالمدینہ میں کلاس 2 کے طالبِ علم ہیں۔

(درسِ نظامی کے بعد رکنِ شوریٰ کی کیا مصروفیات رہیں؟ کن کن شعبہ جات میں خدمات سرانجام دیں؟ اور رکنِ شوریٰ کیسے بنے؟ اس جیسی مزید دلچسپ معلومات دیکھئے اگلے ماہ کے شمارے میں)

شخصیت کا عدمِ توازن

(Personality disorders)

ڈاکٹر زیرک عطاری*

ایک انسان کی شخصیت اس کی پہچان ہوتی ہے۔ لباس، اندازِ گفتگو، جذبات کا اظہار، صحیح غلط کا ادراک اور معاشرتی اقدار کا پاس وہ ضروری عناصر ہیں جو کسی فرد کی شخصیت کی عکاسی کرتے ہیں۔ یوں تو ہم میں سے ہر ایک کی شخصیت مختلف ہوتی ہے یہاں تک کہ دو جُڑواں افراد (Identical twins) کے مزاج بھی ایک جیسے نہیں ہوتے۔ لیکن ہم میں سے بعض کی شخصیت اس قدر مشکل ہوتی ہے کہ ان کے ساتھ چلنا اور زندگی کو نبھانا انتہائی مشکل امر ہوتا ہے۔

ایسے افراد اپنی زندگی کو تو بے مزہ بناتے ہی ہیں لیکن ساتھ میں اوروں کی خوشیوں کو بھی برباد کر دیتے ہیں۔ اس مضمون میں شخصیت کے اعتبار سے ان اقسام کی نشاندہی ہو گی جن کو انگریزی زبان میں Personality disorder کا نام دیا جاتا

* ماہر نفسیات، U.K

ہے، اردو میں آپ اسے شخصیت کا عدمِ توازن بھی کہہ سکتے ہیں۔

یہ جاننا ضروری ہے کہ Personality disorders نفسیاتی طور پر کافی اہمیت کے حامل ہیں کیونکہ یہ انسان کے اُن غیر معمولی رویوں کی نشاندہی کرتے ہیں جو اس کی ذات کا مکمل طور پر حصہ بن چکے ہوتے ہیں اور ان غلط رویوں کے نتیجے میں انسان اپنی زندگی میں ہر موڑ پر ناکامی کا سامنا کرتا ہے۔ گھر اور گھر سے باہر سب لوگ اس سے تنگ ہوتے ہیں اور ہر کوئی اس سے جان چھڑانے کی ہی کوشش کرتا ہے۔

آیئے! اب جانتے ہیں کہ Personality disorder کی وہ اقسام جن کی ماہرینِ نفسیات نے مختلف طریقوں سے درجہ بندی کی ہے۔

Paranoid Personality disorder

پیرانائیڈ پرسنیلٹی ڈِس آرڈر سے دوچار شخص میں درج ذیل علامات میں سے اکثر موجود ہوں گی:

❁ معمولی چیزوں میں بھی بہت زیادہ حساس ہونا ❁ دوسروں کی غلطیوں کو معاف نہ کرنا اور ان کو دل میں بٹھالینا ❁ انتہائی شکی مزاج اور معاملات و واقعات کو موڑ توڑ کر ایسے پیش کرنا جیسے اس کی توہین کی گئی ہو ❁ جارحانہ انداز سے اپنے حقوق کو فوقیت دینا ❁ شریکِ حیات پر تہمت باندھنا ❁ اپنے آپ کو سب سے زیادہ ضروری تصور کرنا ❁ حالات و واقعات کے بلا جواز مفروضوں میں مشغولیت۔

Schizoid Personality disorder

شیزائیڈ پرسنیلٹی ڈِس آرڈر سے دوچار شخص میں درج ذیل علامات میں سے اکثر موجود ہوں گی:

❁ کسی بھی طرح کی پُرلطف سرگرمی (Activity) سے لطف نہیں ملتا ❁ خوشی یا غمی میں جذبات کا اظہار بہت کم ہوتا ہے ❁ دوسروں کے ساتھ نرمی، شفقت، پیار یا غصہ سے پیش آنے کی بہت ہی محدود صلاحیت ❁ تعریف یا تنقید پر ذرّہ برابر فرق نہ پڑنا ❁ ازدواجی تعلقات کی طرف رجحان کا نہ ہونا ❁ اکیلے پَن کو ترجیح دینا ❁ اپنے ہی خیالات میں گم رہنا ❁ دوستی یا پھر کسی بھروسا مند تعلق کی طرف میلان نہ ہونا۔

Dissocial Personality disorder

ڈِس سوشل پرسنیلٹی ڈِس آرڈر سے دوچار شخص میں درج ذیل علامات میں سے اکثر موجود ہوں گی:

❁ دوسروں کے جذبات اور احساسات سے حد درجہ بے حسی ❁ انتہائی غیر ذمہ دار اور معاشرتی اصول و ضوابط کی پاسداری نہ کرنے والا ❁ زیادہ دیر تک رشتوں کو برقرار نہ رکھ پانا ❁ عدمِ برداشت، غصیلا اور جھگڑالو ❁ نہ غلطی کا احساس اور نہ ہی غلطی سے سیکھنا ❁ اپنی غلطیوں کا وکیل اور دوسروں کی غلطیوں کا جج۔

Emotionally unstable Personality disorder

ایموشنلی اَنسٹیبل پرسنیلٹی ڈِس آرڈر میں مبتلا شخص میں درج ذیل علامات میں سے اکثر موجود ہوں گی:

❁ بے قابو جذبات ❁ انجام کی فکر کئے بغیر، بے سوچے سمجھے کوئی کام کر جانا ❁ ایسے کاموں سے اگر کوئی روکے یا ان پر تنقید کرے تو فوراً تیخ پا ہو جانا ❁ پسند کے مطابق کام نہ ہونے پر دوسروں کو تشدّد کا نشانہ بنانا ❁ مستقبل کے حوالے سے منصوبہ بندی کا فقدان ❁ اپنی ذات اور مقاصد کی پہچان نہ ہونا ❁ گہرے لیکن غیر مُستَحکم تعلقات استوار کرنا جس کے نتیجے میں جذباتی بحران کے بھنور میں پھنس جانا۔ پھر ان تعلقات کو جب دوسرا ختم کرنا چاہے تو خودکشی کی دھمکیاں دینا یا خود سوزی کرنا۔

Histrionic Personality disorder

ہسٹریونِک پرسنیلٹی ڈِس آرڈر سے دوچار شخص میں درج ذیل علامات میں سے اکثر موجود ہوں گی:

❁ اپنے جذبات کو بڑھا چڑھا کر اور ڈرامائی انداز میں پیش کرنا ❁ دوسروں سے یا حالات وواقعات سے فوراً اثر قبول کرلینا

❁ دوسروں کی باتوں پر بہت جلد برا منا لینا ❁ جہاں یہ خود توجہ کا مرکز بنتا ہو ایسے مواقع بار بار تلاش کرنا ❁ دوسروں سے مسلسل داد کی توقع رکھنا ❁ بَن ٹھن کر رہنا یا پھر ایسا اندازِ گفتگو اپنانا جس سے دل کا روگی للچائے ❁ سجنے سنورنے پر حد درجہ توجہ ❁ اپنی ضروریات پوری کرنے کے لئے دوسروں کو قائل کرتے رہنا۔

Anankastic Personality disorder

انانکاسٹِک پرسنیلٹی ڈِس آرڈر کے شکار شخص میں درج ذیل علامات میں سے اکثر موجود ہوں گی:

❁ بہت زیادہ شکی مزاج ❁ عام سی باتوں پر بھی پھونک پھونک کر قدم رکھنا ❁ ہر کام پر اس قدر تفصیل میں چلے جانا کہ دوسرے کو لگے بال کی کھال اُتار رہا ہو ❁ اصول، فہرست بنانا، درجہ بندی کرنا، منظم کرنا، ان چیزوں میں حد سے تجاوز کر جانا ❁ ہر کام کو Perfect طریقے سے کرنے کی اس قدر جستجو کرنا کہ وہ کام مکمل کرنا ہی مشکل ہو جائے ❁ اپنے اہداف کو پورا کرنے میں اس قدر کھو جانا کہ باقی کسی کی پرواہ نہ رہے ❁ حد درجہ ضدی اور لچک سے محروم ❁ دوسروں کو مجبور کرنا کہ وہ اسی کے بتائے گئے مخصوص طریقے پر ہی عمل کریں۔

Anxious avoidant Personality disorder

اینگ شیئس اوائیڈنٹ پرسنیلٹی ڈِس آرڈر سے دوچار شخص میں درج ذیل علامات میں سے اکثر موجود ہوں گی:

❁ مسلسل گھبراہٹ اور انجانے خوف میں مبتلا رہنا ❁ اپنے آپ کو نااہل، غیر دلکش قرار دینا اور احساسِ کمتری میں مبتلا رہنا ❁ دوسروں کے سامنے اپنی بے عزتی یا پھر تنقید کا خوف رہنا ❁ دوسرے لوگوں سے اس وقت تک نہ ملنا جب تک یہ یقین نہ ہو جائے کہ اسے پسند کیا جائے گا ❁ ایسے مواقع سے بچنا جہاں دوسرے لوگوں سے بات چیت ہو کیونکہ اس کو یہ خوف لاحق ہوتا ہے کہ دوسرے اس سے متفق نہیں ہوں گے اور اس کو دھتکار دیا جائے گا۔

Dependent Personality disorder

ڈیپینڈنٹ پرسنیلٹی ڈِس آرڈر سے دوچار شخص میں درج ذیل علامات میں سے اکثر موجود ہوں گی:

❁ اپنی زندگی کے ہر فیصلے کے لئے دوسروں پر انحصار کرنا ❁ جن پر انحصار کرتا ہو ان کے ماتحت رہتا ہو اور ان کی ضروریات کو اپنی ضروریات پر فوقیت دیتا ہو ❁ جن پر انحصار کرتا ہو ان کو اپنی جائز حاجات کی بھی درخواست کرنے سے کتراتا ہو ❁ جب اکیلا ہو تو بے چین اور بے یار و مدد گار محسوس کرے ❁ یہ ذہن بنالینا کہ یہ اپنی دیکھ بھال خود نہیں کرسکتا ❁ اسی خوف میں رہنا کہ جن پر انحصار ہے اگر وہ اس کو چھوڑ کر چلے گئے تو اس کا کیا بنے گا ❁ روز مرّہ کے عام فیصلے کرنے میں بھی حد سے زیادہ دوسروں سے مشورہ اور یقین دہانی لینا۔

ممکن ہے کہ آپ میں بھی ان Personality disorders کی کچھ علامات پائی جائیں۔ چند ایک علامات تو شاید ہر ایک میں موجود ہوں گی، یہ تو نارمل ہے۔ لیکن اگر کسی ایک قسم کے Personality disorder کی اکثر علامات آپ میں موجود ہیں اور اس کے ساتھ آپ کی زندگی مشکلات سے دوچار ہے تو ایسی صورت میں ماہرِ نفسیات سے رجوع کرنا آپ کے لئے فائدہ مند ہوگا۔

اس مضمون کو پڑھنے کے بعد ہو سکتا ہے آپ سوچ میں پڑجائیں کہ فلاں تو اس Personality disorder کا شکار ہے اور فلاں اس Personality disorder کا۔ تو یاد رکھئے کہ اگر آپ ماہرِ نفسیات نہیں تو نہ صرف دوسروں کی بلکہ آپ اپنی بھی Personality disorder کی تشخیص نہیں کرسکتے۔ ہاں جہاں آپ سمجھتے ہیں کہ کوئی دوسرا واقعی میں Personality disorder سے دوچار ہے تو اس کو آپ یہ ماہنامہ فیضانِ مدینہ تحفہ میں دے دیں تاکہ وہ بھی یہ مضمون پڑھ لے۔

یوں تو Personality disorder کی کوئی دوا نہیں ہے لیکن سائیکو تھیراپی کے ذریعے کافی حد تک فائدہ ہوسکتا ہے۔

مولانا محمد اسد عطاری مدنی*

علمُ التعبیر کی تاریخ

بعض اوقات انسان کو خواب دیکھنا تو یاد رہتا ہے مگر جو دیکھا وہ بھول جاتا ہے، لوگ اس کی وجہ سے تشویش میں مبتلا نظر آتے ہیں۔ یاد رہے خواب کا بھول جانا کوئی برائی نہیں یہ مختلف لوگوں کی ذہنی کیفیت کے اعتبار سے مختلف ہوتا ہے۔ جس طرح جاگتے ہوئے لوگوں کی قوتِ حافظہ اور یاد رکھنے کی صلاحیت مختلف ہوتی ہے اسی طرح خواب یاد رہنے کا معاملہ بھی مختلف ہوا کرتا ہے۔ البتہ جو اس علم کے ماہر ہوں ان کے پاس ایسے طریقے موجود ہوتے ہیں جن سے بھولے ہوئے خواب کو کسی حد تک معلوم کیا جاسکتا ہے۔

یہ علم کتنا قدیم ہے؟ علمُ التعبیر کی تاریخ کے بارے میں کئی طرح سے کلام کیا گیا ہے۔ البتہ حضرت سیدنا یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ پاک نے خصوصیت کے ساتھ یہ علم عطا فرمایا۔ چنانچہ اللہ پاک کا ارشاد ہے: ﴿وَ كَذٰلِكَ یَجْتَبِیْكَ رَبُّكَ وَ یُعَلِّمُكَ مِنْ تَاْوِیْلِ الْاَحَادِیْثِ وَ یُتِمُّ نِعْمَتَهٗ عَلَیْكَ وَ عَلٰۤى اٰلِ یَعْقُوْبَ كَمَاۤ اَتَمَّهَا عَلٰۤى اَبَوَیْكَ مِنْ قَبْلُ اِبْرٰهِیْمَ وَ اِسْحٰقَؕ-اِنَّ رَبَّكَ عَلِیْمٌ حَكِیْمٌ(۶)﴾

ترجمۂ کنزُ الایمان: اور اسی طرح تجھے تیرا رب چن لے گا اور تجھے باتوں کا انجام نکالنا سکھائے گا اور تجھ پر اپنی نعمت پوری کرے گا اور یعقوب کے گھر والوں پر جس طرح تیرے پہلے دونوں باپ دادا ابراہیم اور اسحٰق پر پوری کی بے شک تیرا رب علم و حکمت والا ہے۔[1]

یونہی کئی دیگر انبیائے کرام علیہم السّلام کے خوابوں کا تذکرہ بھی قراٰن و حدیث میں ملتا ہے۔ ہمارے پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم مخلوق میں سب سے بڑھ کر علم والے ہیں، آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے بھی بارہا تعبیر بیان فرمائی۔ اس اُمّت میں امیرُ المؤمنین حضرت سیدنا صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ اس علم کو جاننے اور بیان کرنے میں نمایاں شان رکھتے ہیں۔

*نگران مجلس مدنی چینل

حضرت سیدنا محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضور نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے بعد اُمّت میں سب سے بڑے مُعَبِّر یعنی خوابوں کی تعبیر بیان کرنے والے حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں۔[2]

علمِ تعبیر میں آپ رضی اللہ عنہ کی مہارت کا راز یہ ہے کہ آپ نے یہ علم خود رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے سیکھا ہے۔ چنانچہ حضرت سیدنا سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ پاک کے محبوب، دانائے غُیوب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: مجھے خوابوں کی تعبیر بتانے کا حکم دیا گیا ہے نیز یہ بھی حکم دیا گیا ہے کہ یہ علم میں ابو بکر کو سکھاؤں۔[3]

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے نہ صرف علمِ تعبیر اللہ پاک کے پیارے حبیب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے سیکھا بلکہ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو خود حکم دیا گیا کہ تعبیر بتانے کے لئے حضرت ابو بکر صدیق کو مقرر فرمائیں۔ چنانچہ حضرت سیدنا سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: مجھے اس بات کا حکم دیا گیا ہے کہ خوابوں کی تعبیر بتانے کے لئے ابو بکر صدیق کو مقرر کروں۔[4]

صحابۂ کرام کے بعد تابعین میں علامہ ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ (سالِ وفات: 110 ہجری) کا نام سب سے نمایاں ہے۔ یہاں تک کہ آپ کو اس فن میں امام مانا جاتا ہے۔ آپ کے علاوہ بھی کئی تابعین اور ان کے بعد فقہاء، علما کی ایک بڑی تعداد نے اس فن پر کلام کیا اور بیسیوں کتابیں بھی تحریر فرمائیں۔ چونکہ اس علم کا تعلق خالص دینی علوم سے ہے لہٰذا ہر زمانے کے علمانے اس پر کلام بھی فرمایا اور لوگوں کی اس دینی ضرورت کو پورا بھی فرمایا۔

اللہ پاک کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

قارئین کے خواب

خواب: میں نے خواب میں اپنے ماموں (جو کہ کام کے سلسلے میں عنقریب عرب شریف جانے والے ہیں، اُن) کو دیکھا وہ سفید جوڑے میں ملبوس تھے جگہ کا نہیں پتا کون سی تھی۔ لیکن وہ مسلسل مسکرا رہے تھے۔ (بنتِ محمد رمضان، کراچی)

تعبیر: اس خواب کی بنیاد پر کوئی برا مطلب نہیں بنتا جو سفر پر جانا چاہ رہے ہیں وہ بالکل سفر کریں۔ البتہ سفر پر جانے سے پہلے راہِ خدا میں کچھ صدقہ کر دیا جائے تو بہت اچھا ہے۔

خواب: میں نے خواب میں کئی مرتبہ سانپ دیکھا ہے، سانپ ڈسنے کی کوشش کرتا ہے اور میں دور بھاگنے کی کوشش کرتی ہوں مگر بھاگا نہیں جاتا، البتہ سانپ نے ڈسا نہیں ہے۔ (ایک اسلامی بہن)

تعبیر: خواب میں سانپ کا دیکھنا اچھا نہیں، یہ بُرے شخص اور دشمن کی علامت ہوا کرتا ہے، البتہ خواب میں سانپ کا نہ ڈسنا یہ ایک مثبت پہلو ہے۔ اللہ پاک آپ کو ہر بُرے شخص اور دشمن سے محفوظ فرمائے! گزارش ہے کہ آپ اللہ پاک کی بارگاہ میں دشمن سے حفاظت کے لئے دعا کریں اور راہِ خدا میں اس نیت کے ساتھ کچھ صدقہ بھی کر دیں کہ اللہ پاک آپ کو خواب کے بُرے اثر سے محفوظ فرمائے، البتہ ظاہری اعتبار سے اپنے ملنے جُلنے اُٹھنے بیٹھنے پر بھی غور کریں کہ آپ کے اطراف میں کون ایسا شخص ہو سکتا ہے کہ جو آپ کے لئے نقصان کا باعث ہو، اس سے اپنی حفاظت کے لئے دُور رہنے کی کوشش کریں، اللہ پاک آپ کو دونوں جہاں میں سلامتی عطا فرمائے۔

---

(1) پ 12، یوسف: 6 (2) کنز العمال، جز 15، 8/219، حدیث: 219 (3) تاریخ الخلفاء، ص 33 (4) الروض الانیق فی فضل الصدیق، ص 49 حدیث: 29۔

نئے لکھاری (New Writers)

نئے لکھنے والوں کے انعام یافتہ مضامین

فلاح و کامیابی والے 10 اعمال قراٰن کی روشنی میں

مبشر رضا عطاری

(درجہ ثانیہ، جامعۃ المدینہ فیضانِ فاروقِ اعظم، لاہور)

اللہ پاک نے انسانوں کو پیدا فرمایا تاکہ وہ اس کی عبادت کریں، اس کی وحدانیت کا اقرار کریں، اس کی اور اس کے رسول صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے حکم کی پیروی کریں اور نیک اعمال کر کے حقیقی کامیابی (یعنی اللہ پاک کی رضا و جنّت) حاصل کریں اور بُرے اعمال سے بچ کر ہمیشہ کی ذلت (یعنی اللہ پاک کی ناراضی و جہنم) سے نجات پائیں۔ فلاح و کامیابی پانے والے مختلف اعمال قراٰنِ کریم میں بیان فرمائے گئے ہیں ان میں سے 10 پیشِ خدمت ہیں:

(1) **اللہ اور رسول کی فرماں برداری** فلاح و کامیابی دلانے والے اعمال میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اللہ اور اس کے رسول صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ہر حکم کی پیروی کی جائے۔ جیساکہ اللہ پاک نے قراٰنِ پاک میں ارشاد فرمایا: ﴿وَ مَنْ یُّطِعِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِیْمًا۝﴾ ترجَمۂ کنزُالایمان: اور جو اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرے اس نے بڑی کامیابی پائی۔

(پ22، الاحزاب: 71)

(2) **توبہ کرنا** اللہ پاک کی بارگاہ میں توبہ کرنا بھی کامیابی دلانے والا عمل ہے جیساکہ اللہ پاک کا فرمان ہے: ﴿وَ تُوْبُوْۤا اِلَى اللّٰهِ جَمِیْعًا اَیُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ۝﴾ ترجَمۂ کنزُ العرفان: اور اے مسلمانو! تم سب اللہ کی طرف توبہ کرو اس امید پر کہ تم فلاح پاؤ۔ (پ18، النور: 31)

(3) **خشوع و خضوع سے نماز ادا کرنا** نماز میں خشوع و خضوع پیدا کرنا بھی کامیابی دلانے والے اعمال میں سے ہیں۔ جیساکہ اللہ پاک نے فرمایا: ﴿الَّذِیْنَ هُمْ فِیْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَ۝﴾ ترجَمۂ کنزُ العرفان: جو اپنی نماز میں خشوع و خضوع کرنے والے ہیں۔ (پ18، المؤمنون: 2)

(4) **فضول باتوں سے منہ پھیرنا** فضول اور بے ہودہ باتوں سے پرہیز کرنا بھی کامیابی و فلاح دلانے والا عمل ہے۔ جیساکہ اللہ پاک نے قراٰنِ مجید میں فرمایا: ﴿وَ الَّذِیْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ۝﴾ ترجَمۂ کنزُ العرفان: اور وہ جو فضول بات سے منہ پھیرنے والے ہیں۔ (پ18، المؤمنون: 3)

(5) **زکوٰۃ ادا کرنا** کامیابی دلانے والا ایک عمل زکوٰۃ ادا کرنا بھی بیان کیا گیا۔ قراٰنِ پاک میں ہے: ﴿وَ الَّذِیْنَ هُمْ لِلزَّكٰوةِ فٰعِلُوْنَ۝﴾ ترجَمۂ کنزُ العرفان: اور وہ جو زکوٰۃ دینے کا کام کرنے والے ہیں۔ (پ18، المؤمنون: 4)

6 **شرمگاہ کی حفاظت کرنا** شرمگاہ کی حفاظت کرنا کامیابی دلانے والا عمل ہے۔ جیسا کہ اللہ پاک نے ارشاد فرمایا: ﴿ وَالَّذِیْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَۙ(۵) ﴾ ترجمۂ کنزالعرفان: اور وہ جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے ہیں۔ (پ18، المؤمنون:5)

8،7 **امانتوں میں خیانت نہ کرنا اور وعدے پورے کرنا** فلاح و کامیابی دلانے والے اعمال میں سے دو یہ بھی ہیں۔ امانت میں خیانت نہ کرنا اور وعدے کو پورا کرنا۔ اللہ پاک نے فرمایا: ﴿ وَالَّذِیْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَۙ(۸) ﴾ ترجمۂ کنزالعرفان: اور وہ جو اپنی امانتوں اور اپنے وعدے کی رعایت کرنے والے ہیں۔

(پ18، المؤمنون:8)

9 **نمازوں کی محافظت کرنا** پانچوں نمازوں کو ان کے وقت پر ادا کرنا اور ان پر محافظت اختیار کرنا آخرت میں کامیابی پانے کا سب سے بہترین عمل ہے۔ جیسا کہ اللہ پاک نے فرمایا: ﴿ وَالَّذِیْنَ هُمْ عَلٰى صَلَوٰتِهِمْ یُحَافِظُوْنَۘ(۹) ﴾ ترجمۂ کنزالعرفان: اور وہ جو اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں۔ (پ18، المؤمنون:9)

10 **نفس کو مذموم صفات سے پاک کرنا** نفس کو مذموم صفات جیسے تکبر، ریاکاری، بغض و حسد اور دنیا کی محبت وغیرہ سے پاک کرنا اُخروی کامیابی حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔ اللہ پاک نے ارشاد فرمایا: ﴿ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰىۙ(۱۴) ﴾ ترجمۂ کنزالعرفان: بیشک جس نے خود کو پاک کرلیا وہ کامیاب ہو گا۔ (پ30، الاعلیٰ:14)

اللہ پاک ہمیں ان سب اعمال کو کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہمیں حقیقی فلاح و کامیابی نصیب فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

نمازِ مغرب کی اہمیت و فضیلت پر 5 فرامینِ مصطفےٰ

محمد طلحٰہ خان عطاری

(درجہ ثالثہ، جامعۃُ المدینہ فیضانِ خلفائے راشدین، راولپنڈی)

مغرب کی نماز سورج کے غروب ہونے کے بعد ادا کی جاتی ہے، اسی لئے اس نماز کو مغرب کی نماز کہا جاتا ہے۔ (شرح مشکل الآثار، 3/34، حدیث:998) نمازِ مغرب کو بقیہ فرض نمازوں سے ایک انفرادیت یہ حاصل ہے کہ ہر فرض نماز کی رکعتیں جُفت (یعنی دو یا چار) ہیں لیکن اس نماز کو یہ خاصہ حاصل ہے کہ اس کی رکعات طاق ہیں۔ طاق کا ایک معنیٰ "انوکھا" بھی ہے تو نمازِ مغرب کی فرض رکعتوں کی تعداد طاق ہونے کی وجہ سے انوکھی ہی ہے کہ حضرت سیّدُنا داؤد علیہ السّلام بوقتِ مغرب چار رکعات پڑھنے کیلئے کھڑے ہوئے مگر درمیان میں تین رکعات پر ہی سلام پھیر دیا تو نمازِ مغرب کی تین رکعات ہی مختص ہو گئیں۔

(شرح معانی الآثار، 1/226، حدیث:1014)

مغرب کی نماز کے مختصر تعارف کے بعد اب نمازِ مغرب کی اہمیت و فضیلت پر مشتمل پانچ فرامینِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پڑھئے:

1 سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: جس نے مغرب کی نماز جماعت کے ساتھ ادا کی اس کے لئے مقبول حج اور عمرہ کا ثواب لکھا جائے گا اور وہ ایسا ہے گویا اس نے شبِ قدر میں قیام کیا۔ (جمع الجوامع، 7/195، حدیث:22311)

2 حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: میری امت بھلائی پر یا فرمایا فطرت پر رہے گی جب تک مغرب کو تاروں کے گتھ جانے تک پیچھے نہ کریں (یعنی تاخیر نہ کریں)۔

(ابوداؤد، 1/184، حدیث:418)

3 رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جو شخص مغرب کے بعد چھ رکعات پڑھے اور ان کے درمیان میں کوئی بُری بات نہ کہے تو یہ چھ رکعتیں بارہ سال کی عبادت کے برابر ہوں گی۔ (ترمذی، 1/439، حدیث:435)

4 حضرت سیّدُنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حُضورِ اقدس صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: مغرب کے بعد کی دو رکعتیں جلدی پڑھو کہ وہ فرض کے ساتھ اٹھائی جاتی ہیں۔

(مشکاۃ المصابیح، 1/234، حدیث:1185)

5 حضور نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جو مغرب

کے بعد چھ رکعات پڑھے اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے اگرچہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہوں۔

(معجم اوسط، 5/255، حدیث:7245)

مغرب کی نماز کے ساتھ اوّابین کی 6 رکعات پڑھنے کے بھی بہت فضائل موجود ہیں، اوّابین کا طریقہ بھی پڑھ لیجئے۔ امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ محمد الیاس عطّار قادری دامت بَرَکَاتُہمُ العالیہ کی کتاب "فیضانِ نماز" کے صفحہ 110 پر ہے: مغرب کی تین رکعت فرض پڑھنے کے بعد چھ رکعت ایک ہی سلام سے پڑھئے، ہر دو رکعت پر قعدہ کیجئے اور اس میں اَلتَّحِیّات، دُرُودِ ابراہیم اور دعا پڑھئے، پہلی، تیسری اور پانچویں رکعت کی ابتدا میں ثَنا، تَعَوُّذ و تَسمِیَہ (یعنی اَعُوذ اور بِسْمِ الله) بھی پڑھئے۔ چھٹی رکعت کے قعدے کے بعد سلام پھیر دیجئے۔ پہلی دو رکعتیں سنّتِ مؤکَّدہ ہوئیں اور باقی چار نوافل۔ یہ ہے اوّابین (یعنی توبہ کرنے والوں) کی نماز۔ (الوظیفۃ الکریمہ، ص26 ملخصاً) چاہیں تو دو دو رکعت کر کے بھی پڑھ سکتے ہیں۔

اللہ پاک ہمیں پانچوں نمازیں، تہجد، اِشراق، چاشت اور اوّابین کے نوافل بھی پابندی کے ساتھ ادا کرنے کی توفیق مرحمت فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

علما کے فضائل پر 5 فرامینِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

منیر حسین عطاری مدنی
(اسلامک ریسرچ سینٹر، فیصل آباد)

اللہ پاک قراٰن مجید میں ارشاد فرماتا ہے: ﴿شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَۙ وَ الْمَلٰٓىٕكَةُ وَ اُولُوا الْعِلْمِ قَآىٕمًۢا بِالْقِسْطِؕ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ﴾ ترجَمۂ کنزُالایمان: اللہ نے گواہی دی کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور فرشتوں نے اور عالموں نے انصاف سے قائم ہو کر اس کے سوا کسی کی عبادت نہیں عزت والا حکمت والا۔ (پ3، اٰل عمرٰن:18)

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے والدِ ماجد مفتی نقی علی خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس آیت سے تین فضیلتیں علم کی ثابت ہوئیں: (1) خدائے پاک نے علما کو اپنے اور فرشتوں کے ساتھ ذکر کیا اور یہ ایسا مرتبہ ہے کہ انتہا نہیں رکھتا (2) علما کو فرشتوں کی طرح اپنی وَحدانیت (یعنی ایک ہونے) کا گواہ اور اُن کی گواہی کو اپنے معبود ہونے کی دلیل قرار دیا (3) اُن کی گواہی فرشتوں کی گواہی کی طرح معتبر ٹھہرائی۔ (فیضان علم و علما، ص8 ملخصاً)

احادیثِ مبارکہ میں بھی علمائے کرام کے بکثرت فضائل موجود ہیں، ان میں سے پانچ ملاحظہ کیجئے!

(1) **عالم کی عابد پر فضیلت** حضرت ابواُمامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے سامنے دو آدمیوں کا ذکر ہوا ایک عابد دوسرا عالم، آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: عالم کی فضیلت عبادت گزار پر ایسی ہے جیسے میری فضیلت تمہارے ادنیٰ پر ہے۔ (ترمذی، 4/313، حدیث:2694)

(2) **علما کو مرتبۂ شفاعت ملے گا** حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضورِ انور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن عالم اور عابد (یعنی عبادت گزار) کو لایا جائے گا تو عابد سے کہا جائے گا: تم جنّت میں داخل ہو جاؤ جبکہ عالم سے کہا جائے گا تم ٹھہرو اور لوگوں کی شفاعت کرو کیونکہ تم نے ان کے اَخلاق کو سنوارا ہے۔

(شعب الایمان، 2/268، حدیث:1717)

(3) **انبیائے کرام کے وارث** حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: جو شخص علم کی طلب میں کوئی راستہ چلے گا تو اللہ پاک اسے جنّت کے راستوں میں سے ایک راستہ پر چلائے گا اور بے شک فرشتے طالبِ علم کی خوشی کیلئے اپنے پروں کو بچھاتے ہیں اور بے شک عالم کے لئے آسمانوں و زمین کی تمام چیزیں اور پانی کے اندر مچھلیاں مغفرت کی دعا کرتی ہیں اور یقیناً عالم کی فضیلت عابد کے اوپر ایسی ہی ہے جیسے چودھویں رات کے چاند کی فضیلت تمام ستاروں پر ہے اور بے شک علما انبیائے کرام علیہمُ السّلام کے وارث ہیں اور انبیا نے کسی کو دینار و درہم کا وارث نہ بنایا انہوں نے صرف علم کا وارث بنایا تو جس نے علم اختیار کیا اس نے پورا

حصہ لیا۔(ابو داؤد، 3/444، حدیث:3641)

4 **نفع بخش اور بے نیاز** رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: عالم کتنا اچھا شخص ہے کہ جب اس کی ضرورت پڑے تو نفع دے اور اگر اس سے بے پرواہی کی جائے تو وہ اپنے آپ کو بے نیاز رکھے۔(تاریخ ابن عساکر، 45/303)

5 **ایک عالم اور ہزار عابد** حضرت سیدنا ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، اللہ پاک کے آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ایک فقیہ (یعنی عالم) ایک ہزار عابدوں سے زیادہ شیطان پر بھاری ہے۔(ابن ماجہ، 1/145، حدیث:222)

اللہ پاک عاشقانِ رسول علمائے کرام کے فیوض و برکات کو امت کے لئے عام فرمائے اور ان کا سایہ ہم پر دراز فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

تحریری مقابلے میں موصول ہونے والے 129 مضامین کے مؤلفین

مضمون بھیجنے والے اسلامی بھائیوں کے نام **کراچی:** محمد الیاس عطاری، وقار یونس، نعیم رضا، محمد الیاس، محمد دانش، سیف علی عطاری، عبد اللہ ہاشم عطاری مدنی، محمد شاف عطاری، محمد بلال، محمد احمد رضا، محمد وقار عطاری۔ **لاہور:** مبشر رضا عطاری، محمد عبید رضا عطاری، علی رضا عطاری، نصیر احمد عطاری، شہاب شاہد، احمد رضا جامی، محمد جمیل الرحمٰن، غلام محی الدین۔ **فیصل آباد:** منیر حسین عطاری مدنی، شناور غنی، محمد ذوالقرنین احمد عطاری، حمزہ اختر عطاری۔ **راولپنڈی:** طلحہ خان عطاری، شاکر حسین، احمد رضا۔ **حیدر آباد:** حافظ ضمیر علی، غلام نبی عطاری۔ **گجرات:** محمد کاشف عطاری، محمد منور عطاری۔ **گوجرانوالہ:** محمد عثمان، محمد اسامہ۔ **جہلم:** منیر عطاری، حافظ محمد بلال رضا۔ **اوستا محمد:** کرم حسین عطاری، نصر اللہ عطاری۔ **متفرق شہر:** نصر اللہ عطاری (اسلام آباد)، محمد حسین صدیق (بہاولپور)، محمد عبد القدیر عطاری (اوکاڑہ)، طاہر فاروق (سیالکوٹ)، عمران علی عطاری (نواب شاہ)، سرمد علی عطاری (خیر پور)، سیف اللہ عطاری (دینہ)، عمر فاروق عطاری (میر پور خاص)، محمد بلال رضا (قصور)۔

مضامین بھیجنے والی اسلامی بہنوں کے نام **کراچی:** بنتِ محمد شیراز، بنتِ نعیم قادری، اُمِّ خلاد عطاریہ، بنتِ صادق عطاریہ، بنتِ صغیر عطاریہ، بنتِ صدیق، بنتِ منصور، بنتِ جمیل احمد عطاری، بنتِ اسحاق، بنتِ مظہر اقبال، بنتِ اکرم، بنتِ محمد اکرم عطاریہ، بنتِ حبیب الرحمٰن، بنتِ محمد عدنان عطاریہ۔ **حیدر آباد:** اُمِّ حرم عطاریہ، بنتِ جاوید۔ **سیالکوٹ:** بنتِ شبیر حسین عطاریہ، بنتِ محمد نواز عطاریہ، بنتِ اعظم حسین، بنتِ محمد ابدال، بنتِ امین حیدر عطاریہ، بنتِ اللہ رحم، بنتِ ارشد جماعتی، بنتِ مالک، بنتِ اقبال عطاریہ، بنتِ محمد عارف، بنتِ محمد اعجاز۔ **لاہور:** بنتِ حافظ علی محمد، بنتِ ندیم، بنتِ احمد عطاریہ، بنتِ محمد خلیل۔ **ساہیوال:** بنتِ امجد، بنتِ محمد منشا۔ **واہ کینٹ:** بنتِ آصف جاوید، بنتِ شوکت۔ **متفرق شہر:** بنتِ محمد الیاس (باروچھیپاں، گجرات)، بنتِ امجد علی (جہلم)، اُمِّ حنظلہ عطاریہ (اسلام آباد)، بنتِ اشرف عطاریہ (فیصل آباد)، بنتِ محمد اقبال (راولپنڈی)، بنتِ محمد الطاف (پیر محل)، بنتِ رفیع (اوکاڑہ)، بنتِ اشتیاق۔ **اوورسیز:** بنتِ محمد اقبال (ڈنمارک)، بنتِ امان اللہ (موریشس)، بنتِ عبد الرؤف (امریکہ)۔

ان مؤلفین کے مضامین 10 مئی 2022ء تک ویب سائٹ news.dawateislami.net پر اپلوڈ کر دیئے جائیں گے۔ ان شآءَ اللہ

تحریری مقابلہ "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے عنوانات (برائے اگست 2022ء)

مضمون بھیجنے کی آخری تاریخ: 20 مئی 2022ء

1 قراٰنِ کریم میں راہِ خدا میں خرچ نہ کرنے کے نقصانات 2 نمازِ جمعہ کی فضیلت و اہمیت پر 5 فرامینِ مصطفےٰ 3 تکبر کی مذمت پر 5 فرامینِ مصطفےٰ

مضمون لکھنے میں مدد (Help) کے لئے ان نمبرز پر رابطہ کریں:

صرف اسلامی بھائی: +923012619734　　صرف اسلامی بہنیں: +923486422931

آپ کے تأثرات (منتخب)

”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ کے بارے میں تأثرات وتجاویز موصول ہوئیں، جن میں سے منتخب تأثرات کے اقتباسات پیش کئے جارہے ہیں۔

علمائے کرام اور دیگر شخصیات کے تأثرات

1 مولانا ممتاز احمد عطاری مدنی (امام وخطیب جامع مسجد فیضانِ عطار، عربی ٹیچر گورنمنٹ بوائز ہائی سکول پولیس لائن، قلات بلوچستان): ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ علم کا بیش بہا خزانہ ہے، اس میں مختلف معاشرتی موضوعات پر مختصر اور دلچسپ مواد شامل کیا جاتا ہے، اس طرح کے میگزین بہت کم ہیں جن میں معاشرے میں رہنے والے افراد کے مسائل کا حل اَحسن طریقے سے پیش کیا جاتا ہو۔

2 بنتِ محمد نعیم عطاریہ مدنیہ (جامعۃ المدینہ گرلز، قطبِ مدینہ ملیر کراچی، ذیلی نگران 8 دینی کام): دعوتِ اسلامی دورِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق جن علمی و تحقیقی کارناموں کو سرانجام دے رہی ہے وہ کسی تعارف کے محتاج نہیں ہیں۔ انہیں کارناموں میں ایک بہترین اور قابلِ تعریف علمی کارنامہ ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ بھی ہے جو گھر گھر نیکی کی دعوت دینے، جذبۂ اصلاحِ اُمّت اور دینِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی اشاعت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ اللہ کریم ہمیں اس کی برکتوں سے مالامال فرمائے، اٰمین۔

متفرق تأثرات

3 ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ مختلف شعبۂ زندگی سے تعلق رکھنے والے افراد کی دینی، دنیاوی، شرعی، اخلاقی، معاشی، معاشرتی، انفرادی اور اجتماعی ضرورتوں کو پورا کررہا ہے، اس کے رنگارنگ مضامین کی وجہ سے ہر نئے شمارے کا شدّت سے انتظار رہتا ہے اور جونہی ماہنامہ کی تشریف آوری ہوتی ہے تو گھر کے ہر فرد کی خواہش ہوتی ہے کہ سب سے پہلے زیارت کا موقع اسے ملے۔ اللہ پاک ہمارے محبوب ماہنامہ کو مزید ترقی کی منازل پر گامزن فرمائے اور نظرِ بد سے محفوظ فرمائے، آمین۔ (صاحبزادہ محمد عاصم ساقی مجددی، متعلم جامعہ انجیریہ مجددیہ، گوجرانوالہ) 4 اَلحمدُلِلّٰہ میں نے ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ کے شروع سے لے کر اب تک (فروری 2022ء) کے تمام شمارے پڑھے ہیں، ہر ماہ پابندی سے اسے پڑھتا ہوں، بہت سکون ملتا ہے، عبدالحبیب عطاری بھائی کا ”سفرنامہ“ کمال کا ہے، اس میں مدرسۃُ المدینہ کے بچّوں کے بارے میں پڑھ کر بہت خوشی ہوتی ہے اور میں ان کے لئے دعا کرتا ہوں کہ یااللہ! ان کو حافظ بنا۔ (محمد منیر احمد عطاری، خادم جامعۃُ المدینہ کنزُالایمان، رائے ونڈ) 5 ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ ہم بڑے شوق سے پڑھتے ہیں، اس کا ہر ایک موضوع زبردست ہوتا ہے۔ (صابر علی، حمید آباد بلوچستان) 6 اَلحمدُلِلّٰہ ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ کا انداز بہت عمدہ ہے، اس سے ہمیں بہت معلومات حاصل ہوتی ہے بلکہ اس کا ہر مضمون ہی معلومات کا بیش بہا دریا فراہم کرتا ہے، گھر کے بچے اور بچیاں بھی توجہ اور شوق سے پڑھتے ہیں، اس پلیٹ فارم پر دعوتِ اسلامی جو خدمات انجام دے رہی ہے وہ قابلِ تحسین ہیں۔ (بنتِ اسلم، کراچی) 7 ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ سے ہمیں دینی معلومات کے ساتھ ساتھ روزمرہ زندگی کے حوالے سے بھی راہنمائی ملتی ہے، اس میں بزرگانِ دین کی سیرت سے ہمیں بہت کچھ سیکھنے کو ملتا ہے اور نیکیاں کرنے کا جذبہ بھی بڑھتا ہے۔ (اُمّ حاکم، نیک اعمال ذمہ دار، بروکلین، نیویارک)

اس ماہنامے میں آپ کو کیا اچھا لگا! کیا مزید اچھا چاہتے ہیں! اپنے تأثرات، تجاویز اور مشورے ماہنامہ فیضانِ مدینہ کے ای میل ایڈریس (mahnama@dawateislami.net) یا واٹس ایپ نمبر (+923012619734) پر بھیج دیجئے۔

مولانا محمد جاوید عطاری مدنی*

ہمارے پیارے نبی حضرت محمد مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: لَا تَغْتَابُوا الْمُسْلِمِيْنَ یعنی مسلمانوں کی غیبت نہ کرو۔

(ابوداؤد، 4/354، حدیث:4880)

کسی شخص کے پوشیدہ عیب (جس کو وہ دوسروں کے سامنے ظاہر کرنا/ ہونا پسند نہ کرتا ہو) اُس کی برائی کرنے کے طور پر ذکر کرنا غیبت کہلاتا ہے۔ (بہارِ شریعت، 3/532)

پیارے بچو! غیبت کرنا بُری عادت اور گناہ کا کام ہے، غیبت کے بہت سارے دینی اور دنیاوی نقصانات بھی ہیں۔ جس کی غیبت کی جائے تو پتا چلنے پر اس کا دل بھی دُکھتا ہے، غیبت کرنے والا سب سے پہلے جہنم میں جائے گا، غیبت کرنا اللہ پاک کی ناراضی کا سبب ہے اور اللہ پاک کی نافرمانی ہے۔ غیبت کرنے والے کی نیکیاں اُس شخص کو دے دی جاتی ہیں جس کی غیبت کی ہوتی ہے۔ آپ اگر بچپن سے ہی غیبت جیسے گناہ سے بچنے کی کوشش کرتے رہیں گے تو بڑے ہو کر غیبت کے ساتھ ساتھ دیگر گناہوں سے بچنا اور نیکیاں کرنا آسان ہو جائے گا۔ اِن شآءَ اللہ

بچوں میں پائی جانے والی غیبت کی چند مثالیں

پیارے بچو! کبھی بھی کسی کی غیبت نہ کریں، غیبت کرنا گندے بچوں کا کام ہے۔ عام طور پر بچے جو غیبت کرتے ہیں اس کی چند مثالیں ہمارے پیارے امیرِ اہلِ سنّت حضرت علامہ محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ نے اپنی کتاب میں لکھی ہیں، مثلاً: • اس نے میری ٹافی چھین کر کھالی • وہ گندا بچہ ہے • امّی کے پاس میری چُغلیاں لگاتا ہے • ہر وقت اُس کی ناک بہتی رہتی ہے • روزروز پنسل گُما دیتا ہے • ٹیچر نے کل اس کو "مرغا" بنایا تھا • اُس دن آبو کی جیب سے پیسے چُرا لئے تھے • اُس دن امّی نے اُس کی خوب پٹائی لگائی تھی وغیرہ وغیرہ۔

(غیبت کی تباہ کاریاں، ص55، 56 ملخصاً)

غیبت و چغلی کی آفت سے بچیں
یہ کرم یا مصطفےٰ فرمایئے

اللہ پاک ہمیں غیبت اور دیگر گناہوں سے بچتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

غیبت نہ کرو

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ماہنامہ فیضان مدینہ کراچی

چھوٹی عمر میں گاڑی نہیں چلانی چاہئے

مولانا اویس یامین عطاری مدنی

اچھے بچّو!

امیرِ اہلِ سنّت علّامہ محمد الیاس قادری صاحب فرماتے ہیں:

18 سال سے کم عُمر بچّوں کو گاڑی چَلانا منع ہے، ایکسیڈنٹ کا زیادہ خطرہ ہوتا ہے اور 18 سال سے کم عُمر بچّوں کا لائسنس بھی نہیں بنتا۔ بغیر اِجازت اور وہ بھی چھوٹی عُمر میں گاڑی نہیں چلانی چاہئے، کیونکہ اِس میں جان کا خطرہ بھی ہے اور گاڑی بھی ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہوسکتی ہے جس میں ابّو کا نقصان ہے۔ (امیرِ اہلِ سنّت سے بچّوں کے بارے میں سوالات، ص16)

پیارے بچّو! ہمیں بھی امیرِ اہلِ سنّت کی بات پر عمل کرتے ہوئے اپنے ابّو، بڑے بھائی، چاچو، ماموں وغیرہ سے بائیک چلانے کی ضد نہیں کرنی چاہئے اور اجازت کے بغیر ان کی بائیک بھی نہیں چلانی چاہئے، کچھ بچّے اجازت کے بغیر بائیک چلانے کی کوشش کرتے ہیں اور بعض اوقات ایکسیڈنٹ ہونے کی وجہ سے چوٹ لگنے یا ہاتھ پاؤں ٹوٹنے جیسی مصیبت میں مبتلا ہوجاتے ہیں اور اس سے جان جانے کا خطرہ بھی ہوتا ہے۔ بغیر کاغذات یا بغیر ڈرائیونگ لائسنس کے بائیک چلانا قانوناً جرم بھی ہے، پولیس نے پکڑ لیا یا چالان کر دیا تو آپ کے ساتھ ساتھ گھر والوں کی بھی پریشانی بڑھ جائے گی لہٰذا ہمیں 18 سال سے پہلے بغیر لائسنس کے بائیک ہرگز نہیں چلانی چاہئے۔

حروف ملائیے!

پیارے بچّو! حضرت آدم علیہ السلام کو صَفِیُّ اللہ کہتے ہیں، صَفِیُّ اللہ کا مطلب ہے اللہ کا چُنا ہوا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خلیلُ اللہ کہتے ہیں، خلیل اللہ کا مطلب ہے اللہ کا دوست۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام کو ذَبِیْحُ اللہ کہتے ہیں، اس کا مطلب ہے اللہ کے لئے ذبح ہونے والا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کَلِیْمُ اللہ کہتے ہیں، اس کا مطلب ہے اللہ سے باتیں کرنے والا۔ ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو نُوْرُ اللہ کہتے ہیں نُوْرُ اللہ کا مطلب ہے اللہ کا نور۔

آپ نے اوپر سے نیچے اور سیدھی سے اُلٹی طرف حروف ملا کر 5 نام تلاش کرنے ہیں، جیسے ٹیبل میں لفظِ "آدم" کو تلاش کرکے بتایا گیا ہے۔ اب یہ نام تلاش کیجئے:

1 صَفِیُّ اللہ 2 ذَبِیْحُ اللہ 3 خلیلُ اللہ 4 کلیمُ اللہ 5 نورُ اللہ۔

م	ر	خ	ک	ص	ث	ژ	ظ	ک
ن	ہ	ل	ل	ا	ر	و	ن	ج
ل	س	ی	ذ	س	ل	د	ف	ھ
ہ	ل	ل	ا	ح	ی	ب	ذ	گ
ل	ز	ا	ت	ر	ع	و	ق	آ
ہ	ل	ل	ا	م	ی	ل	ک	د
ب	ل	ل	ے	ئ	ی	ہ	پ	م
ط	ہ	ہ	ل	ل	ا	ی	ف	ص

٭فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ماہنامہ فیضان مدینہ کراچی

مولانا محمد ارشد اسلم عطاری مدنی*

رومال کیوں نہیں جلا؟

اُمِّ حبیبہ نے کہا: صہیب کیا تلاش کر رہے ہو؟ صہیب نے کہا: جھاڑو ڈھونڈ رہا ہوں۔ اُمِّ حبیبہ ہنستے ہوئے بولی: کیوں! آج گھر کی صفائی تم کرو گے؟ صہیب نے فوراً کہا: نہیں۔ اُمِّ حبیبہ نے دوبارہ پوچھا: پھر کیا کرو گے؟ صہیب نے جلدی سے کہا: آپی! پہلے آپ بتائیں کہاں رکھی ہے پھر میں بتاؤں گا۔

اُمِّ حبیبہ نے پوچھتے ہوئے کہا: جھاڑو باہر کیوں لے کر جا رہے ہو؟ صہیب نے بتایا: میرے دوستوں نے اپنے اپنے گھر کے سامنے جھاڑو لگائی ہے اب میں بھی لگاؤں گا۔ اُمِّ حبیبہ نے سمجھاتے ہوئے کہا: اچھا جاؤ، مگر کپڑے گندے نہیں کرنا۔

صہیب نے اویس سے کہا: یار صفائی کے بعد اتنا سارا کچرا جمع ہو گیا، اس کا کیا کریں؟ اویس نے کچھ دیر سوچنے کے بعد کہا: ہم اس کچرے کو آگ لگا دیتے ہیں، برابر والے انکل بھی ایسا ہی کرتے ہیں۔ اچھا صہیب تم یہیں رُکو، میں ماچس لے کر آتا ہوں۔

آگ جلنے کے بعد اویس نے کہا: شکر ہے جل گئی۔ صہیب نے کہا: ہاں دیکھو! اتنی ماچس ضائع ہونے کے بعد جلی ہے۔ اب دونوں آگ میں کبھی کاغذ ڈالتے، کبھی شاپر اور تھیلی۔ اس طرح کرنے سے انہیں خوب مزہ آرہا تھا۔

خُبیب باہر آیا تو وہ دونوں آگ میں شاپر ڈال رہے تھے، پہلے تو خبیب نے انہیں آگ سے دور کیا اور پھر گھر سے پانی لاکر آگ بجھادی۔ خُبَیب نے دونوں کو ڈانٹتے ہوئے کہا: اویس آپ اپنے گھر جاؤ اور صہیب آپ دادا کے پاس چلو۔

خُبَیب نے کہا: دادا جان! آپ کو پتا ہے، صہیب کیا کر رہا تھا؟ یہ اور اویس کچرا جمع کر کے آگ جلا رہے تھے۔ دادا جان نے صہیب کو دیکھا اور پھر پیار کرتے ہوئے کہا: آپ ایسا کیوں کر رہے تھے؟ صہیب نے بتایا: دادا جان! اویس نے کہا تھا، اور وہ یہ بھی کہہ رہا تھا کہ برابر والے انکل بھی ایسا کرتے ہیں۔ دادا جان نے صہیب کو سمجھاتے ہوئے کہا:

1 بچّوں کو آگ نہیں جلانی چاہئے 2 آگ سے کپڑے یا ہاتھ پاؤں بھی جل سکتے ہیں 3 جلتا کاغذ ہوا سے اُڑ کر کہیں اور

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ذمہ دار شعبہ بچّوں کی دنیا (چلڈرن لٹریچر) المدینۃ العلمیہ، کراچی

بھی جاسکتا ہے جس سے دوسری جگہ بھی آگ لگ سکتی ہے۔

داداجان نے کہا: اگر تم وعدہ کرو کہ اب ایسا نہیں کروگے تو میں ایک معجزہ سناؤں گا، معجزے کا نام سن کر صہیب خوش ہو گیا اور فوراً کہا: داداجان میں اب ایسا کبھی بھی نہیں کروں گا۔ دادا جان نے کہا: شاباش میر ابیٹا! اب میں تمہیں ایک معجزہ سناتا ہوں، رومال والا۔۔۔

داداجان نے بتایا: حضرت انس رضی اللہ عنہ، یہ صحابی ہیں، ایک بار ان کے گھر میں کچھ مہمان آئے، کھانے کا وقت ہوا تو مہمانوں کے لئے دستر خوان لگادیا۔ آپ نے اپنی کنیز سے کہا: رومال بھی لاؤ، کنیز رومال لے کر آئی تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے رومال دیکھا اور کہا: اسے آگ میں ڈال دو۔ کنیز نے ایسا ہی کیا اور رومال کو جلتی ہوئی آگ میں ڈال دیا۔

اُمِّ حبیبہ نے کہا: داداجان! حضرت انس نے ایسا کیوں کیا؟ داداجان نے کہا: رومال کو دھونا تھا اس لئے آگ میں ڈال دیا۔ اُمِّ حبیبہ نے حیرت سے کہا: دھونے کے لئے اور وہ بھی آگ میں!! داداجان آپ کیوں مذاق کررہے ہیں! آگ تو چیزوں کو جلادیتی ہے، اگر دھونا ہوتا تو پانی سے دھوتے نا۔

داداجان نے کہا: میں مذاق نہیں کررہا بلکہ سچ میں ایسا ہی کرتے تھے۔ سارے کپڑے تو پانی سے دھوتے تھے، مگر اُس رومال کو آگ سے دھوتے تھے۔ خبیب نے کہا: اس رومال میں ایسی کیا خاص بات تھی جو آگ میں دھویا جاتا تھا۔ داداجان نے کہا: باقی معجزہ تو سنو پھر تمہیں خود سمجھ آجائے گا، اس رومال میں کیا خاص بات تھی۔

داداجان نے کہا: تھوڑی دیر بعد اس رومال کو آگ سے نکالا تو رومال دودھ کی طرح ایک دم سفید ہوچکا تھا۔ اور رومال کہیں سے جلا بھی نہیں تھا۔ داداجان نے کہا: بچّو! وہ عام رومال نہیں تھا بلکہ بہت ہی خاص اور اسپیشل رومال تھا۔

حضرت انس کے مہمان یہ دیکھ کر حیران ہوگئے تھے، مہمانوں نے کہا: اس رومال میں کیا راز کی بات ہے ہمیں بھی بتایئے؟ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کمال والے رومال کی وجہ بتاتے ہوئے کہا:

اس رومال کو ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اپنے پیارے چہرے پر لگایا کرتے تھے۔ اب جب بھی دھونے کی ضرورت ہوتی ہے تو ہم اسے آگ میں ڈال دیتے ہیں۔

داداجان نے کہا: حضرت انس نے اپنے مہمانوں کو ایک اور اہم بات بھی بتائی تھی۔ بچوں نے کہا: وہ کون سی داداجان؟ حضرت انس نے بتایا: جو چیز نبیوں کے پیارے چہروں کو ٹچ کرلیتی ہے اسے آگ نہیں جلاسکتی۔ (خصائص الکبریٰ، 2/134)

خبیب نے کہا: اچھا! اب میں سمجھا، وہ رومال جل کیوں نہیں رہا تھا، صہیب نے کہا: بھائی جان! کیوں نہیں جل رہا تھا؟ خُبیب نے سمجھاتے ہوئے کہا: اس رومال کو ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اپنے پیارے چہرے پر لگایا تھا، اب دنیا کی کوئی آگ اس رومال کو نہیں جلاسکتی تھی۔

داداجان جگہ سے اٹھے، صہیب کو دیکھتے دیکھتے کہا: اب آگ نہیں جلانا۔ اور اپنے دوست سے ملنے ان کے گھر چلے گئے۔

لائبریری کی سیر

مولانا حیدر علی مدنی*

ننھے میاں نہادھو کر یونیفارم پہنے کچن میں آئے تو امّی جان نے فرائی پین سے آملیٹ پلیٹ میں ڈال کر ننھے میاں کے سامنے رکھ دیا اور ہاٹ پاٹ سے پراٹھا نکال کر ان کے سامنے رکھتے ہوئے کہا: آج میرا بیٹا پورا پراٹھا ختم کرے گا تو اسے ایک سرپرائز ملے گا۔

واؤ! پہلے یہ بتائیں کہ کیا ملے گا سرپرائز میں؟ ننھے میاں بولے۔

امّی جان مسکراتے ہوئے کہنے لگیں: یہ بتا دیا تو سرپرائز کیسے رہا، آپ جلدی سے پراٹھا اور آملیٹ ختم کر کے اسکول جائیں، واپسی پر آپ کا سرپرائز آپ کو خود مل جائے گا۔

اسکول جاتے ہوئے اور پھر وہاں بھی سارا وقت ننھے میاں کا ذہن سرپرائز کے گرد ہی گھومتا رہا، کبھی ان کے ذہن میں پچھلے دنوں بازار میں دیکھی سائیکل آتی جو انہوں نے ابو سے لینے کی فرمائش کی تھی، یہ ہی سوچتے سوچتے ان کا سارا ٹائم گزر گیا، چھٹی کے بعد گھر پہنچے تو جیسے ہی ہال میں داخل ہو کر اونچی آواز سے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُم کہنے لگے تو سامنے ماموں جان کو صوفے پر بیٹھا دیکھ کر سب کچھ بھول گئے اور بھاگ کر ان کے گلے لگ گئے، اَلسَّلَامُ عَلَیْکُم ماموں جان، آپ کب آئے؟

اتنے میں پیچھے سے امّی جان ملک شیک کا جگ پکڑے آگئیں اور مسکراتے ہوئے کہنے لگیں: کیسا لگا میرا سرپرائز؟ یہ لو اب بیٹھ کر ملک شیک پی لو۔

آپ نے مجھے صبح کیوں نہیں بتایا، میں آج اسکول ہی نہ جاتا۔

اسی ڈر سے تو انہوں نے نہیں بتایا ہو گا، امّی جان کے بجائے ماموں جان نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

چلو جلدی سے کپڑے بدلو اور فریش ہو کر آجاؤ، کھانا تیار ہے، امی نے کہا۔

شام کو سو کر اٹھے تو عصر کی نماز کے بعد ماموں جان کہنے لگے: چلو ننھے میاں آج آپ کو لائبریری دکھاتے ہیں۔

ننھے میاں گاڑی سے اُترے تو سامنے لائبریری کی بڑی اور خوبصورت عمارت تھی، جب ماموں کا ہاتھ پکڑے اندر داخل ہوئے تو حیرانی سے دیکھتے ہی رہ گئے، ہر طرف کتابیں ہی کتابیں تھیں، ماموں جان نے کتاب لینے سے پہلے ننھے میاں کو ہر ایک سیکشن گھمایا، قراٰن، حدیث، قانونِ اسلامی، سیرتِ نبوی، تاریخ وغیرہ ہر ہر سیکشن میں سینکڑوں کتابیں تھیں، ایک بڑے سے ہال

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ

میں کرسیاں اور ٹیبل رکھے ہوئے تھے جن پر بڑے لڑکے اور انکلز بیٹھے کتابیں پڑھ رہے تھے اور ایک بڑے سے کمرے کے باہر کڈز سیکشن لکھا ہوا تھا، اندر بچوں کیلئے مختلف کتابیں اور سیکھنے والے چارٹس دیکھ کر ننھے میاں کا دل کر رہا تھا کہ یہیں بیٹھ جائیں۔

ننھے میاں کو ساری لائبریری دکھا کر ماموں جان لائبریرین کے پاس آگئے اور اسے فتاویٰ رضویہ کی اکیسویں جلد لانے کا کہا جو اس نے کچھ ہی دیر میں پیش کر دی۔ ماموں جان نے اپنا شناختی کارڈ اسے جمع کروایا اور خود کتاب پکڑ کر لائبریری سے باہر لان میں رکھے بینچ پر آکر بیٹھ گئے تو ننھے میاں بولے: ماموں جان آپ نے کتاب کے پیسے نہیں دیئے۔

ماموں جان مُسکراتے ہوئے بولے: ننھے میاں لائبریری سے کتابیں پیسوں کی نہیں خریدتے بلکہ یہاں تو کتابیں پڑھنے کے لئے مفت ملتی ہیں جو پڑھ کر واپس کرنا ہوتی ہیں۔

تو لوگ بازار سے وہ کتابیں کیوں نہیں خرید لیتے؟ ننھے میاں نے پوچھا۔

بیٹا ہر کوئی ہر کتاب نہیں خرید سکتا، کچھ کتابیں مہنگی ہوتی ہیں اس لئے لائبریریاں بنائی جاتی ہیں تاکہ جو کتابیں خریدنا نہ چاہے یا خریدنے کی گنجائش نہ ہو تو وہ کم از کم مطالعے سے محروم تو نہ رہے۔

ننھے میاں بڑی توجہ سے ماموں جان کی باتیں سُن رہے تھے، پھر ماموں کہنے لگے: یونہی کچھ لوگوں کے پاس کتاب تو ہوتی ہے لیکن وہ شور شرابے سے دُور پُرسکون ماحول میں مطالعہ کرنے کے لئے بھی لائبریری آتے ہیں اسی لئے آپ نے دیکھا ہوگا کہ وہاں مختلف جگہوں پر اسٹیکر لگا ہوا تھا کہ "اونچی آواز سے گفتگو کرنا منع ہے"، اور جنہیں میں نے کتاب لانے کا کہا تھا ان، انہیں لائبریرین کہا جاتا ہے یعنی لائبریری کی کتابوں کی حفاظت کرنے والے۔ چلیں اب چلتے ہیں، شام ہو رہی ہے، ہمیں مغرب اپنی کالونی کی مسجد میں جا کر پڑھنی ہے اور ننھے میاں دل ہی دل میں آج کی سیر کی کہانی اپنے دوستوں کو سنانے کا سوچ کر اٹھ کھڑے ہوئے۔

جانوروں کی سبق آموز کہانیاں

مظلوم پرندے

مولانا شاہ زیب عطاری مدنی*

ایک بڑا درخت تھا، جس پر تین فیملیاں رہتی تھیں، اوپر نیچے ان کے گھر تھے۔

سب سے نیچے چڑیا کی فیملی رہتی تھی، درمیان میں مَینا اور اس کے تین بچّے، جبکہ سب سے اوپر کبوتری اور اس کے دو بچّے رہتے تھے۔

یہ سب ایک دوسرے سے محبت کرتے تھے اور اپنے پڑوسیوں کا خیال رکھتے تھے۔

روزانہ شام کے وقت اوپر والے فلور پر بڑے بیٹھ کر آپس میں باتیں کرتے، جبکہ بچے درخت کے نیچے زمین پر کھیلتے کُودتے تھے۔

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، شعبہ بچّوں کی دنیا (چلڈرن لٹریچر) المدینۃ العلمیہ، کراچی

ایک بار ان کی ہنستی مسکراتی زندگی میں اچانک سے ایک مصیبت آپڑی، ہُوا کچھ یوں کہ سردی کا موسم تھا، روزانہ کی طرح بڑے باتیں کررہے تھے اور بچّے کھیل رہے تھے کہ کوّوں کا ایک جُھنڈ بڑے درخت کے پاس آنکلا، ایک بڑا اور موٹا کوّا جھنڈ کے بیچ میں سے آگے بڑھا اور دھمکاتے ہوئے کہنے لگا: ”اس درخت پر جتنے دن گزار لئے، گزار لئے، کل سے یہاں ہم رہیں گے، تم سب اپنا بندوبست کرلو۔“

چڑیا نے فوراً کہا: پاس ہی دوسرے درخت ہیں، وہاں کوئی نہیں رہتا، تم سب اپنے گھر وہاں جاکر بناؤ۔

ہاں ہاں! یہ بھی کوئی انصاف ہے کہ **اپنا گھر بناؤ دوسرے کا اجاڑو!** مینا اور کبوتری نے بھی چڑیا کی ہاں میں ہاں ملائی۔

مجھے کچھ نہیں پتا، بڑے کوّے نے غصے سے کہا: تمہارے پاس کل شام تک کا ٹائم ہے، اپنا بندوبست کرلو ورنہ گھر تو کیا، سر بھی نہیں بچے گا، یہ کہتے ہوئے بڑا کوّا اپنے جھنڈ کے ساتھ وہاں سے اُڑتا بنا۔

شام سے رات ہوگئی، اجالے سے اندھیرا ہو گیا تھا، بچّے بے خبر تھے، اس لئے پُرسکون ہو کر سو رہے تھے، لیکن والدین پریشان تھے، بڑے پریشان اپنے لئے، اپنے بچّوں کے لئے، اپنے گھر کے لئے، اس لئے جاگ رہے تھے۔

بتاؤ! اب کیا کرنا ہے، چڑیا نے کہا، میرے تو بچے بھی چھوٹے ہیں اور گھر بناتے بناتے ایک ہفتہ لگ جائے گا۔

یہاں رُکے تو کوّوں کے ہاتھوں مریں گے، چلے گئے تو سردی کی وجہ سے مریں گے، مینا نے روتے ہوئے کہا۔

لیکن! یہ کبوتری کہاں ہے؟ مینا نے سوال کیا، کہیں وہ یہ گھر اور ہمیں چھوڑ کر چلی تو نہیں گئی؟

پتا نہیں! مگر اس کے بچّے یہیں پر ہیں۔ چڑیا نے جواب دیا۔

اگلے دن شام کو کبوتری واپس لوٹ چکی تھی اور اس کے آنے کے کچھ ہی دیر بعد ساتھ ہی کوّوں کا جھنڈ پھر آنکلا، دیکھو تو سہی! یہ لوگ ابھی تک یہاں پر ہیں، موٹے کوّے نے حیرت سے کہا، لگتا ہے تمہیں جینے سے زیادہ مرنے کا شوق ہے۔

ہاہاہاہا، سردار کی بات سُن کر سارے کوّے زور زور سے ہنسنے لگے، ہاہاہاہا

لیکن! یہ کیا؟ کبوتری اور اس کے پڑوسیوں کے چہرے پر کوئی پریشانی نہیں تھی، ایسا محسوس ہورہا تھا کہ جیسے کچھ ہوا ہی نہیں۔

کبوتری مسکراتے ہوئے کہنے لگی: ہم نہ مریں گے اور نہ یہاں سے جائیں گے۔

تم نے کیا سمجھا تھا کہ ہم اکیلے ہیں، کمزور ہیں تو ہم پر ظلم کروگے اور ہمارے گھروں پر قبضہ کروگے، یہ دیکھو ہمارے دوست یہاں موجود ہیں، ہمیں کبھی اکیلا نہیں چھوڑتے۔ اس کے بعد چاروں طرف سے شاہین نکل آئے اور درخت پر آکر بیٹھ گئے۔

کیا مسئلہ ہے؟ کمزور کیا دیکھے کہ حملہ کر دیا، اب ہم تمہیں بتائیں کہ طاقت کا مطلب کیا ہوتا ہے؟ سردار شاہین کی آواز بھاری ہوچکی تھی اور وہ بہت غصے میں آچکا تھا۔

نہیں نہیں! ایسی کوئی بات نہیں، موٹے کوّے نے اپنی جان بچاتے ہوئے کہا، ہم تو بس ایسے ہی مذاق کررہے تھے، یہ رہیں، گھر ان کا ہے، درخت ان کا ہے، ہم یہاں سے چلے جاتے ہیں، بس آپ غصہ نہ ہوں۔

کوّوں کی طرف سے پہنچنے والی مصیبت کو دور کرنے پر تمام شاہینوں کا کبوتری اور اس کے پڑوسیوں نے شکریہ ادا کیا اور ان کے لئے تین دن بعد بہت مزے کی دعوت کی۔

پیارے بچّو! اس کہانی سے ہمیں سیکھنے کو ملا:

کسی کمزور پر ظلم نہ کریں اور اگر کوئی ظلم کررہا ہو تو ظالم کو ظلم کرنے سے روکیں اور کمزور کی مدد کریں۔

مدرسۃ المدینہ شیرانوالہ گیٹ (اقصیٰ مسجد، لاہور)

قراٰنِ کریم کی مفت تعلیم دینے کے لئے دعوتِ اسلامی کے مدارسُ المدینہ میں سے ایک "مدرسۃُ المدینہ شیرانوالہ گیٹ" بھی ہے جو کہ لاری اڈا اقصیٰ مسجد لاہور میں واقع ہے۔ اس دینی درس گاہ کی تعمیر 1990ء میں ہوئی جبکہ باقاعدہ پڑھائی کا سلسلہ 2001ء میں شروع ہوا، اس مدرسہ کا سنگِ بنیاد حاجی دانیال عطاری (رکنِ مجلس مدرسۃ المدینہ لاہور) نے اپنے بابرکت ہاتھوں سے رکھا۔

اس مدرسۃُ المدینہ میں ناظرہ کی 1 جبکہ حفظ کی 3 کلاسز ہیں جن میں 92 طلبہ تعلیمِ قراٰن میں مصروف ہیں۔ مارچ 2022ء تک اس مدرسۃُ المدینہ سے حفظِ قراٰن مکمل کرنے والوں کی تعداد کم و بیش 326 ہے جبکہ ناظرہ قراٰنِ کریم مکمل کرنے والوں کی تعداد 872 ہے۔ اس مدرسۃ المدینہ سے فراغت پانے والے تقریباً 82 طلبہ نے درسِ نظامی (یعنی عالم کورس) میں داخلہ لیا۔ اللہ پاک دعوتِ اسلامی کے تمام شعبہ جات بشمول "مدرسۃُ المدینہ شیرانوالہ گیٹ (لاہور)" کو ترقّی و عُروج عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

جملے تلاش کیجئے! پیارے بچو! نیچے لکھے جملے بچوں کے مضامین اور کہانیوں میں تلاش کیجئے اور کوپن کی دوسری جانب خالی جگہ میں مضمون کا نام اور صفحہ نمبر لکھئے۔

1 بچّوں کو آگ نہیں جلانی چاہئے 2 غیبت کرنا گندے بچّوں کا کام ہے 3 یہاں تو کتابیں پڑھنے کے لئے مفت ملتی ہیں 4 کسی کمزور پر ظلم نہ کریں 5 بائیک چلانے کی ضد نہیں کرنی چاہئے۔

◆ جواب لکھنے کے بعد "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے ایڈریس پر بذریعہ ڈاک بھیج دیجئے یا صاف ستھری تصویر بنا کر "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے Email ایڈریس (mahnama@dawateislami.net) یا واٹس ایپ نمبر (+923012619734) پر بھیج دیجئے۔ ◆ ایک سے زائد درست جوابات بھیجنے والوں میں سے 3 خوش نصیبوں کو بذریعہ قرعہ اندازی تین تین سو روپے کے چیک پیش کئے جائیں گے۔ (یہ چیک مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ پر دے کر فری کتابیں یا ماہنامے حاصل کرسکتے ہیں۔)

جواب دیجئے (مئی 2022ء)

(نوٹ: ان سوالات کے جوابات اسی "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" میں موجود ہیں)

سوال 01: حضرت لیلیٰ بنتِ عبد اللہ رضی اللہ عنہا سے کتنی احادیث مروی ہیں؟

سوال 02: غزوۂ احد کس سن ہجری میں پیش آیا؟

› جوابات اور اپنا نام، پتا، موبائل نمبر کوپن کی دوسری جانب لکھئے › کوپن بھرنے (یعنی Fill کرنے) کے بعد بذریعہ ڈاک "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے پہلے صفحے پر دیئے گئے پتے پر بھیجئے › یا مکمل صفحے کی صاف ستھری تصویر بنا کر اس نمبر پر واٹس ایپ +923012619734 کیجئے › جواب درست ہونے کی صورت میں بذریعہ قرعہ اندازی تین خوش نصیبوں کو چار، چار سو روپے کے چیک پیش کئے جائیں گے۔ (یہ چیک مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ پر دے کر فری کتابیں یا ماہنامے حاصل کرسکتے ہیں۔)

مَدَنی ستارے

اَلْحَمْدُلِلّٰہ! دعوتِ اسلامی کے مدارسُ المدینہ میں بچّوں کی تعلیمی کارکردگی کے ساتھ ساتھ ان کی اَخلاقی تربیت پر بھی خاصی توجّہ دی جاتی ہے یہی وجہ ہے کہ مدارسُ المدینہ کے ہونہار بچّے اچّھے اَخلاق سے مُزَیَّن ہونے کے ساتھ ساتھ تعلیمی میدان میں بھی غیر معمولی کارنامے سرانجام دیتے رہتے ہیں، ”مدرسۃُ المدینہ شیرانوالہ گیٹ (لاہور)“ میں بھی کئی ہونہار مَدَنی ستارے جگمگا رہے ہیں، جن میں سے 14 سالہ محمد بلاول بن عابد احمد کے تعلیمی و اخلاقی کارنامے ذیل میں دیئے گئے ہیں، ملاحظہ فرمایئے:

اَلْحَمْدُلِلّٰہ! 7 ماہ 26 دن میں حفظِ قراٰن مکمّل کیا، 1 ماہ کی مختصر مدت میں ناظرہ قراٰنِ کریم مکمّل کرنے کی سعادت حاصل کی۔ اس ننھی سی عمر میں بھی نمازِ پنجگانہ، تہجد اور اشراق چاشت کی پابندی کے علاوہ امیرِ اہلِ سنّت اور المدینۃ العلمیہ (اسلامک ریسرچ سینٹر) کے 11 سے زائد رسائل کا مطالعہ کرچکے ہیں۔ 12 ماہ سے مدنی مذاکرہ سننے کا بھی معمول ہے۔ مزید یہ کہ درسِ نظامی (یعنی عالم کورس) کرنے کے بعد تخصص فی الفقہ (مفتی کورس) کرنے کا ذہن بھی رکھتے ہیں۔

ان کے استاذِ محترم ان کے بارے میں تأثرات دیتے ہوئے فرماتے ہیں: ماشآءَ اللہ! اعلیٰ اخلاق اور اچّھے ذہن کے مالک ہیں اور پڑھائی کا شوق بھی رکھتے ہیں۔

نوٹ: یہ سلسلہ صرف بچّوں اور بچّیوں کے لئے ہے۔

(جواب بھیجنے کی آخری تاریخ: 10 مئی 2022ء)

نام مع ولدیت:................ عمر:...... مکمل پتا:..

موبائل / واٹس ایپ نمبر:........................ (1) مضمون کا نام:........................ صفحہ نمبر:......

(2) مضمون کا نام:................ صفحہ نمبر:...... (3) مضمون کا نام:........................ صفحہ نمبر:......

(4) مضمون کا نام:................ صفحہ نمبر:...... (5) مضمون کا نام:........................ صفحہ نمبر:......

ان جوابات کی قرعہ اندازی کا اعلان جولائی 2022ء کے ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ میں کیا جائے گا۔

جواب یہاں لکھئے (مئی 2022ء)

(جواب بھیجنے کی آخری تاریخ: 10 مئی 2022ء)

جواب: 1........................ جواب: 2........................

نام........................ ولدیت........................ موبائل / واٹس ایپ نمبر........................

مکمل پتا..

نوٹ: اصل کوپن پر لکھے ہوئے جوابات ہی قرعہ اندازی میں شامل ہوں گے۔

ان جوابات کی قرعہ اندازی کا اعلان جولائی 2022ء کے ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ میں کیا جائے گا۔

چھوٹی چھوٹی باتیں اور بڑے بڑے فائدے

مولانا آصف جہانزیب عطاری مدنی*

بچے پیارے ہوتے ہیں، ان کا بولنے کا انداز اور کھیل کُود کرنا دیکھنے والوں کو بھاتا ہے، بہت سے لوگوں کی نظریں بھی ان پر پڑتی ہیں اور اس صورت میں انہیں نظرِ بد لگ جانے کا امکان لاحق رہتا ہے۔

نظرِ بد سے بچنے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ مائیں جب بچے کو نہلا دُھلا کر تیار کرتی ہیں تو اس کے چہرے پر سرے کا ٹیکا لازمی لگاتی ہیں۔ یہ اہتمام اس لئے ہوتا ہے تاکہ ان کا بچہ بری نظر سے محفوظ رہے۔

ٹھیک ہے، بہت اچھی بات ہے کہ بچّے کی حفاظت کا اہتمام کیا جائے، لیکن یہ اہتمام اس وقت تک ہوتا ہے جب تک بچہ والدین کی دسترس میں ہو۔ جب بچہ 6 یا 7 سال کا ہوگیا، اب وہ ہر وقت والدین کی نظروں کے سامنے نہیں رہتا۔ اس کے لئے والدین کو ایک کام کرنا ہوگا وہ یہ کہ والدین اپنے بچّے کو اس قابل بنادیں کہ وہ ان پریشانیوں سے اپنی حفاظت کر سکے۔ اس کا ایک حل یہ ہے کہ وہ اپنے بچّوں کو روز مرہ کے معمولات کی ضروری ضروری دعائیں سکھائیں، نہ صرف سکھائیں بلکہ یہ دعائیں پڑھنا ان کی عادت بنادیں مثال کے طور پر:

1 عام طور پر واش روم میں شریر جنات ہوتے ہیں، اگر بچّے واش روم جانے سے پہلے واش روم جانے کی دعا[1] پڑھ لیں تو اِن شآءَ اللہ بچّے ان گندی چیزوں کے اثرات سے محفوظ رہیں گے کیونکہ ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ✲ دعا اللہ پاک کے لشکروں میں سے ایک لشکر ہے۔ (جامع صغیر، ص 259، حدیث: 4263) اور فرمایا ✲ دعا مومن کا ہتھیار ہے۔ (مستدرک، 2/164، حدیث: 1861)

2 بچّوں کا دن میں کئی بار گھر سے باہر آنا جانا بھی ہوتا ہے، ہر کسی کی نظر بھی بچّے پر پڑتی ہے۔ ایسے میں کسی کی بری نظر بھی لگ سکتی ہے نیز خدا نخواستہ کوئی بھی حادثہ پیش آسکتا ہے، لہٰذا اگر بچّے گھر سے نکلنے کی دعا[2] پڑھ لیں تو اللہ پاک کی رحمت سے قوی امید ہے کہ وہ نظرِ بد اور حادثات وغیرہ سے محفوظ رہیں گے۔

3 بچّے وین وغیرہ میں اسکول جاتے ہیں تو وہ سواری کی دعا[3] پڑھنے کی عادت بنالیں، اس طرح بچّوں کا پورا سفر حفاظت سے گزرے گا۔ اِن شآءَ اللہ

اسی طرح روز مَرّہ کے معمولات کی دعائیں ہیں جیسے صبح شام کی دعائیں، کھانے پینے اور سونے جاگنے کی دعائیں وغیرہ۔

دیکھنے میں تو یہ چھوٹی چھوٹی باتیں ہیں لیکن ان کے فوائد بڑے ہیں، ان دعاؤں کی برکت سے اللہ پاک کی رحمت ہر وقت شاملِ حال رہتی ہے۔ اگر بچّے کو ان معمولات کے وقت کی دعائیں یاد ہوں اور یہ دعائیں پڑھنا بچّوں کی عادت میں بھی شامل ہوں تو یقیناً آپ کا بچّہ ان دعاؤں کی برکت سے بہت سی آفات سے محفوظ ہو جائے گا۔ لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم اپنے بچّوں کو روز مرہ کے معمولات کی دعائیں سکھائیں، انہیں ان کے فوائد بتائیں اور بچّوں کو یہ دعائیں پڑھنے کا عادی بنائیں، تاکہ بچّہ ان دعاؤں کی برکت سے ناگہانی آفات سے محفوظ رہے۔

---

(1) اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَآئِثِ۔ (2) بِسْمِ اللّٰہِ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ۔ (3) اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ سُبْحٰنَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا ھٰذَا وَمَا کُنَّا لَہٗ مُقْرِنِیْنَ وَاِنَّاۤ اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ۔

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، شعبہ بچّوں کی دنیا (چلڈرن لٹریچر) المدینۃ العلمیہ، کراچی

HAPPINESS

اصل خوشی

اُمِّ میلاد عطاریہ*

خوشی کا تعلق انسان کی سوچ کے ساتھ ہوتا ہے، عموماً انسان کو جن چیزوں کی خواہش و تمنا ہوتی ہے ان کے ملنے پر خوش ہوتا ہے، جن چیزوں کی طلب نہیں ہوتی ان کے ملنے پر خوش نہیں ہوتا۔ لہٰذا ہر کسی کے لیے ایک ہی چیز کو خوشی کا سبب نہیں بنایا جاسکتا، کوئی دنیا کی چیزیں ملنے پر خوش ہوتا ہے تو کوئی نیکی و بھلائی کا موقع ملنے پر خوشی پاتا ہے۔ اب یہ انسان پر منحصر ہے کہ وہ اپنی خوشی کو کس چیز کے ساتھ وابستہ کرتا ہے۔

یاد رہے! اصل خوشی کی بات تو یہ ہے کہ ہمارا رب ہم سے راضی ہو جائے، ہماری زندگی اللہ پاک کے پسندیدہ کاموں میں اور اس کی نافرمانی سے بچتے ہوئے گزرے، قراٰنِ کریم میں ارشادِ باری ہے:

﴿ اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ طُوْبٰى لَهُمْ وَ حُسْنُ مَاٰبٍ(۲۹) ﴾

ترجمہ کنز العرفان: وہ لوگ جو ایمان لائے اور اچھے عمل کئے ان کیلئے خوشی اور اچھا انجام ہے۔ (پ13، الرعد:29)

بعض مفسرین کے نزدیک یہاں طوبیٰ سے مراد راحت و نعمت اور شادمانی و خوش حالی کی بشارت ہے۔ (صراط الجنان، 5/119) معلوم ہوا کہ حقیقی شادمانی اور خوشی اللہ پاک پر ایمان لانے میں اور نیک کام کرنے میں ہے، لہٰذا ہمیں چاہئے کہ بحیثیت مسلمان ہم اپنی خوشی کو ایمان کی سلامتی اور خدا کی نعمتوں کے ساتھ جوڑ لیں اور اس کے حصول کی کوشش کریں۔

یاد رکھئے! نیک اعمال صرف نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج نہیں بلکہ دوسری اسلامی بہنوں کے ساتھ حُسنِ اخلاق کا مُظاہرہ کرنا، ان کی دل جوئی کرنا، حسبِ استطاعت ان کی ضروریات کو پورا کرنا اور ان کے دل میں خوشی داخل کرنا بھی ہیں نیز یہ سب وہ بابرکت کام ہیں جن کے کرنے والوں کو اصل خوشی حاصل ہوتی ہے، حدیثِ پاک میں ہے: جو کسی مؤمن کے دل میں خوشی داخل کرتا ہے، اللہ پاک اس خوشی سے ایک فرشتہ پیدا فرماتا ہے، جو اللہ کی عبادت کرتا اور اس کی حمد کرتا رہتا اور اس کی توحید کے بیان میں مصروف رہتا ہے۔ جب وہ بندہ اپنی قبر میں چلا جاتا ہے تو وہ فرشتہ اس کے پاس آکر پوچھتا ہے، کیا تو مجھے نہیں پہچانتا؟ وہ کہتا ہے کہ تو کون ہے؟ تو وہ فرشتہ کہتا ہے کہ میں وہ خوشی ہوں جسے تو نے فلاں کے دل میں داخل کیا تھا آج میں تیری وحشت میں تیرا جی بہلاؤں گا، تجھے تیری حُجّت سکھاؤں گا، تجھے سوالات کے جوابات میں ثابت قدم رکھوں گا، میں تجھے محشر کی بارگاہ میں لے جاؤں گا اور تیرے لئے تیرے رب کی بارگاہ میں سفارش کروں گا اور تجھے جنت میں تیرا ٹھکانا دکھاؤں گا۔ (موسوعہ ابن ابی الدنیا، 8/545، حدیث:20)

پیاری اسلامی بہنو! معلوم ہوا کسی اسلامی بہن کے دل میں خوشی داخل کرنا، ان کی دل جوئی کرنا، غم خواری کرنا، جائز مدد کرنا، مشکل کو آسان کر دینا یہ سب کام اچھے اعمال میں سے ہیں اس سے دنیا میں بھی خوشی، راحت اور سکون ملتا ہے اور آخرت بھی اچھی ہوتی ہے۔ اس کے برعکس جن خواتین میں نیکیوں کا جذبہ یا دوسری اسلامی بہنوں کی خیر خواہی کا ذہن نہیں ہوتا اور اللہ پاک کی نافرمانی میں معاذ اللہ مشغول رہتی ہیں وہ نہ صرف عظیمُ الشّان ثواب سے خود کو محروم کر لیتی ہیں بلکہ رحمتوں اور برکتوں سے دور ہو کر گناہ و نافرمانی کے سبب اللہ پاک کو ناراض بھی کر بیٹھتی ہیں۔ اللہ پاک ہمیں اپنی اور اپنے محبوب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی حقیقی محبت و رضا نصیب فرمائے۔

جو نبی کی یاد میں کھو گیا، وہ خدائے پاک کا ہو گیا
دو جہان اس کے سنور گئے، اسے آخرت میں خوشی رہی

(وسائلِ بخشش، ص395)

* نگرانِ عالمی مجلس مشاورت (دعوتِ اسلامی) اسلامی بہن

مفتی فضیل رضا عطاری*

اسلامی بہنوں کے شرعی مسائل

1 کیا لڑکی کا اس کی امی کے خالہ زاد بھائی سے نکاح ہو سکتا ہے؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ میرا نکاح میری امی کے خالہ زاد بھائی سے ہو سکتا ہے یا نہیں؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

آپ کا نکاح آپ کی والدہ کے خالہ زاد بھائی سے ہو سکتا ہے، جبکہ نکاح سے ممانعت کا کوئی سبب جیسے رضاعت وحرمتِ مُصاہرت وغیرہ موجود نہ ہو، کیونکہ آپ اپنی والدہ کے خالہ زاد بھائی کے لیے خالہ کی بیٹی کی بیٹی ہوئیں اور یہ ان عورتوں میں سے نہیں جن سے نکاح حرام قرار دیا گیا ہے۔

یاد رہے کہ کس سے نکاح جائز ہے کس سے نہیں اس حوالہ سے ضابطہ کُلیہ یہ ہے کہ: اپنی فرع یعنی بیٹی، پوتی، نواسی چاہے کتنی ہی بعید (دور) ہو، یونہی اپنی اصل یعنی ماں، دادی، نانی چاہے کتنی ہی بلند ہو ان سے نکاح مطلقاً حرام ہے۔ اپنی اصلِ قریب کی فرع جیسے ماں اور باپ کی اولاد یا ماں باپ کی اولاد کی اولاد چاہے کتنی ہی بعید ہو اس سے نکاح حرام ہے۔ اپنی اصلِ بعید کی فرعِ قریب جیسے دادا، پردادا، نانا، دادی، نانی، پرنانی کی بیٹیاں ان سے نکاح حرام ہے۔ اپنی اصلِ بعید کی فرعِ بعید جیسے دادا، پردادا، نانا، دادی، نانی، پرنانی کی پوتیاں نواسیاں جو اپنی اصلِ قریب کی فرع نہ ہوں، ان سے نکاح جائز ہے۔ اس ضابطہ کے مطابق آپ اپنی والدہ کے خالہ زاد بھائی کے لیے اس کی اصلِ بعید یعنی نانی کی فرعِ بعید یعنی پَر نواسی کہلائیں گی، لہٰذا آپ کا اس سے نکاح درست ہے۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

2 کیا فوت ہونے والی عورت کا نکاح ختم ہو جاتا ہے؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ کیا یہ درست ہے کہ عورت جب مرتی ہے تو اس کا نکاح ختم ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے خاوند اس کا چہرہ نہیں دیکھ سکتا؟ کچھ لوگ کہتے ہیں کہ کفن پہننے سے پہلے چہرہ دیکھ سکتا ہے بعد میں نہیں دیکھ سکتا۔ تو ان میں سے کیا درست ہے؟ نیز اگر خاوند مرے تو پھر نکاح کیوں ختم نہیں ہوتا؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جی ہاں! یہ بات درست ہے کہ عورت کے مرتے ہی اس کا نکاح ختم ہو جاتا ہے یہی وجہ ہے کہ اب یہ شوہر بھی اپنی فوت شدہ بیوی کے جسم کو بلا حائل ہاتھ نہیں لگا سکتا۔ ہاں شوہر اپنی فوت شدہ بیوی کا چہرہ کفن سے پہلے بھی دیکھ سکتا ہے اور کفن کے بعد بھی دیکھ سکتا ہے حتی کہ قبر میں رکھنے کے بعد بھی دیکھ سکتا ہے۔ اور کسی اجنبی شخص کو فوت شدہ عورت کا چہرہ دیکھنا بھی منع ہے۔ یاد رہے کہ جب شوہر فوت ہو تو عورت کا نکاح فوری اس وجہ سے ختم نہیں ہوتا کہ عورت ابھی اس نکاح کی عدت میں ہوتی ہے اور جب تک عدت ختم نہ ہو اس وقت تک نکاح بھی باقی رہتا ہے۔ اسی وجہ سے عدت کے اندر عورت کسی اور سے شادی نہیں کر سکتی۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

* دار الافتاء اہلِ سنّت
عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ، کراچی

تذکرۂ صالحات

حضرت شِفاء بنتِ عبداللہ رضی اللہ عنہا

مولانا وسیم اکرم عطاری مدنی*

مختصر تعارف: عرب کے معزز قبیلے قریش کے خاندان عدی سے تعلق رکھنے والی خاتون اُمِّ سلیمان حضرت شِفاء رضی اللہ عنہا وہ عظیم صحابیہ ہیں جو اپنے زمانے کی بہترین معلمہ، کاتبہ اور طبیبہ تھیں۔ زمانۂ جاہلیت میں آپ لکھنے کا کام سر انجام دیتی تھیں۔[1] آپ کا لقب شِفاء ہے جو آپ کے نام پر غالب ہے۔ آپ کا نام لیلیٰ، والد کا نام عبد اللہ بن عبد شمس اور والدہ کا نام فاطمہ بنتِ ابی وھب مخزومیہ ہے۔[2] آپ حضور پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی دائی، قدیم الاسلام، نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بیعت کرنے والی اور اوّلین ہجرت کرنے والیوں میں سے ہیں، نہایت عقلمند اور فضیلت والی صحابیہ ہیں۔[3] **ازدواجی زندگی:** آپ کے شوہر صحابیِ رسول حضرت ابو حثمہ بن حذیفہ عدوی رضی اللہ عنہ ہیں جن سے آپ کے ہاں حضرت سلیمان بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہما کی ولادت ہوئی۔[4] **پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی شفقتیں:** نبیِّ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم آپ کے مکان پر تشریف لاکر قیلولہ فرماتے تھے۔ آپ نے حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے آرام کے لئے ایک بستر بھی رکھا ہوا تھا۔ یہ بستر حضرت شفاء رضی اللہ عنہا کے بعد ان کے صاحبزادے حضرت سلیمان بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہما کے پاس ایک یادگار تبرک ہونے کی حیثیت سے محفوظ رہا مگر حاکمِ مدینہ مروان بن حکم نے اس مقدس بچھونے کو ان سے چھین لیا۔[5] نبیِّ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے عید کی نماز حضرت شفاء رضی اللہ عنہا کے گھر کے قریب ادا فرمائی، جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپ کی رہائش مدینے کے بازار وجائے نماز کے قریب واقع تھی۔[6] حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے حضرت شفاء رضی اللہ عنہا کو مدینے شریف میں ایک گھر بھی عطا فرمایا تھا جس میں آپ اپنے بیٹے حضرت سلیمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ رہائش پذیر تھیں۔ **فضل وکمال:** ❁ امیر المؤمنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ آپ کی رائے کو مقدم رکھتے، آپ کی رعایت فرماتے اور آپ کو فضیلت دیتے تھے۔[7] ❁ آپ رضی اللہ عنہا جسم کے دانوں کا بہترین دم فرماتی تھیں، چنانچہ آپ فرماتی ہیں: ایک بار رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم تشریف لائے جب کہ میں اُمُّ المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھی فرمایا: تم انہیں نَملہ کا دم کیوں نہیں سکھاتیں جیسے تم نے انہیں لکھنا سکھایا۔[8] حدیثِ مذکور کے تحت مراٰۃ المناجیح میں لکھا ہے: نَملہ باریک دانے ہوتے ہیں جو بیمار کی پسلیوں پر نمودار ہوتے ہیں جس سے مریض کو بہت سخت تکلیف ہوتی ہے اسے تمام جسم پر چیونٹیاں رینگتی محسوس ہوتی ہیں اس لیے اسے نَملہ کہتے ہیں۔ حضرت شفاء (رضی اللہ عنہا) مکۂ معظمہ میں اس مرض کا بہترین دم کرتی تھیں آپ وہاں اس دم کی وجہ سے مشہور تھیں۔[9] ❁ آپ کو نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اور امیر المؤمنین حضرت عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ سے براہِ راست احادیث روایت کرنے کا شرف حاصل ہوا۔[10] آپ سے 12 احادیث مروی ہیں۔[11] آپ کے شہزادے حضرت سلیمان بن ابی حثمہ، پوتے ابو بکر و عثمان، غلام ابو اسحاق اور اُمُّ المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہم[12] نے آپ سے احادیث روایت کیں جبکہ امام بخاری، ابو داؤد اور نسائی رحمۃ اللہ علیہم جیسے عظیم محدثین نے آپ کی بیان کردہ احادیث کو اپنی کتب میں لکھا ہے۔[13]

---

(1) اسد الغابہ، 7/177، فتوح البلدان، 1/454 (2) الاستیعاب، 4/423 (3) فیض القدیر، 1/611، تحت الحدیث: 952، اسد الغابہ، 7/177 (4) طبقات لابن سعد، 8/210 (5) الاصابہ، 8/201 (6) وفاء الوفاء، 3/881 (7) الاصابہ، 8/202 (8) ابو داؤد، 4/15، حدیث: 3887 (9) مراٰۃ المناجیح، 6/242 (10) تہذیب التہذیب، 10/482 (11) الاعلام للزرکلی، 3/168 (12) تہذیب التہذیب، 10/482 (13) تہذیب الکمال، 11/730۔

* شعبہ فیضانِ صحابیات وصالحات، المدینۃ العلمیہ (اسلامک ریسرچ سینٹر) کراچی

دعوتِ اسلامی کی مَدَنی خبریں

مولانا عمر فیاض عطاری مدنی*

”ختمِ بخاری شریف“ کے روح پرور اجتماعات

امیرِ اہلِ سنت نے بخاری شریف کی سب سے آخری حدیث شریف کا درس دیا

تفصیلات کے مطابق کراچی، حیدر آباد، فیصل آباد، اسلام آباد، لاہور اور ملتان میں قائم جامعاتُ المدینہ میں 26 فروری 2022ء کی شب **”ختمِ بخاری شریف“** کے سلسلے میں عظیمُ الشّان اجتماعات منعقد ہوئے۔

روح پرور اجتماعات سے قبل طلبہ اور اساتذۂ کرام نے اپنے اپنے جامعات میں نصاب (Syllabus) میں شامل بخاری شریف کی احادیث کی قراءت کی جس کے بعد ہفتے کی شب ہونے والے مدنی مذاکرے میں امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری دامت برکاتہم العالیہ نے بخاری شریف کی سب سے آخری حدیث شریف ”كَلِمَتَانِ خَفِيفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ، ثَقِيلَتَانِ فِي الْمِيزَانِ، حَبِيبَتَانِ اِلَى الرَّحْمٰنِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ“ کا درس دیا اور اس کی شرح بیان کی۔ ترجمہ: دو کلمے ایسے ہیں جو زبان پر ہلکے ہیں، میزانِ عمل میں بھاری ہیں اور اللہ پاک کو بہت پسند ہیں (وہ دو کلمے یہ ہیں): ”سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ، سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ۔“ (بخاری،4/297، حدیث:6682)

اس موقع پر امیرِ اہلِ سنّت کا کہنا تھا کہ درسِ نظامی کی تکمیل کا مطلب یہ نہیں کہ اب مزید علم نہیں سیکھنا، تمام طلبہ تحصیلِ علم کا سلسلہ جاری رکھیں، اپنے علم پر عمل کریں، اپنے علم سے لوگوں کو فائدہ پہنچاتے رہیں اور خوب دینی کاموں میں حصہ ملائیں۔

”قراءتِ بخاری شریف“ اور ”ختمِ بخاری شریف“ کے اجتماعات میں مفتیانِ کرام، جامعاتُ المدینہ کے اساتذۂ کرام، طلبہ اور ذمّہ داران سمیت ہزاروں عاشقانِ رسول شریک ہوئے۔

دعوتِ اسلامی نے ”مدنی ہوم“ کے نام سے پہلے ”یتیم خانے“ کا سنگِ بنیاد رکھ دیا

تقریبِ سنگِ بنیاد میں مولانا عبدُ الحبیب عطّاری اور مولانا سجاد مدنی سمیت اراکینِ شوریٰ کی شرکت

دعوتِ اسلامی کے شعبے FGRF کے تحت نارتھ کراچی کے سیکٹر 5 کریلا اسٹاپ پر واقع فیضِ مدینہ مسجد سے متصل جگہ پر پہلے مدنی ہوم (یتیم خانے) کا سنگِ بنیاد رکھ دیا گیا ہے۔

تقریبِ سنگِ بنیاد میں ترجمانِ دعوتِ اسلامی مولانا عبدالحبیب عطّاری، مولانا محمد سجاد عطّاری مدنی، مولانا ثاقب عطّاری مدنی، اراکینِ شوریٰ حاجی محمد امین عطّاری، حاجی محمد امین عطّاری مدنی قافلہ، حاجی محمد علی عطّاری اور ڈپٹی کمشنر سینٹرل سمیت مختلف کاروباری شخصیات نے شرکت کی۔

اس موقع پر رکنِ شوریٰ مولانا حاجی عبدالحبیب عطّاری کا کہنا تھا کہ ہمارا دین ہمیں یتیموں سے محبت کا درس دیتا ہے، اللہ پاک نے قراٰنِ کریم میں بھی یتیموں پر خرچ کرنے کا حکم دیا ہے اور نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم بھی یتیموں سے بڑی محبت فرماتے تھے، انہوں نے مزید کہا کہ ہم چاہتے ہیں جو یتیم بچہ ہمارے پاس آئے گا

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ،
ذمہ دار شعبہ دعوتِ اسلامی کے شب و روز، کراچی

تو اِن شآءَ اللہ دعوتِ اسلامی اس کی مکمل کفالت کرے گی، اس بچے کو ابتدائی دنیاوی اور دینی تعلیم دی جائے گی، اسے حافظِ قراٰن یا عالمِ دین بنایا جائے گا، ہم معاشرے میں امن اور استحکام کے لئے یتیم بچوں کو دینی ماحول فراہم کریں گے جس سے ہمارے معاشرے میں مزید بہتری آئے گی، بچے کی تربیت کرکے اسے اچھا روزگار کمانے کے قابل بنادیا جائے گا۔ اِن شآءَ اللہ

مولانا عبدُ الحبیب عطاری کا مزید کہنا تھا کہ دعوتِ اسلامی یتیم بچوں کے لباس، خوراک، علاج معالجہ اور تعلیم و تربیت کا مکمل خیال رکھے گی۔ اختتام پر انہوں نے تمام عاشقانِ رسول سے گزارش کی ہے کہ اس مدنی ہوم کی تعمیرات کا تخمینہ پندرہ کروڑ روپے لگایا گیا ہے، اگر آپ ان یتیم اور دکھیارے بچوں کی مدد کرنا چاہتے ہیں تو اس ادارے کو قائم کرنے میں دعوتِ اسلامی کے ساتھ تعاون فرمائیں۔

المدینۃ العلمیہ میں آفس آٹومیشن کورس کی تکمیل

اسلامک اسکالرز کی جدید اور پروفیشنل ٹریننگ پروگرام میں دلچسپی اور شرکت

23فروری2022 بروز بدھ دعوتِ اسلامی کے تحقیق و تصنیف کے عظیم ادارے المدینۃ العلمیہ (اسلامک ریسرچ سینٹر) کے ذیلی شعبہ ریسرچ اینڈ ڈیولپمنٹ کے تحت Office Automation Course کا آغاز ہوا۔ یہ کورس اسلامک ریسرچ سینٹر کے سینئر محرر اور سافٹ ویئر انجینئر مولانا اعجاز نواز عطاری مدنی نے کروایا۔ ریسرچ اینڈ ڈیولپمنٹ کے ڈائریکٹر مولانا راشد علی عطاری مدنی کا کہنا تھا کہ یہ کورس تحریر و تصنیف سے وابستہ اسلامک اسکالرز کے لئے انتہائی اہمیت کا حامل ہے، اس کورس میں کمپیوٹر ہارڈ ویئر اور سافٹ ویئر کی بنیادی معلومات کے ساتھ ساتھ تحریر و تصنیف میں معاون کمپیوٹر ٹریننگ شامل تھی، شُرکا کو ڈیٹا مینجمنٹ، مائیکروسافٹ ورڈ، ایکسل، پاور پوائنٹ، ان پیج اور دیگر اہم سافٹ ویئرز کا ایسا ضروری استعمال سکھایا گیا کہ جس کے ذریعے کسی بھی تحریری کام کے بنیاد سے پرنٹنگ تک کے مراحل سمجھنا اور سیکھنا آسان ہوگئے۔ یہ کورس جہاں شرکا کی صلاحیتیں بڑھانے میں مفید ہے وہیں اسلامک ریسرچ سینٹر کے تحریری کام کو مزید تیز کرنے کے لئے بھی فائدہ مند ثابت ہوگا۔ اِن شآءَ اللہ

نیو ماڈل ٹاؤن ڈسٹرکٹ ٹوبہ گوجرہ سٹی میں مدرسۃُ المدینہ بوائز کا افتتاح

افتتاحی تقریب میں رکنِ شوریٰ مولانا جنید عطّاری مدنی کا بیان

دعوتِ اسلامی کے زیرِ اہتمام10 فروری 2022ء بروز جمعرات نیو ماڈل ٹاؤن ڈسٹرکٹ ٹوبہ گوجرہ سٹی پنجاب میں قائم جامع مسجد صدیقیہ نقشبندیہ میں مدرسۃُ المدینہ بوائز کا افتتاح کیا گیا۔ افتتاحی تقریب میں کثیر عاشقانِ رسول نے شرکت کی جبکہ رکنِ شوریٰ وصدر کنزُالمدارس بورڈ پاکستان حاجی جنید عطّاری مدنی نے سنّتوں بھرا بیان فرمایا۔

رکنِ شوریٰ نے شُرَکا کو ذہن دیا کہ اپنے بچوں کی بہتر تربیت کے لئے انہیں مدرسۃُ المدینہ بوائز میں داخلہ دِلوائیں جہاں قراٰنِ پاک کے ساتھ ساتھ کلمہ، نماز، سنّتیں اور معاشرے میں رہن سہن کے آداب کی بالکل مفت تعلیم دی جاتی ہے۔

اس کے علاوہ دارُالسلام ٹوبہ میں قائم جامع مسجد فیضانِ مشکل کشا (322ج ب شہزادہ) میں بھی مدرسۃُ المدینہ بوائز کا افتتاح کیا گیا جس کی افتتاحی تقریب میں حاجی جنید عطّاری مدنی نے سنّتوں بھرا بیان فرمایا اور شُرَکا کو اپنے بچوں کو مدرسۃُ المدینہ بوائز میں داخلہ دلوانے کی ترغیب دلائی۔

فیصل آباد میں اہم ذمہ داران کی میٹنگ

نگرانِ پاکستان مشاورت سمیت مختلف اراکینِ شوریٰ کی شرکت

21فروری2022ء بروز پیر مدنی مرکز فیضانِ مدینہ فیصل آباد میں صوبہ پنجاب کی مشاورت کے ذمّہ داران کی میٹنگ ہوئی جس میں نگرانِ پاکستان مشاورت حاجی محمد شاہد عطّاری نے ذمّہ داران کی تربیت فرمائی۔ اس موقع پر مرکزی مجلسِ شوریٰ کے اراکین مولانا حاجی عبدالحبیب عطّاری، حاجی فضیل رضا عطّاری، حاجی رفیع عطّاری، حاجی یعفور رضا عطّاری، متعلقہ صوبائی نگران اور سرکاری ڈویژن و میٹروپولیٹن نگران اسلامی بھائیوں سمیت دیگر ذمّہ داران نے شرکت کی۔

نگرانِ پاکستان مشاورت نے اس میٹنگ میں 12 دینی کاموں بالخصوص ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع کی کارکردگی کا بغور جائزہ لیتے ہوئے دیگر اہم امور پر تفصیلی گفتگو کی۔

شوّالُ المکرم کے چند اہم واقعات

پہلی شوّالُ المکرم 43ھ یومِ وِصال
صحابیِ رسول، فاتحِ مصر حضرت سیّدنا عَمرو بن عاص رضی اللہ عنہ
مزید معلومات کے لئے
ماہنامہ فیضانِ مدینہ شوّالُ المکرم 1439ھ پڑھئے۔

پہلی شوّالُ المکرم 256ھ یومِ وِصال
امیرُ المؤمنین فِی الحدیث، حضرت امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ
مزید معلومات کے لئے
ماہنامہ فیضانِ مدینہ شوّالُ المکرم 1438ھ
اور المدینۃ العلمیہ کا رسالہ "فیضانِ امام بخاری" پڑھئے۔

5 شوّالُ المکرم 617ھ یومِ وِصال
مرشدِ خواجہ غریب نواز، حضرت خواجہ سیّد عثمان ہارونی چشتی رحمۃ اللہ علیہ
مزید معلومات کے لئے
ماہنامہ فیضانِ مدینہ شوّالُ المکرم 1440ھ پڑھئے۔

6 شوّالُ المکرم 603ھ یومِ وِصال
شہزادۂ غوثِ اعظم، تاجُ الاصفیاء حضرت سیّد عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ
مزید معلومات کے لئے
ماہنامہ فیضانِ مدینہ شوّالُ المکرم 1438ھ پڑھئے۔

10 شوّالُ المکرم 1272ھ یومِ وِلادت
امامِ اہلِ سنّت، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان قادری بریلوی رحمۃ اللہ علیہ
مزید معلومات کے لئے
ماہنامہ فیضانِ مدینہ صفر المظفر 1439 تا 1442ھ اور "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کا خصوصی شمارہ "فیضانِ امامِ اہلِ سنّت" پڑھئے۔

11 شوّالُ المکرم 569ھ یومِ وِصال
لیثُ الاسلام، سلطان نورُالدّین محمود بن محمود زنگی رحمۃ اللہ علیہ
مزید معلومات کے لئے
ماہنامہ فیضانِ مدینہ شوّالُ المکرم 1438 اور 1439ھ پڑھئے۔

15 شوّالُ المکرم 3ھ غزوۂ اُحد
اس غزوہ میں سیّدُ الشہداء حضرت سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ سمیت
70 صحابۂ کرام علیہم الرضوان نے جامِ شہادت نوش فرمایا
مزید معلومات کے لئے
ماہنامہ فیضانِ مدینہ شوّالُ المکرم 1438، 1439ھ
اور مکتبۃُ المدینہ کی کتاب "سیرتِ مصطفیٰ، صفحہ 250 تا 283" پڑھئے۔

شوّالُ المکرم 8ھ غزوۂ حُنین
اس غزوہ میں حضرت ابو عامر اشعری رضی اللہ عنہ سمیت
چار صحابۂ کرام علیہم الرضوان نے جامِ شہادت نوش فرمایا
مزید معلومات کے لئے
ماہنامہ فیضانِ مدینہ شوّالُ المکرم 1439ھ اور
مکتبۃُ المدینہ کی کتاب "سیرتِ مصطفیٰ، صفحہ 453 تا 457" پڑھئے۔

شوّالُ المکرم 38ھ وِصالِ مبارک
صحابیِ رسول، حضرت سیّدنا صُہیب بن سِنان رُومی رضی اللہ عنہ
مزید معلومات کے لئے
ماہنامہ فیضانِ مدینہ شوّالُ المکرم 1439ھ پڑھئے۔

شوّالُ المکرم 54ھ وِصالِ مبارک
اُمُّ المؤمنین حضرت سیّدتُنا سودہ بنتِ زَمعہ رضی اللہ عنہا
مزید معلومات کے لئے
ماہنامہ فیضانِ مدینہ شوّالُ المکرم 1438ھ
اور المدینۃ العلمیہ کی کتاب "فیضانِ اُمّہاتُ المؤمنین" پڑھئے۔

اللہ پاک کی اُن پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ خاتمِ النّبیّین صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم

"ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے شمارے دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net اور موبائل ایپلی کیشن پر موجود ہیں۔

Monthly Magazine
Faizan-e-Madina
May 2022

ماہنامہ فیضانِ مدینہ مئی 2022ء

علمائے اہلِ سنّت سے رابطے میں رہئے

از: شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

میں نے لوگوں کو اس طرح کی باتیں کرتے ہوئے دیکھا سنا ہے کہ "مسئلہ مت پوچھو! ورنہ عمل کرنا پڑے گا" مطلب یہ کہ نَعُوْذُ بِاللہ! مسئلہ جان کر آدمی پھنسے گا۔ اس طرح کی بہت ہی عجیب و غریب سوچیں بعض لوگوں کی ہوتی ہیں۔ ضرورتاً مطالعہ کرتے ہوئے میں نے فتاویٰ رضویہ وغیرہ کے بعض صفحات سو سو بار دیکھے ہوں گے کیمیائے سعادت، احیاء العلوم کے بعض پیج پچاس پچاس بار دیکھے ہوں گے، بعض لوگ دعوتِ اسلامی بننے سے پہلے حسنِ ظن کی وجہ سے مجھے بہارِ شریعت کا حافظ سمجھتے تھے حالانکہ ایسا ہے نہیں، لیکن مسائل پڑھنے کا شوق، مسائل سیکھنے کا شوق، علما سے پوچھنے کا شوق، کراچی کے دور دراز علاقوں میں جا کر ان کے پاس حاضری دینا اور مسائل پوچھنا یہ میرا پُرانا مشغلہ رہا ہے، میں بظاہر چھوٹے سے مسئلے کے لئے بھی "مفتی وقارُ الدّین رحمۃُ اللہ علیہ" کے پاس چلا جاتا تھا، اسی طرح "دارُ العلوم اَمجدیہ" جاتا تھا، علما سے پوچھتا تھا، احتیاطاً سینکڑوں کہتا ہوں ورنہ مفتی وقارُ الدّین رحمۃُ اللہ علیہ سے شاید میں نے ہزاروں مسائل پوچھے ہوں گے، میں ان کی بارگاہ میں جا کر بیٹھا رہتا تھا، (بسا اوقات) ہم دو چار افراد مل کر جاتے تھے، (کراچی کے علاقے) ٹاور سے ہم بس میں بیٹھتے، ان کے مکانِ عظمت نشان تک پہنچنے کے لئے تقریباً سوا گھنٹہ لگتا تھا، پھر واپسی میں ہمیں بارہا (علاقہ) "صدر" تک بس ملتی تھی، اس کے بعد وہاں سے "کھارادر" پیدل آتے تھے، کبھی کھارادر تک کے لئے دوسری بس بھی مل جاتی تھی اور رات زیادہ ہوگئی تو کسی سے لفٹ لے لی۔ اَلحمدُلِلّٰہ! مجھے مسائل سے دلچسپی اور انہیں سیکھنے کا شوق بچپن ہی سے تھا، میں مسائل پوچھتا رہتا تھا، اگرچہ اب سیکورٹی وغیرہ کی مجبوریوں کے سبب میرے لئے مختلف مقامات پر پہنچ کر علمائے کرام کی بارگاہوں میں حاضری دینے کی صورت نہیں رہی، تاہم کتابوں کے بغیر میرا گزارا اب بھی نہیں، نیز پوچھتا تو میں اب بھی رہتا ہوں، دعوتِ اسلامی کے دارُ الافتاء اہلِ سنّت کے مفتیانِ کرام سے باری باری موقع بہ موقع مسائل پوچھنے کا میرا سلسلہ جاری رہتا ہے۔ اَلحمدُلِلّٰہ الکریم! ہم علمائے کرام سے مَرْبُوط (یعنی ان سے رابطے میں) ہیں، جن لوگوں کو علمائے کرام میں دلچسپی نہیں ہے اور ان سے دینی مسائل دریافت کرنے کا جذبہ نہیں ہوتا، وہ لوگ اکثر غلطیاں کرتے ہوں گے جن کا پتا ہو سکتا ہے کہ مرنے کے بعد ہی چلے۔ اللہ کریم ہمیں نفع دینے والا علم عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

نوٹ: یہ مضمون بقرہ عید 1441 ہجری کے تیسرے دن مدنی چینل پر نشر ہونے والے سلسلے "ذاتی تجربات" کی مدد سے تیار کر کے امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ سے نوک پلک سنوروا کر پیش کیا گیا ہے۔

فیضانِ مدینہ، محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650 / 1144

Web: www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
Email: feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net

ISBN 978-969-631-974-0
0125764